

آن سیرت النبی ﷺ

دوسرا اڈیشن

سال بہ سال
ماہ بہ ماہ
واقعہ واقعہ
یعنی حقائق و حقائق
جامع و مختصر اور دانش
پراثر سیرت طیبہ



مصنف
مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قادیانی (رحمہ اللہ)

ناشر
انستیتیوٹ آف اسلامی سائنس
حیدرآباد فون 9849611686

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

(1)

آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

محمدؐ کی محبت، دین حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہوا اگر خامی، تو سب کچھ نامکمل ہے

ہر مسلمان کے لئے ضروری، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک تحقیقی و دستاویزی اور عام فہم کتاب

آسان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے

بانی انسٹی ٹیوٹ آف عربک حیدرآباد، جنرل سکریٹری لیک سوسائٹی حیدرآباد،

سابق ماسٹر ٹریزر یاسٹیج کمیٹی، امام و خطیب مسجد باغ برق جنگ گڈی ملکا پور

website: www.learnarabic.in

e-mail : asif_nadwi@yahoo.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب	:	آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نام مصنف	:	مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے
صفحات	:	۳۱۳
پہلی	:	۲۰۰
ناشر	:	انسٹی ٹیوٹ آف عربک مہدی پٹنم، حیدرآباد

www.learnarabic.in

کمپوزنگ	:	مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے
سرورق و تزئین	:	الہلال گرافکس، اکبر باغ، حیدرآباد
اشاعت اول	:	محرم الحرام ۱۴۳۶ ہجری سن عیسوی نومبر ۲۰۱۴
تعداد اشاعت	:	۲۰۰۰
ملنے کا پتہ	:	انسٹی ٹیوٹ آف عربک، سکند فلوور، سعید کا مپلکس

مہدی پٹنم - حیدرآباد، تلنگانہ - 500028 انڈیا

رابطہ نمبر +91-9849611686

asif_nadwi@yahoo.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

انتساب!

ایک حقیر وادنی امتی جس کے پاس
 اس متاع گراں مایہ
 کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنی نسبت
 اس محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
 رکھتا ہے جن کی نسبت دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔
 اور ان سبھی کے نام جو اس شمع رسالت سے اپنی اندھیر نگری کو جنت فردوس بنانے کے خواہش مند ہیں۔
 اللہ کریم مجھے، میرے والدین، میرے بھائی بہن، میرے اہل خانہ۔۔۔۔۔
 اور آنے والی نسلوں کی نسلوں کو دین حق کے لئے قبول فرمالے۔ آمین
 قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں میرے مرحوم مخلص احباب
 جناب الحاج قاسم محی الدین پٹیل، اور جناب محمد رفیع الدین فیض باجے مرحوم کو ضرور یاد رکھیں

ذکر اتنا کیا ترا ہم نے
 فتا بل ذکر ہو گئے ہم بھی

اجمالی فہرست

پہلا حصہ

مبادیات سیرت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی ابتدائی اور بنیادی چیزیں

جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ کے آغاز سے پہلے جاننا ضروری ہے۔

دوسرا حصہ

خاندان نبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندانی سلسلہ

حضرت آدم علیہ السلام تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے پیش آنے والے حالات و واقعات

تیسرا حصہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال بہ سال

سیرت طیبہ کا تفصیلی و معلوماتی حصہ جس میں آپ کی ۶۳ سالہ حیات طیبہ

کو سال بہ سال، واقعہ بہ واقعہ پوائنٹ کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔

کس سال کنسی سورت نازل ہوئی، کونسا غزوہ کس سال پیش آیا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی، حلیہ مبارکہ

اخلاق نبوی و دلائل و خصائص کو آسان و دل نشین انداز میں سمیٹنے

اور بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

چوتھا حصہ

نقوش سیرت صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں آپؐ کی چھوڑی ہوئی چیزیں ذکر کی گئی ہیں۔ آثار مبارک میں قرآن مجید، کلام نبوی، اور اس کی تمام صورتیں، یعنی خطابات، خطابات، وصیتیں، معجزات، پیشین گوئیاں، عمومی دعائیں، سنتیں اور خصوصی دعائیں، معمولات نبوی کو ترتیب وار عام فہم اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

پانچواں حصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات

وہ حضرات و خواتین جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض صحبت حاصل ہوئی۔

فہرست

- انتساب : ۳-----
- اجمالی فہرست : ۴-----
- فہرست مضامین : ۶-----
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت! مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے ۱۳
- تقریظ : حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہ ۲۰
- پیش لفظ : حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہ ۲۱
- تقریظ : حضرت مولانا احمد عبد المجیب قاسمی ندوی صاحب دامت برکاتہ ۲۴
- ایک جائزہ: حضرت مولانا عبد العلیم کوثر قاسمی صاحب دامت برکاتہ ۲۷
- تقریظ : حضرت مولانا محمد با نعیم مظاہری صاحب دامت برکاتہ ۳۰
- پہلا حصہ۔ مبادیات سیرت صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۳۲ تا ۴۱
- سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیرت سازی کیسے؟ ۳۲-----
- کیا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کام کی ضرورت ہے؟ ۳۳-----
- محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیکھنے اور سکھانے کا حکم ۳۴-----
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ہر مسلمان پر ۳۵-----
- محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامتیں ۳۶-----
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاحات؟ ۳۷-----

نبوت کا چھٹا سال _____ ۷۴
نبوت کا ساتواں سال _____ ۷۸
نبوت کا آٹھواں سال _____ ۸۰
نبوت کا نواں سال _____ ۸۱
نبوت کا دسواں سال _____ ۸۲
نبوت کا گیارہواں سال _____ ۸۷
نبوت کا بارہواں سال _____ ۸۹
نبوت کا تیرہواں سال اور ہجرت کا پہلا سال _____ ۹۳
ہجرت کا دوسرا سال _____ ۱۱۰
ہجرت کا تیسرا سال _____ ۱۰۳
ہجرت کا چوتھا سال _____ ۱۰۶
ہجرت کا پانچواں سال _____ ۱۰۹
ہجرت کا چھٹا سال _____ ۱۱۴
ہجرت کا ساتواں سال _____ ۱۱۸
ہجرت کا آٹھواں سال _____ ۱۲۲
ہجرت کا نواں سال _____ ۱۳۳
ہجرت کا دسواں سال _____ ۱۴۱
محرم، صفر ربیع الاول یعنی حیات طیبہ کے آخری ۷۲ دن _____ ۱۴۹
نزول قرآن۔ کس سال کوئی سورت نازل ہوئی۔ _____ ۱۶۱
رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور سرایا کی تعداد مع سال و ماہ۔ _____ ۱۶۴

- غزوات میں شہید ہونے والے صحابہؓ اور کفار کے مقتولین و قیدیوں کی تفصیل۔۔۔۱۶۶
- ایک تاریخی گواہی اور حقیقت۔۔۔۱۶۷
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی۔۔۔۱۶۸
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیم مبارک۔۔۔۱۶۹
- حضرت ام معبد کی دل آویز لافانی خاکہ نگاری۔۔۔۱۷۰
- حضرت علی بن ابوطالب کا بیان۔۔۔۱۷۱
- حضرت ہند بن ابی ہالہ کی زبانی۔۔۔۱۷۲
- حضرت انس بن مالک کی تجرباتی گواہی۔۔۔۱۷۳
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور اس کی کچھ جھلکیاں۔۔۔۱۷۴
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص۔۔۔۱۷۵
- خصائص نبوت۔۔۔۱۷۶
- وحی کی قسمیں۔۔۔۱۷۷
- وہ فرشتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اترے۔۔۔۱۷۸

چوتھا حصہ۔ نقوش سیرت صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۸۳ تا ۲۵۱

- قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم ----- ۱۸۴
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ----- ۱۹۱
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ----- ۱۹۵
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں اور موجودہ دور کے فتنے ----- ۲۰۰
- کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ----- ۲۰۴
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطابات و خطبات کے کچھ شہ پارے ----- ۲۰۵

- [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں

[illegible][illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امثال و حکم _____ ۲۱۸

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آویز عمومی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات _____۲۳۵

[illegible]

صحاح و صحایات کی روایت کردہ احادیث کی تعداد _____ ۲۳۵

یا نچواں حصہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات۔ صفحہ ۲۵۲ تا ۲۹۹

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش و نگہداشت میں حصہ لینے والی خواتین۔۔۔۔۔ ۲۵۳

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والدین اور رضاعی بھائی بہن ----- ۲۵۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات یعنی امہات المومنین مع تفصیل۔۔۔ ۲۵۴

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مبارک تفصیلات ولادت و وفات و عمر۔۔۔۔۔۲۵۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد.....۲۵۶

- ۲۵۶۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لانے میں سبقت کرنے والے۔۔۔۔۔
- ۲۵۸۔۔۔۔۔ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجرت کرنے والے مہاجرین حبشہ۔۔۔۔۔
- ۲۶۰۔۔۔۔۔ شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبائل۔۔۔۔۔
- ۲۶۰۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۶ ولین انصار۔۔۔۔۔
- ۲۶۱۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲ نقیب۔۔۔۔۔
- ۲۶۲۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۷۵ جانباز انصار۔۔۔۔۔
- ۲۶۳۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں دینی بھائی بنایا۔۔۔۔۔
- ۲۶۵۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط۔۔۔۔۔
- ۲۶۶۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد۔۔۔۔۔
- ۲۶۷۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود۔۔۔۔۔
- ۲۶۷۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں جنتی ہونے کی خوشخبری دی (عشرہ مبشرہ)۔۔۔۔۔
- ۲۶۸۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام۔۔۔۔۔
- ۲۶۹۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندیاں۔۔۔۔۔
- ۲۷۰۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمین۔۔۔۔۔
- ۲۷۱۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزنین۔۔۔۔۔
- ۲۷۱۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال، امراء، گورنرس۔۔۔۔۔
- ۲۷۲۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محصلین زکوٰۃ۔۔۔۔۔
- ۲۷۳۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی۔۔۔۔۔
- ۲۷۵۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء۔۔۔۔۔
- ۲۷۶۔۔۔۔۔ مدرسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صفہ کے اساتذہ۔۔۔۔۔

۲۷۷۔ مدرسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلبہ۔
۲۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء۔
۲۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طے فرمودہ قاضی و مفتیان۔
۲۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طے فرمودہ امام۔
۲۸۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ معلمین و اساتذہ۔
۲۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ جلااد۔
۲۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ و نگران۔
۲۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے بچے اور بچیاں۔
۲۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نو مولودوں کے نام رکھے یا نام تبدیل فرمائے۔
۲۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے القاب و خطابات۔
۲۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعائیں صحابہ کے حق میں۔
۲۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات۔
۲۹۸۔ وہ دشمنان اسلام جو کفر پر مرے۔
۲۹۹۔ قیمتی تر ہے وہ زندگی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں گزرے۔
۳۰۳۔ مصنف کتاب، کوائف و حالات۔
۳۰۶۔ محترم مولانا حبیب عبد الرحمن الخالد صاحب۔
۳۰۷۔ محترم ڈاکٹر عزیز احمد عری صاحب۔
۳۰۸۔ محترم مولانا ندیر نادر حسامی صاحب۔
۳۰۹۔ محترم مولانا عبد الحمید شا کر حسامی صاحب۔
۳۱۰۔ محترم جناب سید نصیر الدین قادری صاحب۔



سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت!

مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہریں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

نام نامی اسم گرامی جن کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ تو عظیم ہی نہیں عظیم تر ہیں، محبوب خلاق ہی نہیں محبوب خالق بھی ہیں، ذات عالی مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر کام کرنے میں ممکن ہے بلکہ اعتراف ہے کہ کم علمی و کم فہمی اور نادانی نے کام کیا ہو، وسعت سماء کہاں کس کے دامن میں سمائی ہے، چاند کی چاندنی کو کس نے قید کیا ہے، سورج کی تابناکیاں کہاں کس کے احاطہ میں سمٹ سکتی ہیں، کوشش کی گئی ہے کہ سیرت نبوی کے ہر پہلو کو پیش کیا جائے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جڑی ہر چیز کو دیکھ کر نسبت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے، مصروف مسلمانوں تک آسان انداز میں تمام معلومات آجائیں۔ اس لئے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے آنسوؤں کے موتی اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں، روح سرشاری کے قربان جاتی ہے، فدویت ٹوٹ ٹوٹ کر نثار ہوتی ہے، فدایت کو پر پرواز مل جاتا ہے، ظاہر داری کی قبا چاک ہوتی ہے، انا فنا ہو جاتی ہے، بے خودی خود شناسی سے بدل جاتی ہے، انسان کو جاوداں کام، لازوال پیام ہاتھ آتا ہے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن، وہی فرقاں، وہی لیس، وہی طہ

ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سرمایہ فخر ہو سکتا ہے کہ وہ ایک کامل و اکمل، مکمل و جمیل، بے مثال و لا جواب نمونہ اپنے سامنے رکھتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود اسوہ و نمونہ بنا کر پیدا کیا۔ جن کی حیات مبارکہ کا مقصد ہی رہبری و رہنمائی ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور میں انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت ہیں، ایسی ضرورت جیسے تنفس، زندگی کے لئے ہے، دنیا میں آنے والے ہر انسان کو ان کے بارے میں جاننا انسانی ذمہ داری ہے لیکن ایک انسان نادان اور غافل بن کر رہتا ہے اور اس کو سچا سیدھا راستہ سمجھائی نہیں دیتا ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمین بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقین کا کام ہے کہ وہ توحید کے علم بردار بنیں، مشعل حق ہاتھ میں لے کر آگے آئیں، شمع ہدایت لے کر چلتے رہیں، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا لبادہ اوڑھ لیں، سنتوں کا مظہر ہو جائیں، تاکہ حق کے متلاشیوں کو راہ نجات ملے، بھٹکے ہوئے انسان کو سراغ ہدایت نصیب ہو۔

ان حالات میں جب کہ جاہلیت ثانیہ پوری طرح امڈامڈ کر آرہی ہے، بوجہ جہلی ذہن کی کارستانی تیز تر ہوتی جا رہی ہے، بولہب کی ہمنوائی کی آوازیں مشرق و مغرب سے سنی حبار ہی ہیں، ایسے حالات میں بلکہ گھنگھور گھٹاؤں میں شمع ہدایت صرف اسی ذات ستودہ صفات صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن ہے جس نے تاریخ کے دھارے کو موڑا، جس نے ایسے ہی زمانے میں بلکہ اس سے بدتر زمانے میں مختصر وقت میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ دنیا کا آخری عظیم انقلاب جو قیامت تک انقلاب کی سرخی بنے گا۔ بس کام یہ کرنا ہے کہ

”بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل“

سیرت نبوی ﷺ کو بہتر سے بہتر اور آسان سے آسان تر انداز میں پیش کرنا یہ بندہ کا مقصود رہا ہے، تاکہ اس سے بہتر طور پر استفادہ کیا جائے۔ حقائق سے واقف ہو کر انسان عاشق رسول بن جاتا ہے، سیرت نبی ﷺ پڑھ کر ہی آج کا ایک مسلمان وہ کر سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی اپیل پر حضرت ابوبکر نے غزوہ تبوک کے موقع پر کر دکھایا یعنی چار ہزار درہم جو گھر کا جملہ اثاثہ تھا خدمت اقدس ﷺ میں پیش کر دیا، اور گھر میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی برکتیں چھوڑیں۔

پردانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس

صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

اسی طرح ایک مسلمان بہن وہ کر دار ادا کر سکتی ہے جو ایک صحابیہؓ نے جو آنحضرت ﷺ کی سلامتی کی فکر مند تھیں جنگ احد میں اپنے شوہر، باپ، بھائی کے شہید ہونے کی خبر سن کر کہا کہ
كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

میں بھی، ماں باپ بھی، شوہر بھی برادر بھی ندا

شہ دیں آپ کے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

کتاب کے جملہ پانچ حصے ہیں، روایتی انداز میں کتاب شروع کرنے کے بجائے بندہ نے ایک جداگانہ اور موثر انداز میں آغاز کیا ہے۔ جس سے قارئین کو فائدہ ہوگا، اور اس کی انفرادیت کو وہ محسوس بھی کریں گے۔ اختلافی اور ترجیحی طریقہ کار کے بجائے مستند و محقق بات ہی پیش کرنے کی ہر جگہ کوشش کی گئی ہے۔ پہلا حصہ سیرت کی بنیادی معلومات پر مبنی ہے، دوسرے حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے آباء و اجداد کا تعارف ہے۔ تیسرے حصہ میں سیرت النبی ﷺ کو سال بہ سال، واقعہ بہ واقعہ لکھا گیا ہے جو کتاب کا اصل حصہ ہے، چوتھا حصہ نقوش سیرت ہے جس میں آپ ﷺ کے افعال و اقوال و ارشادات مختلف عناوین کے تحت جمع کئے گئے ہیں پانچواں حصہ اصحاب رسول ﷺ پر ہے اور اس کو مکمل کرنے کے لئے بیسیوں کتا ہیں دیکھنے کا موقع ملا، یہ ایک نیا کام اس موضوع پر ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ ایک عام مسلمان کو

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آسان صورت میں استفادہ کرنے کی راہ ہموار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار پڑھ لینے کا وقتی کورس نہیں ہے بلکہ اسے بار بار پڑھتے رہنے کی ضرورت ہے۔ کتاب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو سیرت گائیڈ کہا جاسکتا ہے، یعنی سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے خواہش مند حضرات و خواتین، طلبہ و طالبات کے لئے یہ ایک رہنما کتاب ہے، سیرت پر لکھی گئی کتابوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی زندگی کے مختلف واقعات کو موضوع بنا کر کتابیں لکھی گئی ہیں، جیسے واقعہ معراج، ہجرت، جنگ بدر، جنگ احد وغیرہ لیکن اردو میں کوئی ایسی کتاب نظر سے نہیں گذری جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو عنوان بنا کر یعنی سال بہ سال، ماہ بہ ماہ لکھا گیا ہو، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۴۰ سال ہے تو سن عیسوی ۶۱۱ ہوگا اور اس عمر میں کیا کیا واقعات پیش آئے ان کو آسان انداز میں بیان کیا جائے، اور اس بات کا بھی التزام کیا جائے کہ اس میں محقق بات ہی پیش کی جائے تو ایسی ترتیب عوام و طلبہ اور علماء کے لئے مفید و موثر ہے، اور اساتذہ و معلمین کے لئے بھی آسان ہے کہ وہ بہتر طور پر سیرت کو سمجھ سکتے ہیں اور سمجھا سکتے ہیں، لیکن یہ کام تحقیق طلب اور ذہنی یکسوئی اور بڑی جانفشانی کا طالب ہے۔ اللہ کریم نے پوری یکسوئی اور دل جمعی بخشی تو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ و سال کے سفر میں کئی ماہ و سال کا رآمد ہو گئے، کتاب کی دوسری اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ جان بوجھ کر بلکہ صحیح الفاظ میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا کہ ہر باب کو رواں اردو کے بجائے نکات اور پوائنٹ کی صورت میں لکھا گیا ہے اس لئے کہ موجودہ دور میں یہ اسلوب مفید اور موثر ہے، ہماری نئی نسل اسی کی عادی ہے وہ ساری بات کو سمیٹ کر مختصر الفاظ میں نچوڑ چاہتی ہے۔ اردو داں طبقہ کے لئے شاید یہ نئی روایت معلوم ہو لیکن یہ اسلوب نہایت کارآمد ہے۔ سیرت کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے یہ ایک آموختہ کی بھی شکل ہے۔ کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عام قاری کی ذہنی پہنچ اور علمی سطح کا خیال رکھا گیا ہے کہ وہ دقیق و ثقیل الفاظ و تراکیب یعنی ادبی و افسانوی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہے، اور چونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے آجائے، اس لئے زبان و بیان کو آسان سے آسان تر بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسلام کے ہر موضوع پر ہر دور میں امت کے افراد کو کام کرنا لازم ہے، کام نہیں ہوگا تو علم کیسے ہوگا؟ علم نہیں ہوگا تو عمل کہاں سے آئے گا؟ ذہین دماغوں کی ذہانتیں، مالداروں کا مال، علم والوں کا علم، ان موضوعات پر ہر دور میں لگنا ہے۔

اس عاجز نے سن ۲۰۰۵ میں عازمین حج و عمرہ کی دینی تربیت و عملی رہنمائی کے لئے لبیک سوسائٹی قائم کی اور ایک منظم و مرتب دس روزہ تربیتی کورس کا آغاز کیا، جو ہر سال تقریباً چھ ماہ جاری رہتا ہے، جس سے ہر سال ہزاروں عازمین حج و عمرہ استفادہ کرتے ہیں۔ اس دوران عازمین حج و عمرہ کی دینی رہنمائی کے لئے ”حج و عمرہ کی خصوصی دعائیں“ اور ایک مفید کتاب ”تربیت عازمین حج و عمرہ“ لکھنے کی اللہ نے توفیق عطا فرمائی، اسی طرح آڈیو سی ڈی اور ویڈیو سی ڈی بھی تیار کروائی، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بے انتہا قبولیت و مقبولیت بخشی۔ تربیت حجاج کے دس سالہ کامیاب مساعی کے بعد اللہ کریم نے سیرت النبی ﷺ جیسے اہم و ضروری اور بنیادی موضوع پر کام کرنے کا احساس شدت سے پیدا فرمایا اور اسی کریم کی کرم فرمائی ہے کہ مجھ جیسے بندے کیلئے حالات بھی سازگار فرمادیئے، وقت اور فرصت سے نوازا، اور علمی مواد کے ساتھ مخلص احباب پیدا فرمادیئے، جنہوں نے اس کارہائے نمایاں کے کام کو حقیر کے لئے باعث سعادت و ذریعہ شفاعت قرار دے کر کام کرنے کو کہا، اللہ جزائے خیر دے اہلیہ کو کہ انہوں نے اپنی جانب سے اور میری کم عمر اولاد کی طرف سے مجھے مطمئن کیا اور لکھنے پڑھنے میں آسانی پیدا فرمائی۔

اس موقع پر میں دل کی گہرائیوں سے میرے بزرگ مرحوم جناب قاسم محی الدین ٹیل صاحب (سابق صدر مسجد باغ برق جنگ شاردا نگر کالونی، گڈی ملکا پور) کے صاحبزادگان جناب حسین اعظمی و مخدوم معظمی صاحب اور مرحوم الحاج جناب رفیع الدین فیض باجے صاحب اور ان کے اہل و عیال اسی طرح جناب بشارت حسین صاحب پد منابھا نگر کالونی، جناب محمد معین الدین صاحب مالک ایس اے ایمپریل گارڈن ٹولی چوکی، جناب الحاج شیخ مشتاق علی احمد صاحب صدر مسجد باغ برق جنگ گڈی ملکا پور، اور تمام مصلیان مسجد باغ برق جنگ، جناب الحاج محمد نواب صاحب المجتبیٰ کالونی، جناب الحاج سید حسین صاحب صدر آل

میوا آندھرا، جناب الحاج محمد فقیر صاحب ہمایوں نگر، جناب الحاج احمد الدین صاحب اولی چوکی، جناب عارف محی الدین و جناب جاوید اقبال صاحب گڈی ملکا پور، جناب عبد الجبار صاحب الحسنات کالونی، جناب محمد وحید صاحب دبیر پورہ، جناب عظیم صاحب پھول باغ، جناب ریاض صاحب پھول باغ، جناب محمد صابر صاحب پھول باغ، جناب رئیس جعفر بلظراف صاحب، جناب سید امتیاز علی صاحب، جناب منظور علی صاحب معراج کالونی، نیز ڈاکٹرہ صابرہ سلطانیہ صاحبہ، محترمہ اہلیہ الحاج ممتاز علی صاحب، اور ان تمام معاونین حضرات و خواتین کا مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے بھی اس مبارک کام کیلئے تعاون فرمایا۔ کام کے دوران حالات بھی آتے رہے لیکن دودوستوں نے ہمیشہ حوصلہ بخشا اور ہر گام کام کی رفتار اور طریقہ کار کے بارے میں اپنا وقت دیا میری مراد جناب الحاج شیخ مقیم الدین ڈاکٹر سی اے ٹکنالوجیز، جناب محمد مقصود احمد ایم بی اے ہیں۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہوں میرے بزرگ جناب الحاج اخلاق الرحمن صاحب کے لئے کہ جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانے میں پیش پیش رہے، نیز حضرات علماء کرام حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی، حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی، حضرت الاستاذ حضرت مولانا احمد عبد الجبیب قاسمی ندوی صاحب، حضرت مولانا محمد بانعیم مظاہری صاحب، حضرت مولانا عبد العظیم کوثر صاحب قاسمی، محترم جناب حبیب عبد الرحمن الحامد صاحب، محترم مولانا نذیر نادر صاحب حسامی، محترم مولانا عبد الحمید شاہ صاحب حسامی، محترم ڈاکٹر عزیز احمد عری صاحب، جناب سید نصیر الدین قادری صاحب اور تمام احباب کا ممنون و مشکور ہوں کہ ان حضرات نے اپنی مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب کو پڑھا اور اپنی قیمتی آراء سے کتاب کو زینت بخشی۔ اس موقع پر راسم اپنے مکرم دوست جناب سید ہاشم علی صاحب بیابانی، میٹنگ ڈاکٹر پروفیشنل پبلیکیشنز کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ جنہوں نے کتاب ’تر بیت عازمین حج و عمرہ‘ کی طباعت کی طرح اس موقع پر بھی آسانی بہم پہنچائی، اللہ کریم ان تمام کو بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

کتاب کی طباعت سے پہلے ہی اللہ کریم نے اس کو مقبول فرمایا، علماء و عوام کی جانب سے اس بات

پراصرار کیا گیا کہ کتاب جلد سے جلد شائع ہو کر سرمہ بصیرت بنے اس کی ایک شکل یہ نکل آئی کہ حیدر آباد کے کثیر الاشاعت روزنامہ منصف کے مقبول عام جمعہ ایڈیشن مینارہ نور میں کتاب سلسلہ وار شائع ہوئی، جس کے لئے منصف، منصف اور اس کے ذمہ داران کا شکریہ گزار ہے۔

یہ صرف ایک کتاب ہی نہیں ہے بلکہ ایک تحریک کا عنوان ہے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے اور اس کے پیام کو مسلمان اور غیر مسلمین میں پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، اس سلسلہ میں راقم نے باضابطہ بارہ روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رس ترتیب دیا۔ سنہ ۱۴۳۵ھ (۲۰۱۴ء) میں چھ بیاچس ہوئے جس سے حضرات و خواتین نے استفادہ کیا، اس کو رس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سال بسال سمجھانے کی کوشش کی گئی جس سے شرکاء کو بے انتہا فائدہ ہوا جس کا اظہار انہوں نے اپنے تاثرات میں کیا۔ دراصل اس کام اور پیام کو اس کتاب کے ذریعہ آئندہ بھی جاری رکھنا ہے وہیں سال بھر اس تذکرہ جمیل کے ذریعہ ایمان کی دیا جلانے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے، اعمال و کردار کی فضا بنانے کے لئے مختلف منصوبے ہیں۔ آپ اپنی دعاؤں میں اس کا رخیہ کو یاد رکھیں اور دایہ درمے قد مے سننے اس کا حصہ بننے کی کوشش کریں۔

بندہ مخلصانہ طور پر گزارش کرتا ہے کہ اہل علم اس کتاب کو عام فرمائیں، دینی مدارس و مکاتب اور اسکولس و کالجس کے نصاب میں شامل کروائیں، ائمہ حضرات مساجد میں پڑھنے کا سلسلہ بنائیں، گھر کے بڑے اپنے گھروں میں اس کو سال بہ سال سنانے کا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سبھی کو اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو ہوگا ترے کرم سے ہوگا

مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے

بیت الحمد، قادر باغ۔ حیدر آباد۔ ۲۶، محرم الحرام، ۱۴۳۶ھ۔ 20 نومبر 2014

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہ

سرپرست ملت اسلامیہ تلنگانہ و آندھرا پردیش

مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے ایک متحرک و فعال عالم دین ہیں۔ تسلیم و تربیت اور تصنیف، موصوف کا مشغلہ ہے۔ قبل ازیں موصوف کی متعدد کتب شائع ہو کر مقبول ہوئیں۔ یہ نئی کتاب ”آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ترین عنوان پر سیکڑوں صفحات پر مشتمل تیار فرمائی ہے۔ مصروفیات کے سبب کہیں کہیں سے سرسری دیکھنے کا موقع ملا۔ زبان سادہ اور عام فہم ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے احوال، تاریخ وار اور سنہ وار ترتیب دینے کی قابل قدر کوشش فرمائی ہے۔ آپ کے حقوق، آپ کے اخلاق، آپ کے معمولات، آپ کی سنتیں، آپ کی دعائیں، آپ کی تعلیمات، آپ کے خطبات، آپ کے معجزات، آپ کی پیشن گوئیاں، الغرض متعدد امور سے یہ کتاب آراستہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے آگاہی اور اس سے بھرپور استفادہ ہر شخص کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش مقبول ہو، اور امت کے حق میں مفید ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فیضیاب ہوں۔ آمین

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

سرپرست لیبیک ایجوکیشنل و ویلفیر سوسائٹی حیدرآباد

۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ - ۱۵، جون ۲۰۱۴

پیش لفظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہ اللہ تعالیٰ نے جیسے اس کائنات کو سورج و چاند اور ستاروں سے آراستہ فرمایا ہے اسی طرح اس نے آسمان ہدایت کی پیشانی پر بھی انبیاء کرام کی شکل میں حق کی روشنی پہنچانے والے اور بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل مقصود کی رہنمائی کرنے والے ستارے سجادیئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ اور گمراہی کے اندھیروں میں منزل حق کی رہنمائی کرنے والے رہبر و ہادی ہیں۔ لیکن پیغمبر آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اس کہکشاں میں آفتاب عالم تاب کی ہے۔ جس کی روشنی بنی نوع انساں کے ہر گروہ کے لئے ہے۔ اور جس کی درخشانی قیامت تک کبھی ماند نہسیں پڑے گی۔ بلکہ وہ حشر کے میدان میں بھی انسانیت کا مونس و غمخوار ہوگا۔ اور بڑے بڑے گنہ گاروں کو اسی کے دامن شفاعت میں پناہ حاصل ہوگی۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے چونکہ قیامت تک انسانیت کی ہدایت متعلق ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی من جانب اللہ مکمل طور پر روشنی میں ہے، سفر اور حضر، جلوت اور خلوت، خاندانی زندگی، معاشی تنگ و دو، احکام شریعت کی رہنمائی، تنازعات کے فیصلے، صلح و امن، دفاعی کاوشیں، غرض کہ زندگی کے ہر مسئلہ میں آپ کے نقوش پا موجود ہیں، جن سے طالبان ہدایت اپنی زندگی کے اندھیروں کو روشن کر سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں کتب سیرت کے ذریعہ آپ کے حالات اور احادیث نبویؐ کے ذریعہ آپ کے فرمودات و معمولات کو مرتب کیا جاتا رہا ہے، اور ان شاء اللہ ہمیشہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اردو زبان ایک خوش قسمت زبان ہے حالانکہ اس کی عمر کم ہے، مگر علوم اسلامیہ کا ایک بڑا ذخیرہ اس زبان میں موجود ہے، اور خاص کر سیرت کے موضوع پر اردو دنیا نے خصوصی توجہ دی ہے۔ بلکہ سیرت پر

اردو زبان میں بعض کتابیں تو ایسی ہیں کہ شاید اپنی خصوصیات و امتیازات کے اعتبار سے عربی زبان کا دامن بھی اس سے خالی ہو، ”ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ“

سیرت کے اس وسیع کتب خانہ کے باوجود ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو ایجاز و اختصار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو پیش کرتی ہو، جس میں طویل بحثیں نہ ہوں، بلکہ سمندر بکوزہ کی صورت ہو، اور اس کو آسان اور عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہو، تاکہ عوام اور بالخصوص نئی نسل کے نوجوان اس سے استفادہ کر سکیں، ایسی ہی مفید اور کامیاب کوشش عزیز گرامی قدر مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی سلمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے، جو ”آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان سے قارئین کے سامنے ہے، مولف عزیز نے اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصے میں تمہیدی بحثیں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر حقوق اور اس نسبت سے امت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے باب میں آپ کے آباء و اجداد اور آپ کی ولادت سے پہلے پیش آنے والے بعض واقعات کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں سال بسال حیات نبوی کے واقعات ہیں، یہ گویا کتاب کا بنیادی حصہ ہے۔ چوتھے باب میں آثار نبوی کا ذکر ہے، جس میں آپ کے روحانی آثار یعنی قرآن و حدیث ہیں، اور اسی میں آپ کے معجزات، پیش گوئیاں، عمومی دعائیں، سنتیں اور خصوصی دعائیں، معمولات نبوی، وغیرہ بھی اسی باب میں شامل ہیں، پانچویں باب میں ان صحابہ کا ذکر خیر ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص کام متعلق فرمایا ہو، یا ان کے بارے میں کوئی خوش خبری دی ہو، یا ان کا کسی جہت سے آپ سے خصوصی تعلق رہا ہو، جیسے آپ کی اولاد، خدام، شعراء، عمال، وغیرہ، اس کے ساتھ ساتھ مولف نے شروع میں فرہنگ اصطلاحات بھی رکھی ہے، اس فرہنگ میں ان اصطلاحی الفاظ کی وضاحت ہے جو سیرت کی کتابوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب اختصار کے باوجود جامع ہے، اور سیرت کے تمام پہلوؤں کو حاوی ہے، مولف نے حدیث و سیرت کی معتبر کتابوں سے مواد کشید کیا ہے، اور اس کو عام فہم زبان میں ایک گلدستہ بنا کر اصحاب ذوق کے لئے پیش کیا ہے، اس سے عوام و خواص دونوں استفادہ کر سکتے ہیں، اور کم وقت میں سیرت کی زیادہ سے زیادہ معلومات ان کے لئے فراہم ہو جائے گی۔

عزیزی سلمہ ضلع محبوب نگر کے متوطن ہیں، انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عالمیت اور دارالعلوم دیوبند سے فضیلت کی ہے، روایتی تعلیم کی تکمیل کے بعد المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں افتاء کی تربیت حاصل کی ہے، اور ایفیل یونیورسٹی حیدرآباد سے عربی زبان میں ایم اے کیا ہے، اور ہر جگہ تعلیم میں درجہ امتیاز حاصل کرتے رہے ہیں، انہوں نے انسٹی ٹیوٹ آف عربک کے نام سے ایک ادارہ بھی قائم کیا ہے، ماشاء اللہ ان کو لکھنے اور پڑھنے کا چھاذوق ہے، انہوں نے اپنی تحریروں پر مختلف تنظیموں سے ایوارڈ اور انعام بھی پائے ہیں، ان کی ایک اہم خدمت حجاب کی تربیت بلکہ تربیت کرنے والوں کی تربیت ہے، نہ معلوم کتنے لوگوں نے ان سے مستفید ہو کر اپنے سفر حج کو اس طریقہ پر پورا کیا ہے جو اس سفر اور اس عبادت کا تقاضہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیرت پر ان کی اس نئی اور مفید کاوش کو ان کی دوسری تحریروں کی طرح قبول فرمائے اور ان سے مزید دین اور علم دین کی خدمت لے۔ وبالله التوفیق وهو المستعان

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہ

ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد

۲۸ رمضان ۱۴۳۵ ہجری

۲۷ جولائی ۲۰۱۴ بروز اتوار

تقریظ

استاذی و مربی حضرت مولانا احمد عبدالمجیب قاسمی ندوی صاحب دامت برکاتہ
 انسانیت کی ہدایت، صلاح و فلاح اور اس کو زندگی کے صحیح رخ پر گامزن کرنے کے فریضہ کو انجام
 دینے کے لئے خدائے علیم و حکیم نے اپنے برگزیدہ رسولوں اور نبیوں کا انتخاب کیا تاکہ وہ دوسروں کے لئے
 نمونہ عمل ثابت ہوں، لوگ ان کی اقتداء کریں اور ان کے نقش قدم پر چلیں، ان کے طرز عمل سے ہدایت
 حاصل کریں، ان کے اخلاق اور ان کے عادات و اطوار کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، ان کے اخلاص، تزکیہ
 نفس، حسن سلوک و ہمدردی، ان کے ذوق عبادت و انابت، دنیا سے بے رغبتی، آخرت کے بارے میں
 ان کی فکر مندی، بھلائی سے محبت کے جذبے، برائی سے نفرت، شریک و طاقتوں کے خلاف محاذ آرائی، اس
 کے محرکات سے مقابلہ، حق اور اس کے محرکات کی حمایت و تائید کو اپنا شیوہ بنائیں، چنانچہ تاریخ کے ہر دور
 اور ہر زمانہ میں اللہ کے نبیؐ اور رسولؐ آتے رہے، اور خلق خدا کو اپنے مالک و خالق کی بندگی کا راستہ دکھاتے
 رہے، یہاں تک کہ رسولوں اور نبیوں کے سلسلۃ الذہب کے اختتام پر امام الانبیاء، رحمت دو عالم، نبی خاتم
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ کی تشریف آوری سے صرف جزیرہ عرب کا بخت خفتہ ہی
 بیدار نہیں ہوا بلکہ انسانیت، جو صدیوں سے ہوا و ہوس کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور ظلم و ستم کے آہنی
 شکنجوں میں کسی ہوئی کراہ رہی تھی، کو ہر قسم کی ذہنی، فکری، معاشی اور سیاسی غلامی سے رہائی کا مشردہ جاں
 فزا ملا۔ آپؐ کی رسالت و نبوت عالمگیر اور قید زماں و مکاں سے بالاتر، آپؐ کا لایا ہوا دین 'دین کامل'،
 آپؐ کی سیرت 'اجمل السیر' آپؐ کا اسوہ 'اسوہ حسنہ'۔۔۔۔۔ ارشاد خداوندی ہے۔ لَقَدْ كَانَ
 لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا۔
 (سورہ احزاب، آیت نمبر، ۲۱) رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے تمہارے لئے، یعنی اس کے لئے جو
 ڈرتا ہوا اللہ اور روز آخرت سے اور ذکر الہی کثرت سے کرتا ہو۔ (تفسیر ماجدی، صفحہ ۸۶۰-۸۶۱)

اسی لئے سیرت نبویہ (علی صاحبہا الصلاۃ والسلام) ایسا گل سدا بہار اور مہر عالم تاب ہے جو ہمیشہ انسانیت کو عطر یار کرتا رہے گا اور جس کی روشنی سے انسانیت کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتی، یہ وہ پاکیزہ سیرت ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے پر نہیں آتے، کیوں کہ صاحب سیرت، صاحب قرآن ہیں، آپ کی سیرت خود قرآن ہے، جس طرح قرآن کے عجائبات لامحدود اور اس کی تابانی کبھی دھیمی نہیں پڑتی، اسی طرح نبویہ کے عجائبات بھی غیر مختتم اور لازوال ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مرضیات خداوندی کا آئینہ ہے کیوں کہ آپ کی سیرت کی تعمیر اور آپ کے اخلاق و کردار کی تشکیل حلال و حرام الہی کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے 'اسوہ حسنہ' کو اپنانے کی تعلیم دی ہے اور یہ پیغام بھی دیا

نبی کا اسوہ حسنہ تجھے یہ درس دیتا ہے کہ تیری زندگی قرآن کی تفسیر ہو جائے

سیرت نبوی پر متعدد زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور آئندہ بھی لکھی جاتی رہیں گی، یہ موضوع ایسا بحر ناپید کنار ہے جس پر نت نئے زاویوں سے لکھنے کی گنجائش ہر دور میں رہی ہے اور یہ بھی سیرت محمدی کا ایک اعجاز ہے، زیر نظر کتاب 'آسان سیرت النبی ﷺ' سیرت کے موضوع پر لکھی گئی ایک جامع اور قابل قدر کتاب ہے، انی الاعزم مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے اس کتاب کے مولف ہیں، تقریر و خطابت کے ساتھ تحریر و تصنیف کا پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں، انہوں نے نوجوان طلبہ، اور عام لوگوں کو سیرت نبوی کی تعلیم و تدریس کے مقصد سے یہ کتاب مرتب کی ہے، پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیرت نبوی اور حیات طیبہ میں پیش آنے والے واقعات کو سال بہ سال ترتیب کے ساتھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کے ذہن و دماغ پر سیرت نبوی اپنی زمانی ترتیب کے ساتھ نقش ہو جاتی ہے، آنحضور ﷺ کے اخلاق و اوصاف، خصائص و مناقب، حلیہ مبارکہ، امت پر رسول اللہ ﷺ کے حقوق کے ساتھ قرآن و سیرت سے متعلق بعض اہم اور قیمتی معلومات بھی ذکر کی گئی ہیں، مثلاً نبوت کے کس سال میں کس سورت کا نزول ہوا، سال بہ سال سورتوں کے نزول کی پوری ترتیب بیان کر دی گئی ہے، کونسا غزوہ کس سال پیش آیا، آغاز کتاب میں فرہنگ

اصطلاحات یعنی کتب سیرت میں آنے والے الفاظ اور اصطلاحات کی مولف نے نہایت سلیقہ کے ساتھ وضاحت کی ہے۔

عزیز موصوف اس وقت حیدرآباد میں مختلف دینی و علمی خدمات سے وابستہ ہیں، انسٹی ٹیوٹ آف عربک کے نام سے ایک ادارہ کے ذمہ دار ہیں، جہاں یہ نوجوان اور پڑھے لکھے دانش ور طبقے کو عربی زبان کی تدریس کے ساتھ قرآن، حدیث اور فقہ کے دروس بھی دیتے ہیں، لیبیک سوسائٹی کے زیر اہتمام حج و عمرہ کی تربیت بھی دیتے ہیں، اور اس میدان میں اپنے علم اور وسیع تجربے کے باعث شہر اور ریاست کے علمی اور عوامی دونوں حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، اور اس وقت یہ سیرت نبویؐ اور اس کے مختلف گوشوں پر وسیع منصوبہ بندی کے ساتھ مزید کام کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ بات حج و عمرہ کی تعلیم و تربیت کی ہو، اور صاحب قرآن سے مربوط کرنے کی، دین و علم کی ان ہمہ جہتی خدمات کے پس منظر میں غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولف کو ایک عظیم نسبت حاصل ہے اور وہ نسبت ذات نبوی ﷺ سے ہے، اس نسبت پر کائنات کی ہر نسبت قربان ہے۔

کچھ ہم کو نہیں کام جگر اور کسی سے کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ
اس کتاب کی اشاعت پر مجھے بے حد مسرت ہے، اور امید ہے کہ یہ کتاب قدر کی نگاہوں سے دیکھی جائے گی اور شوق کے ہاتھوں لی جائے گی۔

حضرت مولانا احمد عبد الجبیب قاسمی ندوی صاحب دامت برکاتہ

استاذ حدیث و فقہ دارالعلوم سیائل

واشنگٹن، امریکہ

۸ محرم الحرام، ۱۴۳۶ ہجری۔ ۲ نومبر ۲۰۱۴

کتاب ”آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ ایک جائزہ

از : حضرت مولانا عبد العظیم کوثر قاسمی صاحب دامت برکاتہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سدا بہار موضوع ہے۔ اور اس موضوع پر لکھنا سعادت و عبادت ہے اور فریضہ و ذمہ داری بھی۔ نوجوان فاضل، عربی و انگریزی کے ماہر، مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عطا فرمائی، اور جنہیں اپنے علم کے پھیلانے کی ذمہ داری کا احساس بھی ہے۔ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد آپ نے کام کے لئے حج و عمرہ کے موضوع کو چنا، لبیک سوسائٹی قائم کی، حجاج کی تربیت کے لئے بیانات کے سببائے باضابطہ کلاسیں اور کورس کا اہتمام کیا، اور یہ کام ایک خیر خواہ اور جذبہ عمل والا ہی کر سکتا ہے۔ ایک گمنام مسجد میں مکمل استقامت کے ساتھ پچھلے ۱۰ برسوں سے امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، اس دوران بعد فجر سلسلہ وار درس قرآن شروع کیا، الحمد للہ تفسیر قرآن کا پہلا مکمل درس تقریباً ۸ برس میں مکمل کیا۔ دوسرا دور جاری ہے۔ اسی طرح ایک فعال ذہنیت نے اپنی جہری نمازوں میں ترتیب و ارتلاوت قرآن شریف کا ایک دور مکمل کیا۔ جو سارے مصلیوں کے لئے بھی ایک سعادت کی بات ہے۔ مادری زبان کے علاوہ اور زبان میں بات کرنا بھی ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ لیکن آپ کے انگلش لکچرس بھی مقبول عام ہوئے۔ واللہ الحمد۔ مختلف موضوعات پر ملک کے مشہور رسائل و اخبارات میں تقریباً پانچ سو سے زائد مضامین چھپ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا محترم کے داعیانہ مزاج اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اس فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر لکھنے کی توفیق بخشی۔ اس فخر کائنات ذات مبارک پر لکھا اور بہت خوب لکھا۔ عصر حاضر کے ذہنوں اور ان کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بڑے دلکش و موثر اور جدید طرز پر سیرت نبوی کو لکھا نہیں ہے بلکہ

سمجھایا ہے۔ ایک اہم موضوع کی طرف امت مسلمہ کو بڑے پیارے انداز میں متوجہ کیا ہے۔ دنوں، ہفتوں، مہینوں بلکہ برسوں محنت کر کے مواد اکٹھا کیا ہے۔ اور جو بات لکھی ہے، باحوالہ لکھی ہے۔ بلکہ معلومات کا ایک سمندر قاری کے ہاتھ میں رکھ دیا ہے۔ دریا بکوزہ کا محاورہ آپ نے سنا ہوگا لیکن کتاب پڑھ کر آپ کہیں گے کہ سیرت کا ایک اتھاہ اور بحر بیکراں کو ایک مختصر سی کتاب میں سمیٹنے کی کامیاب کوشش کی ہے جو ہم سب کی جانب سے قابل مبارکباد ہے۔

کتاب میں سیرت سے پہلے والا جو حصہ ہے وہ ہر مسلمان کو جاننا چاہیے اس لئے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم و اہم موضوع کو اس کی بنیادی چیزیں جانے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ کتاب کا اصل اور مرکزی حصہ جس کو انہوں نے بڑی عمدگی سے سجایا ہے وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی کو سال بہ سال، پوائنٹ بہ پوائنٹ لکھا ہے۔ کتاب صرف اتنی ہی ہوتی تو یہ خود ایک کامیاب کتاب ہوتی کہ جس کے ذریعہ ایک امتی کو اپنے محسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سارے اہم واقعات بڑی آسانی سے سمجھ میں آتے ہیں کہ کونسا واقعہ آپ کی کس عمر میں پیش آیا ہے۔ اسکولس و کالجس میں اس ترتیب کو اپنایا جائے تو طلبہ و طالبات میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقفیت آسان بھی ہوگی اور ذہن نشین بھی، اور اسی طرح ہم اپنی مسجدوں اور گھروں میں اس سلسلہ کو بہتر طور پر روزانہ سنانے اور پڑھنے کا معمول بنا کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں خود کلام نبوت میں بھی ہیں تو انہوں نے اس پہلو پر یہ اچھا کام کیا کہ کلام نبوی کو مختلف عناوین میں تقسیم کر کے بڑا دل آویز مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ جس میں احادیث بھی ہیں دعائیں بھی، پیشکشیاں بھی ہیں اور معجزات بھی۔ کتاب کے نام کی مناسبت سے ایک وہ تحقیقی کام کر گئے ہیں جس کے لئے وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ افراد و خواتین جنہوں نے دامن رسالت کو تھام لیا اور جنہوں نے اپنی زندگیوں کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن کیا جو حقیقت میں سیرت سازی کے بلند کردار ہیں، تقلید کی

کامیاب مثالیں ہیں۔ ان کے نام اور ان سے متعلق ذمہ داریاں پڑھ کر رشک ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کیسی تربیت فرمائی اور ان کے جوہر چمکائے۔ یہ حصہ بھی بڑا ہی معلوماتی اور نظر کشا ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندانی تعارف میں آسان اور عام فہم طرز اختیار کرتے ہوئے بیش بہا معلومات سمیٹ دی ہیں۔

کتاب کی جہاں اور بہت ساری خوبیاں قارئین کو ملیں گی، وہاں سب سے نمایاں اور بنیادی خوبی تجزیہ نگاری نظر میں یہ ہے کہ انہوں نے کوئی بات اپنی جانب سے نہیں کہی ہے، جو لکھا ہے سب حوالوں سے لکھا ہے۔ جس سے کام کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مصنف نے بڑی عرق ریزی اور محنت و جستجو کا مظاہرہ کیا ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ علم کی کمی اور علم سے بے رغبتی ہر ایک کا مشاہدہ ہے ایسے میں یہ تحقیق و کاوش نہ صرف قابل قدر ہے بلکہ لائق تقلید بھی۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ مصنف نے معلومات کو سمیٹنے اور عام فہم انداز میں پیش کش کو اپنا مقصد نہیں بنایا ہے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ آج کے اس جہالت و بے دینی کے دور میں مسلمان سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف ہو کر اس پر عمل پیرا ہوں، اس لئے کہ اسی نمونہ میں ہمارے لئے کامیابی ہے، اسی جانب رخ کرنے سے ہمیں منزل مقصود ملنے والی ہے۔ ترقی کا دنیاوی معیار کچھ بھی ہو سکتا ہے، لیکن احسروں کامیابی اس کے بغیر ناممکن ہے، بلکہ دنیاوی ترقی بھی اس کے بغیر نامکمل ترقی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی اس گراں قدر کوشش کو ان کے لئے اور ساری امت کے لئے نافع و مفید فرمائے اور انھیں دینی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا عبدالعلیم کوثر قاسمی صاحب دامت برکاتہ

سابق صدر لجنۃ العلماء، آندھرا پردیش

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دل آویز مرقع

حضرت مولانا محمد بن عبدالرحیم بانعیم مظاہری صاحب دامت برکاتہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کچھ لکھنا بلاشبہ ایک عظیم سعادت ہے، جو دنیا و آخرت میں سرخروئی کا باعث بھی اور حصول شفاعت کی کلید بھی، اس لئے ہر دور کے اہل علم اور اصحاب قلم نے اس موضوع پر مختلف جہتوں سے کام کیا ہے۔ یا ہم اس حقیقت کے اظہار میں کوئی تصنع و تکلف ہرگز نہیں کہ قرآن و سیرت خود ایک بسیط عنوان ہے، اور حالات و زمانے کے تقاضے اس گلستاں سے گل چینی کے سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی کتاب کو اس موضوع کی آخری کتاب قرار نہیں دیا جاسکتا، ہر تازہ شاہکار پیشتر اور اندوختہ کے فضل و کمال کی معترف اور نیک نیت مولف کے جذبات کی ترجمان ہوتی ہے۔

مقام مسرت ہے کہ شہر حیدرآباد کے جواں سال عالم دین اور باتوفیق صاحب قلم عزیز گرامی مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انوکھا اور دل آویز مرقع پیش کرنے جارہے ہیں، جو ان کے جذبہ دروں کا امین و نقیب بھی ہے اور ان کی تحریک کا عنوان بھی، خورد سال ہو کر انہوں نے جس عزم و حوصلہ سے یہ گراں قدر کارنامہ انجام دیا ہے حقیقت میں وہ ہم سب کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہی کے حد درجہ اصرار پر میں نے یہ چند کلمات اس حسن ظن کے ساتھ لکھے ہیں کہ ایک سچے سیرت نگار کی دل بستگی دربار رسالت مآب میں ایک غلام ہمنام کے لئے حصول شفاعت کا ذریعہ ثابت ہو، دعا ہے کہ کتاب کی اشاعت مولف کے مقصد کے عین مطابق ہو۔ آمین

حضرت مولانا محمد بن عبدالرحیم بانعیم مظاہری صاحب دامت برکاتہ

امام و خطیب مسجد الرحمن جدہ

مہتمم مدرسہ الہیہ و جامعہ الہیہ میسر م حیدرآباد

عاشور ۱۴۳۶ھ ہجری

پہلا حصہ

مبادیات سیرت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی ابتدائی اور بنیادی چیزیں جن کا

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ کے آغاز سے پہلے

جاننا ضروری ہے۔

جس میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت و اہمیت،

اور اس کی افادیت

اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی و ضروری اصطلاحات وغیرہ

کو بیان کیا گیا ہے۔

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت سازی کیسے؟

”اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجراور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو، اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو، اگر بادشاہ ہو تو سلطان مدینہ کا حال پڑھو، اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو، اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درس گاہ کے معلم قدس کو دیکھو، اگر شاعر ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ، اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو، اگر تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو، اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو، اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو، اگر بچہ ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو، اگر تم جوان ہو تو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو، اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصری کے کاروان سالار کی مثالیں ڈھونڈو، اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کر رہا ہے، مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو، جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے، اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو، اگر اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو، تمہاری زندگی کیلئے نمونہ اور تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان، تمہارے ظلمت خانہ کے لئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبری کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔“ (خطبات مدراس ۷۴ و ۷۵)

کیا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کام کی ضرورت ہے؟

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا کام ہوا ہے، اور کتنا کام ہو رہا ہے، اور کتنا کام ہونا چاہیے، ذرا ایک نظر اب تک ہوئے کام پر ڈال لیجئے کہ ایک ایرانی عالم دین محترم عبد الجبار رفاہی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیات پر ۱۱ جلدوں میں بڑی ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتابوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جو دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں، ان کی ترتیب دی ہوئی فہرست کے مطابق جملہ کتابوں میں آخری کتاب کا نمبر ۲۹۷۹۴ ہے، یعنی انتیس ہزار، سات سو، چورانوے کتابیں۔ اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ اس فہرست میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا، زیر نظر کتاب بھی اس فہرست میں شامل ہو گئی ہے، اور نہ معلوم کتنے سو یا کتنی ہزار کتابیں، موصوف کی ترتیب شدہ فہرست میں شریک ہونا باقی ہیں۔

کام کی ضرورت ہے یا نہیں اس کا فیصلہ وہ کریں جنہیں صرف اسی دنیا میں رہنا ہے اور جنہیں مرنے کے بعد آگے بھی گزرنا ہے، وہ اس کام کو ضرورت کہتے ہیں، وہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہیں، سنتے ہیں، سناتے ہیں، سیرت کو پہنچاتے ہیں اور پوری زندگی اسی طرح گزارنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی لکھتے ہیں کہ ”سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھنے کا سلسلہ قائم ہے، کیونکہ یہ وہ سیرت ہے جس سے مسلمانوں کی شہ رگ کا تار مربوط ہے“ (تاریخ تدوین سیرت صفحہ ۴۷) حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہ فرماتے ہیں ”نبی اعظم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہر مسلمان کے لئے اہم موضوع ہے، اس کے لئے ایک مسلمان کو جو بھی ممکن ہے وہ کرنا چاہیے۔“ (تاریخ تدوین سیرت ۱۲)

محبت رسول ﷺ سیکھنے اور سکھانے کا حکم

ادَّبُوا أَوْلَادَكُمْ ثَلَاثَ خِصَالٍ،

حُبَّ نَبِيِّكُمْ،

وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِهِ،

وَتِلَاوَةَ الْقُرْآنِ۔

تم اپنی اولاد کو تین عادتیں سکھاؤ،

اپنے رسول ﷺ کی محبت۔

آپ کے اہل بیت کی محبت۔

اور قرآن کی تلاوت۔

(کنز العمال: جلد ۱۶، صفحہ ۴۵۶، حدیث نمبر ۴۵۴۰۹)

محبت، علم و معرفت کا نتیجہ ہے، تو مقصود یہ ہے کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اتنی معلومات ہوں جو انھیں محبت رسول ﷺ سے آشنا کر دے، گویا حدیث مبارکہ ہم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ ہم نتیجہ علم تک پہنچیں۔

سیرت النبی ﷺ میں اہل بیت کی سیرت بھی آجاتی ہے اور یہ دونوں قرآن کے پر تو ہیں تو سیرت کا علم ان سبھی کا خلاصہ ہے۔ الفاظ حدیث پر غور فرمائیے کہ بچوں کو سکھانے والا خود محبت رسول ﷺ کی دولت سے سرشار ہو ورنہ بچیں استاذ سے سیکھ جائیں گے لیکن ماں باپ اور سرپرست اس سے محروم رہیں گے، جب کہ حکم والدین کو دیا جا رہا ہے۔

عربی مقولہ ہے۔ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرُ ذِكْرُهُ

جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اس کا تذکرہ بھی کثرت سے کرتا ہے۔

{ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہر انسان پر }

۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ (سورہ اعراف آیت ۱۵۷)

{ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ہر مسلمان پر }

۱ آپ کا ادب و احترام کرنا (سورہ اعراف۔ آیت ۱۵۷)

۲ آپ کی اطاعت کرنا (سورہ نساء آیت ۸۰)

۳ آپ کے فیصلوں کو اپنے اختلافات میں حکم بنانا (سورہ نساء۔ آیت ۶۵)

۴ آپ سے دنیا کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان و مال، والدین و اولاد سے زیادہ محبت کرنا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۵ آپ کی اتباع کرنا۔ (سورہ آل عمران آیت ۳۱)

۶ آپ کی نصرت کرنا (سورہ اعراف۔ آیت ۱۵۷)

۷ دعوت دینا۔ (سورہ یوسف، آیت ۱۰۸)

۸ آپ کو نمونہ بنانا (سورہ احزاب ، آیت ۲۱)

۹ آپ کی بات پہونچانا بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

۱۰ آپ کی سنتوں پر عمل کرنا

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي

۱۱ نام نامی اسم گرامی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے، سننے کے بعد درود شریف پڑھنا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامتیں

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا

تین باتیں جس میں ہوتی ہیں اس کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ساری دنیا سے

زیادہ محبوب ہوں۔

۱ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو ایمان میں حلاوت پیدا ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری، باب حلاوة الایمان حدیث نمبر ۱۶)

۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت کا خواہش مند ہوتا ہے۔

۳ جان و مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لٹاتا ہے۔

۴ آپ کے احکامات کو بجالاتا اور آپ کے منع کردہ چیزوں سے بچتا ہے۔

۵ آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے اور آپ کی شریعت کی حفاظت کرتا ہے۔

(حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلاماتہ صفحہ ۱۸)

۶ آپ کے اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بے حدادب و احترام

کرتا ہے، اور ان نفوس قدسیہ سے سچی اور بے لوث محبت رکھتا ہے۔

(سورہ شوریٰ آیت ۲۳)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی اصطلاحات

۱	سیرت	حالات زندگی
۲	سیرت النبی	رسول اللہ کی زندگی کے مفصل واقعات و حالات
۳	سیرت طیبہ	پاکیزہ زندگی
۴	حیات طیبہ	پاکیزہ زندگی
۵	صلی اللہ علیہ وسلم	اللہ کی سلامتی اور درود ہو آپ پر
۶	علیہ السلام	سلامتی ہو آپ پر
۷	علیہ الصلاۃ والسلام	سلامتی اور درود ہو آپ پر
۸	ولادت	پیدائش
۹	رویائے صادقہ	سچے خواب
۱۰	رسالت	اللہ کا پیغام حضرت جبریل یا کسی اور ذریعہ سے اللہ کے نبی پر آنا
۱۱	رسول	اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے جن کو نئی کتاب اور نئی شریعت دی گئی ہو
۱۲	نبوت	اللہ کی جانب سے نبی بنایا جانا
۱۳	نبی	باخبر کرنے والا، اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے جو پچھلی کتاب اور پچھلی شریعت پر عمل کرے۔
۱۴	وصال، وفات	موت
۱۵	رضی اللہ عنہ	اللہ راضی ہو اس صحابی سے
۱۶	رضی اللہ عنہا	اللہ راضی ہو اس صحابیہ سے
۱۷	رضی اللہ عنہم	اللہ راضی ہو ان تمام صحابہ سے
۱۸	رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین	ان تمام صحابہ سے اللہ خوش ہوا

- ۱۹۔ صحابہ۔ وہ مرد حضرات جو رسول اللہ کے دست مبارک پر ایمان لائے۔
- ۲۰۔ صحابی ایک مرد صحابہ میں سے ایک۔ جمع صحابہ
- ۲۱۔ صحابیہ ایک خاتون۔ صحابیات میں سے ایک۔ جمع صحابیات
- ۲۲۔ مہاجر جمع مہاجرین۔ مکہ کے وہ صحابہ جنہوں نے اللہ کے لئے حبشہ ہجرت کی
- مکہ کے وہ صحابہ جنہوں نے اللہ کے لئے مدینہ ہجرت کی
- ۲۳۔ انصاری جمع انصار۔ مدینہ کے وہ صحابہ جنہوں نے مکہ والوں کی مدد کی
- ۲۴۔ غزوہ۔ وہ لڑائی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوں
- ۲۵۔ سریہ۔ صحابہ کی وہ لشکر کشی جو رسول اللہ کے حکم سے ہو اور رسول اللہ اس میں شریک نہ ہوں
- ۲۶۔ اہل بیت۔ گھر والے
- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات، اولاد، افراد خاندان
- ۲۷۔ ازواج مطہرات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں
- ۲۸۔ امہات المؤمنین۔ مومنین کی مائیں
- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں
- ۲۹۔ سید۔ سردار
- ۳۰۔ سیدہ۔ خاتون سردارہ
- ۳۱۔ جاہلیت۔ وہ زمانہ جو نبوت سے پہلے اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر گزرے،
- اور وہ زمانہ جو اللہ کے دین کے باوجود نافرمانی میں گزرے۔
- ۳۲۔ اہل کتاب۔ کتاب والے یعنی وہ قومیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب دی گئی
- جیسے یہود و نصاری
- ۳۳۔ منافقین۔ زبان سے ایمان کا اظہار کرنے والے لیکن دل ایمان سے خالی ہوں

۳۴ ہجرت۔ دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانا

۳۵ سنہ ہجری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ تشریف آوری کے بعد سے

شروع ہونے والا اسلامی سال۔ مسلمان اسی ہجری کیلنڈر کو استعمال کرتے ہیں۔

۳۶ سنہ عیسوی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد کا زمانہ

۳۷ مرتد۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام سے پھر جانے والا

۳۸ بن۔ ابن۔ بیٹا

۳۹ بنت۔ ابنہ۔ بیٹی

۴۰ قبیلہ۔ ایک خاندان

۴۱ روایت۔ روایان حدیث کا وہ سلسلہ جو حدیث شریف بیان کرنے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ وار پہنچتا ہے

۴۲ راوی۔ روایت کرنے والا

۴۳ قریش۔ مکہ مکرمہ کا ایک معزز اور مشہور قبیلہ جس کی بہت سی شاخیں ہیں

جو خانہ کعبہ کا متولی تھا۔

۴۴ قمری مہینہ۔ اسلامی مہینہ جو چاند کی تاریخ سے چلتا ہے

۴۵ مکہ مکرمہ۔ باعزت شہر مکہ

۴۶ مدینہ منورہ۔ نور والا شہر مدینہ

۴۷ کعبہ معظمہ۔ عظمت والا اللہ کا گھر

۴۸ بیعت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر دین و ایمان یا اس کے کسی حصے پر معاہدہ کرنا

۴۹ حرم شریف۔ احترام والی جگہ

۵۰ حرم مکی۔ کعبۃ اللہ اور مسجد حرام اور اس کے حدود

- ۵۱۔ حرم مدنی۔ مسجد نبوی، مدینہ شہر اور اس کے حدود
- ۵۲۔ حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی بات یا کیا ہوا کام، دیا ہوا حکم، یا نہی
- ۵۳۔ حدیث قدسی۔ وہ حدیث جس کے الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
- رسول اللہ پر اترے۔ جس کو اصطلاح میں وحی غیر متلو کہتے ہیں۔
- ۵۴۔ وحی۔ اللہ کا پیام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا
- ۵۵۔ نزول۔ اترنا۔ نزول وحی، وحی کا اترنا
- ۵۶۔ ملک۔ فرشتہ۔ جیسے ملک الموت موت کا فرشتہ۔
- ۵۷۔ ملائکہ۔ فرشتے
- ۵۸۔ معجزہ۔ عقل کو حیران کرنے والا وہ کام جو
- اللہ کی اجازت سے صرف انبیاء کرام سے ہوتا ہے
- ۵۹۔ شق صدر۔ سینہ چاک کرنا
- ۶۰۔ شق قمر۔ چاند کے دو ٹکڑے کرنا
- ۶۱۔ قیصر۔ روم کے بادشاہ کا لقب
- ۶۲۔ کسری۔ ایران کے بادشاہ کا لقب
- ۶۳۔ نجاشی۔ حبشہ کے بادشاہ کا لقب
- ۶۴۔ فرعون۔ مصر کے بادشاہ کا لقب
- ۶۵۔ صلح۔ دشمن سے شرائط کے ساتھ معاہدہ کرنا
- ۶۶۔ عام الفیل۔ ہاتھی والوں کا سال،
- ابرہہ کے واقعہ کا سال، عرب اپنی تاریخ میں اسلام سے پہلے اسی واقعہ کا حوالہ دیتے ہیں۔
- ۶۷۔ امت۔ ایک عقیدہ رکھنے والی قوم

۶۸ تابعی وہ افراد جنہوں نے صحابہ میں سے کسی ایک کی بھی صحبت پائی ہو اور استفادہ کیا ہو۔

۶۹ زوجہ ، اہلیہ بیوی

۷۰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف

۷۱ رضی اللہ عنہ، اور رضی اللہ عنہا کا مخفف

۷۲ سن ہجری کی علامت

۷۳ سن عیسوی کی علامت

۷۴ مدینہ منورہ کا پہلا نام جو رسول اللہ کی ہجرت سے پہلے تھا۔

۷۵ حضرت ابوطالب عم رسول اللہ یعنی رسول اللہ کے تایا ہیں۔ عام طور پر حضرت

ابوطالب کو رسول اللہ کے چچا سمجھا جاتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ آپ کے تایا ہیں، اس لئے کہ حضرت عبد اللہ سب سے چھوٹے تھے اور حضرت ابوطالب و حضرت عباس بڑے تھے، اس لئے وہ آپ کے تایا ہوتے ہیں، جہاں تک عربی زبان کی بات ہے عربی میں چچا اور تایا کو عم ہی کہتے ہیں، جب کہ اردو میں چچا اور تایا کا فرق ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا حدیث اور سیرت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا حدیث اور سیرت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام پر خاموشی اختیار فرمائی۔ حدیث اور سیرت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کب کیا وہ صرف سیرت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کا پس منظر وہ صرف سیرت ہے

دوسرا حصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندانی سلسلہ

حضرت آدم علیہ السلام تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے پیش آنے والے حالات و واقعات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادیاں اور نانہیاں

دوھیالی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ننھیالی نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم

والدہ حضرت آمنہ	والد حضرت عبداللہ
نانا وہب	دادا عبدالمطلب
پرانا عبدمناف	پر دادا ہاشم
نانی برہ بنت عبد العزی	دادی فاطمہ بنت عمرو بن عائد
پر نانی قیلہ	پر دادی سلمی
(رحمۃ للعالمین جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)	

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (سورہ انعام آیت ۱۲۴)
 اللہ ہی خوب جانتا ہے وہ اپنی پیغمبری کس کو عنایت کرے۔
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماں اور باپ، دونوں کی طرف سے نسب میں اشرف اور افضل تھے۔
 (سیرت البنی ابن ہشام کامل اردو، جلد اول صفحہ ۱۰۷)

عبدال مطلب کی اولاد

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، تایا اور پھوپھیاں

اہلیہ کا نام بیٹے بیٹیاں

۱۔ فاطمہ بنت عمرو بن عائد زبیر، ابوطالب عبدالکعبہ، عبداللہ

ام حکیم، بیضاء،

امیمہ،

اروی، برہ، عاتکہ

۲۔ ہالہ بنت وہیب مقوم، حجل، مغیرہ، شعبہ، حمزہ صفیہ

۳۔ نکیلہ بنت خباب ضرار، قثم، عباس

۴۔ صفیہ بنت جنید حارث

۵۔ لبنی بنت ہاجرہ ابولہب

۶۔ منعمہ بنت عمرو غیداق، مصعب۔

(رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۸۲ تا ۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب حضرت آدم تک
سب سے اعلیٰ و اشرف سلسلہ نسب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ،
وَاصْطَفَىٰ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ،
وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ،
وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ،
وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ
(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۶۰۵)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی اولاد میں حضرت اسماعیل کو چنا،
اور حضرت اسماعیل کی اولاد میں بنی کنانہ کو چنا
کنانہ کی اولاد میں قریش کو چنا
قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا
اور بنو ہاشم میں سے مجھے چنا۔

۲۱ ناموں کا وہ مبارک سلسلہ ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد نبوی میں منبر پر کھڑے ہو کر مجمع عام میں صحابہ کو بتلایا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ

بن

عبدال مطلب	بن	۲
ہاشم	بن	۳
عبد مناف	بن	۴
قصی	بن	۵
کلاب	بن	۶
مرہ	بن	۷
کعب	بن	۸
لوی	بن	۹
غالب	بن	۱۰
جو قریش کے نام سے مشہور ہوئے	فہر بن	۱۱
مالک	بن	۱۲
نضر	بن	۱۳
کنانہ	بن	۱۴
خزیمہ	بن	۱۵
مدرکہ	بن	۱۶
الیاس	بن	۱۷
مضر	بن	۱۸
نزار	بن	۱۹
معد	بن	۲۰

۲۱ بن عدنان

(رحمۃ للعالمین، جلد دوم قاضی سلیمان منصور پوری صفحہ ۲۳ تا ۲۷)
آگے کا سلسلہ مستند و معتبر محدثین و تاریخ نگاروں نے بیان کیا ہے، لیکن ہم یہاں صرف انہی ناموں کا سلسلہ نمبر درج کر رہے ہیں جن میں آگے کوئی رسول یا نبی ہیں۔
اور یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک پورے مبارک سلسلہ میں کوئی نبی اور رسول نہیں ہے۔

••

••

••

۵۹ بن قیذار

۶۰ بن حضرت اسماعیل علیہ السلام

۶۱ بن حضرت ابراہیم علیہ السلام

••

••

۷۱ بن حضرت نوح علیہ السلام

••

۷۴ بن حضرت اخنوخ (ادریس علیہ السلام)

••

۷۹ بن حضرت شیث علیہ السلام

۸۰ بن حضرت آدم علیہ السلام۔

(رحمۃ للعالمین، جلد دوم قاضی منصور پوری صفحہ ۲۸ تا ۳۱)

اس پورے سلسلہ پر نظر ڈالو شاید دنیا میں کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کا بھی سلسلہ خاندانی اس وضاحت کے ساتھ اوراق تاریخ میں دستیاب نہ ہو سکے گا۔ یہ اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جسے ازل الازل میں قدرت ربانیہ نے عالمین پر ممتاز فرمایا۔ (رحمۃ للعالمین جلد دوم، صفحہ ۱۹ و ۲۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ

(سورہ حج، آیت ۷۵)

اللہ چن لیتا ہے رسول، فرشتوں اور لوگوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ اجْتَبَاكُمْ (سورہ حج، آیت ۷۸)

اسی نے تم کو چن لیا ہے۔

مورخین کے مشہور قول کے مطابق

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور حضرت آدم کے درمیان ۶۱۵۵ برس کا فاصلہ ہے۔

(دروس التاریخ الاسلامی محی الدین خیاط جلد ۱ صفحہ ۲۱، شرف الکالمہ ۱۸ بحوالہ دائمی عالمی تاریخ)

نکتہ

اس حساب سے سنہ تحریر (۱۳۳۵ھ ہجری تک)

حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک ۷۵۹۰ سال گزر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

- ۱ آپ کی پیدائش ” اُر “ نامی مقام میں ہوئی جو عراق کے جنوب میں موجودہ ناصریہ شہر کے قریب ہے۔
- ۲ مشرک گھرانے اور مشرک قوم میں پیدا ہوئے۔
- ۳ والد اور قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی، اور سمجھانے کے کئی طریقے اختیار کئے، بتوں کو توڑ کر سمجھایا، ستارے، چاند، سورج کے ذریعہ سمجھایا لیکن قوم نے مان کرنے دیا۔
- ۴ آگ میں ڈالے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔
- ۵ وہاں سے آپ نے ہجرت فرمائی۔
- ۶ حران اور فلسطین میں قیام فرمایا۔
- ۷ حضرت سارہ علیہا السلام سے حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔
- ۸ مصر سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ ہجرت کی۔
- ۹ حاکم مصر نے بی بی ہاجرہ کو تحفہ میں پیش کیا جن سے حضرت اسماعیل پیدا ہوئے
- ۱۰ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں آباد کیا۔
- ۱۱ حضرت اسماعیل کی قربانی کا واقعہ منی کے علاقہ میں پیش آیا۔
- ۱۲ اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ کعبۃ اللہ تعمیر فرمائی۔
- ۱۳ حج کے اعمال حضرت جبریل نے آکر بتلائے۔
- ۱۴ اللہ کے حکم پر حج کی منادی لگائی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

- ۱ عرب قوم کی اصل اور بنیاد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔
(ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۷ بحوالہ دائی عالمی تاریخ ۱۴)
- ۲ حضرت اسماعیل کی والدہ کا نام ہاجرہ ہے۔
- ۳ آب زمزم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے
- ۴ حضرت اسماعیل کے ۱۲ بیٹے تھے۔

۱	نابت	۲	قیزار	۳	ذبل
۴	بلشاد	۵	مسمعا	۶	ماشى
۷	دما	۸	اذر	۹	طیما
۱۰	یطور	۱۱	نبش	۱۲	قیزما

- ۵ ان سب کی والدہ یعنی حضرت اسماعیل کی اہلیہ رعلہ بنت مضاخ بن عمرو جرہمی ہیں۔
(سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۵-۶)
- ۶ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سسرالی بنو جرہم تھے جو بعد میں کعبہ کے متولی بنے۔
- ۷ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ۱۳۰ سال کی عمر پائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد کا تعارف

عبد المطلب: عبد المطلب کا نام شیبہ ہے۔ سر میں کچھ بال سفید تھے اس لئے انہیں شیب یعنی بوڑھا کہا جاتا تھا، ان کی سخاوت کی وجہ سے شیبۃ الحمد کہا جاتا تھا۔ ان کے والد ہاشم کا غزہ میں انتقال ہوا وہ اس وقت وہ اپنے نانیہال مدینہ میں تھے۔ سات سال تک مدینہ میں رہے، ان کے چچا مطلب بن عبد مناف انہیں مدینہ سے مکہ لائے تو لوگوں نے انہیں 'عبد' یعنی غلام سمجھا لیکن مطلب نے حقیقت واقعہ واضح کیا۔ اس کے باوجود اسی لقب سے مشہور ہوئے۔ عبد المطلب ہی کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے زمزم کا کنواں جو لاپتہ ہو گیا تھا، جاری فرمایا۔ خواب میں انہیں وہ جگہ دکھائی گئی اور انہوں نے اس کی کھدائی کی تو زمزم کا کنواں ملا۔

ہاشم: ان کے والد ہاشم کا نام عمرو تھا، ہاشم کے لقب پڑنے کی وجہ یہ تھی کہ قحط سالی میں انہوں نے لوگوں کو شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر خرید کھلایا۔ ہاشم نے روم کے بادشاہوں اور غسانی حکمرانوں سے عربوں کے سفر اور ان کے امن و امان کی ضمانت حاصل کی تھی۔ ہاشم کو ان کے والد کے انتقال کے بعد مکہ کی سرداری، حاجیوں کو پانی پلانے، کی خدمت کا اعزاز ملا۔

عبد مناف: ہاشم کے والد ہیں، ان کا نام مغیرہ تھا، والد کی زندگی ہی میں قوم کے سردار اور رئیس بن گئے تھے۔

قصی: ان کا نام زید ہے، قصی کے معنی دور رہنے والا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد کلاب کے انتقال کے بعد ان کے والدہ نے ربیعہ بن حزام سے نکاح کیا تھا وہ ان کو اور ان کی والدہ کو دور دراز علاقہ میں لے گیا، وہ بڑے ہو کر مکہ واپس ہوئے۔ قصی نے مختلف مقامات سے قریش کو مکہ میں جمع کیا، بنو خزاعہ سے بیت اللہ کی تولیت چھین لی۔ وہ مکہ کے سربراہ اور خود مختار رئیس ہو گئے، مکہ کے

تمام انتظامی معاملات انہوں نے اپنے ہاتھ میں لئے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کے ذبح کا واقعہ

عبد المطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس بیٹے زندہ رہیں گے تو وہ ایک بیٹے کو تقرب الہی کے لئے ذبح کریں گے۔ جب منت پوری ہوئی اور قربان کرنے کے لئے قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عبد اللہ کا نام نکلا، وہ اس قربانی کے لئے تیار ہو گئے لیکن ابوطالب نے مزاحمت کی اور عبد اللہ کے سرالی رشتہ داروں نے مزاحمت کی، آخر ایک کاہنہ سے فیصلہ کرایا گیا اور اس نے فیصلہ یہ دیا کہ قرعہ اونٹوں پر ڈالنا چاہیے، اس طرح دس اونٹ اور عبد اللہ کا قرعہ کیا گیا، یہ تعداد بڑھتے بڑھتے سواونٹ پر جا کر رکی اور بالآخر قرعہ میں اونٹ نکلے۔ تب سواونٹوں کی قربانی کی گئی اور عبد اللہ کی جان بچی۔ اسی واقعہ کی بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن الذبیحین یعنی دو قربان ہونے والوں کے بیٹے حضرت اسماعیل و عبد اللہ کے بیٹے کہا جاتا ہے۔ اس واقعہ سے پہلے عرب میں خون بہا کی قیمت دس اونٹ تھی لیکن اس واقعہ کے بعد سواونٹ ہو گئی۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔

(رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۹)

حضرت عبد اللہ کی پاک دامنی

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ام قتال نے حضرت عبد اللہ سے پیش کش کی کہ وہ ان سے ہم بستر ہوں اور اس نے انہیں راغب کرنے کے لئے سواونٹوں کا لالچ بھی دیا، لیکن آپ نے اس کو اور اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۰)

اصحاب الفیل (ہاتھی والے)

اصحاب الفیل یعنی ہاتھی والے۔ ابرہہ الاشرم حبشی کا لشکر مراد ہے۔

ابرہہ یوسف ذونواس کے بعد یمن کا حکمران بنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے سال ۵۷۱ عیسوی میں کعبہ کو ڈھانے کے لئے مکہ آیا۔ ابرہہ نے صنعاء میں قلیس نامی گرجا بنایا تھا جس کی طرف اہل عرب کو متوجہ کرنا چاہا۔ وہ چاہتا تھا کہ عرب بھی اس کی اسی طرح تعظیم کریں جیسے کعبۃ اللہ کی کی جاتی ہے، لیکن ایک عرب نے جا کر اس میں گندگی کر دی، جس سے ابرہہ بے حد غصہ میں آ گیا اور اس نے فیصلہ کیا کہ کعبۃ اللہ پر حملہ آور ہو اور اسے معوز باللہ منہدم کر دے، اس مقصد سے وہ ساٹھ ہزار فوج اور ۱۳ ہاتھی لے کر حملہ آور ہوا۔ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے جس کا نام ابورغال تھا، اس نے ابرہہ کی رہنمائی کی۔ جب ابرہہ مکہ کے قریب پہنچا تو اس کے لشکریوں نے حضرت عبد المطلب کے ۲۰۰ اونٹ پکڑ لئے، انھیں چھڑانے کیلئے جب وہ ابرہہ کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تمہیں اونٹوں کی فکر ہے اور کعبہ کی فکر نہیں، جب کہ میں کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادے سے آیا ہوں اور تم اسکے بارے میں کچھ نہیں کہتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو صرف اونٹوں کا مالک ہوں اور انہی کے بارے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ رہا یہ گھر تو اس کا ایک رب ہے وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ اور یہ بھی کہا کہ یہ اللہ کا گھر ہے آج تک اس نے کسی کو اس پر مسلط ہونے نہیں دیا۔ اس موقع پر عبد المطلب اور چند سردار حرم میں حاضر ہوئے اور اللہ کے حضور دعائیں مانگیں کہ وہ اپنے گھر کی حفاظت کرے۔ اس موقع پر عبد المطلب نے جو اشعار کہے ہیں ان میں اس کا اظہار کیا ہے۔ عبد المطلب نے لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے بال بچوں کو لے کر پہاڑوں میں چلے جائیں تاکہ ان کا قتل عام نہ ہوا تنے میں ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں سنگ ریزے لئے ہوئے آئے اور انہوں نے اس لشکر پر ان سنگ ریزوں کی بارش کر دی، جس سے سارا لشکر ہلاک و برباد ہو گیا۔

یہ واقعہ مزدلفہ اور منی کے درمیان وادی محصب کے قریب وادی محسر میں پیش آیا۔
جس سال یہ واقعہ پیش آیا اہل عرب اس کو عام الفیل کہتے ہیں، اسی سال تقریباً ۵۰ دن کے بعد آپؐ
کی ولادت مبارکہ ہوئی۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں (اطلس القرآن صفحہ ۲۶۷ تا ۲۷۱)

جاہلیت بیک نظر

مرکز توحید کعبہ ۳۶۰ بتوں کا بت خانہ بنا ہوا تھا
اس میں انبیاء کرام کی مورتیاں رکھ کر انھیں پوجا جاتا تھا
قبروں اور مورتیوں پر نذرانے چڑھاتے تھے
مردار کھاتے تھے
لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے تھے
شراب نوشی عام تھی
بے حیائی و زنا کاری بھی عام تھی
قتل و غارت گری کے عادی تھے
انہیں اپنی زبان اور گویائی پر اتنا فخر تھا کہ اپنے علاوہ ساری اقوام کو عجم یعنی گونگا کہتے تھے
شعر شاعری کے دلدادہ تھے، غلامی کا عام رواج تھا
لیکن اس کے باوجود ساتھ ساتھ
مہمان نوازی میں حد سے بڑھے ہوئے تھے
سخاوت اور فیاضی بھی ان کا وصف تھا
عہد و پیمان کو نبھاتے تھے
شہ سواری، شمشیر زنی، اور دوسرے فنون حرب میں یکتا تھے

میں نہیں کہتا کہ تم ایسا کرو، ویسا کرو۔ ان کی سیرت آئینہ ہے، آئینہ دیکھا کرو

تیسرا حصہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال بہ سال، ماہ بہ ماہ، واقعہ بہ واقعہ
سیرت طیبہ کا تفصیلی و معلوماتی تذکرہ جس میں حیات طیبہ کو
آسان و دل نشین انداز میں سمیٹنے اور بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
یہ کتاب کا بنیادی حصہ ہے۔ جس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۶۳ سالہ زندگی کو سال بہ سال آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات معتبر مورخین کی
مستند کتابوں کے حوالوں سے نقل کئے جائیں۔
سیرت کے کچھ واقعات کے سال اور مہینہ اور دن کے سلسلہ میں مورخین کے
بیانات مختلف ہیں تو ہم نے یہاں صحیح ترین قول کو نقل کیا ہے۔
کوشش تو یہی رہی ہے کہ ہر واقعہ کو شامل کیا جائے، اس کے باوجود یہ ممکن ہے کہ
کوئی واقعہ شامل نہ ہو سکا ہو، اہل علم سے توجہ دہانی کی گزارش ہے۔
جو بھی لکھا گیا ہے وہ سب مستند کتابوں سے لیا گیا ہے، بندہ کی حیثیت
ایک ناقل یا مترجم سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اجمالی خاکہ

ولادت مبارکہ	دوشنبہ، صبح صادق سے پہلے، ۹ یا ۱۲ ربیع الاول
عام الفیل کے ۵۰ دن بعد۔ ۱۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی	
حضرت خدیجہؓ سے نکاح	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال
نبوت	۴۰ سال کی عمر میں
نبوت کے بعد	مکہ میں ۱۳ سال قیام
ہجرت مدینہ	۵۳ سال کی عمر میں
قیام مدینہ	۱۰ سال
حیات طیبہ	۶۳ سال (قمری سال کے حساب سے)
وفات	۱۲ ربیع الاول، پیر کا دن، مدینہ منورہ
ازواج مطہرات	۱۱، ازواج مطہرات
فرزندان	۳ فرزند
حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہؓ، حضرت ابراہیمؓ	
دختران	۴ دختر
حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ	
حضرت ابراہیمؓ، بی بی ماریہ قبطیہؓ سے ہیں بقیہ تمام فرزندان و دختران حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بطن سے ہیں۔	

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت مبارکہ سے ۴۰ سال تک

سال بہ سال، ماہ بہ ماہ، واقعہ بہ واقعہ

ولادت باسعادت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ یا ۱۲ ربیع الاول ۱۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی مانگی ہوئی مقبول دعا ہیں۔ (سورہ البقرہ آیت ۱۲۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ روح اللہ کی سنائی ہوئی بشارت ہیں۔ (سورہ صف آیت نمبر ۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ النساء حضرت آمنہ کا سچا خواب ہیں۔ خواب کے مطابق پیدائش کے

بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ نے آپ کا نام نامی اسم گرامی ' احمد ' رکھا۔

پیدائش سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔

دادا عبد المطلب نے ' محمد ' نام رکھا۔

سب سے پہلے آپ کو آپ کی والدہ محترمہ نے دودھ پلایا اور دو تین دن کے بعد

ثویبہ نے دودھ پلایا جو ابو لہب کی لونڈی تھی (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

دادا عبد المطلب نے ساتویں دن عقیقہ کیا۔ مکہ کے سرداروں کی دعوت کی

اور آپ کا نام محمد رکھا۔ ۱۷ ربیع الاول ۱۲۷ اپریل ۵۷۱ عیسوی

ولادت کے چند روز کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ کی پرورش و رضاعت کے لئے گود لیا

۱۸ ربیع الاول ۱۲۸ اپریل ۵۷۱ عیسوی

اور ہوازن کے قبیلہ ثقیف کی شاخ بنی سعد بن بکر میں حضرت حلیمہ سعدیہ کی پرورش میں رہے۔

ہوازن کا قبیلہ فصاحت و بلاغت میں مشہور ہے، ابن سعد نے طبقات میں روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں کیونکہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔

(بنی سعد ہوازن ہی کے قبیلہ کو کہتے ہیں) (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۱۶)

حضرت حلیمہ کے ہاں یہ واقعات پیش آئے کہ ان کے سوکھے ہوئے پستان دودھ سے بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے رضاعی بھائی نے پیٹ بھر کر دودھ پیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پینے کے زمانے میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ایک حصہ سے پیادوسرا حصہ ہمیشہ اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیا۔ حضرت حلیمہ آپ کو لے کر چلیں تو سواری تیز رفتار ہو گئی جب کہ وہ پہلے چلنے کے بھی قابل نہ تھی حضرت حلیمہ کے یہاں انوار و برکات کا ظہور ہونے لگا ان کی بکریاں جہاں جاتیں پیٹ بھر کر چر کر آتیں جس سے وافر مقدار میں دودھ حاصل ہوتا جب کہ سارے علاقے میں قحط سالی اور سوکھا پڑا ہوا تھا۔ (سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۳)

حضرت حلیمہ ہر چھ مہینہ میں ایک مرتبہ والدہ اور دادا سے ملانے کے لئے مکہ مکرمہ لاتی تھیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے دو سال کے لئے آپ کی پرورش کی ذمہ داری لی تھی دو سال بعد اور دو سال کے لئے حضرت آمنہ سے اجازت لی،

اس لئے کہ وہ آمد رسول ﷺ کی برکتیں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں۔

شق صدر یعنی سینہ مبارک چاک کرنے کا واقعہ پیش آیا۔ ۳ سال کی عمر میں ۵۷۴ عیسوی

۵ سال کی عمر میں حضرت حلیمہ نے والدہ ماجدہ کے حوالے کیا ۵۷۶ عیسوی

۶ سال کی عمر میں والدہ حضرت آمنہ کے ساتھ مدینہ کا سفر کیا ۵۷۷ عیسوی

والدہ ماجدہ کے ساتھ مدینہ میں ایک مہینہ قیام رہا ۶ سال کی عمر میں مدینہ سے واپسی میں ابواء کے

مقام پر والدہ محترمہ کا انتقال ہوا اور حضرت آمنہ کی یہیں تدفین عمل میں آئی ۵۷۷ عیسوی
 ۷ اور ۸ سال کی عمر میں دادا عبدالمطلب کی پرورش میں رہے ۵۷۸، ۵۷۹ عیسوی
 سات سال کی عمر کا واقعہ ہے کہ آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی۔
 دادا عبدالمطلب نے ایک نسخہ لاکر لگایا جس سے تکلیف جاتی رہی۔ (پیغمبر اسلام، ۵۵)
 کم سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ذہین اور فطین تھے کہ جب کبھی آپ کے دادا جان یا دوسرے
 رشتہ داروں کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو وہ ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو کہتے کہ وہ جائیں اور تلاش
 کریں۔ اور آپ ہمیشہ اسے ڈھونڈ لیتے۔ (پیغمبر اسلام، ۵۵)
 مکہ مکرمہ میں ہر سال ایک میلہ لگتا تھا، جسے عکاظ کہتے تھے جس میں مشرکانہ اعمال ہوتے تھے۔
 آپ ہر سال کسی نہ کسی عذر کے تحت اس میں شرکت نہیں فرماتے تھے۔ ایک سال رسول اللہ ﷺ
 چچیوں کے اصرار پر ساتھ تو چلے لیکن اپنے خیمہ ہی میں رہے، اس کے اعمال و مشغولیات میں حصہ
 نہیں لیا۔ (پیغمبر اسلام، ۶۰)

۸ سال ۲۱ ماہ ۱۰ دن کی عمر میں دادا عبدالمطلب کا انتقال ہوا ۵۷۹ عیسوی
 دادا نے انتقال سے پہلے رسول اللہ کے حقیقی چچا ابوطالب کو وصیت کہ وہ آپ کی پرورش کریں
 (سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

۸ سال کی عمر سے چچا ابوطالب کی پرورش میں رہے ۵۷۹ عیسوی
 ۱۲ سال کی عمر میں چچا ابوطالب کے ساتھ پہلا تجارتی سفر شام کی طرف فرمایا ۵۸۳ عیسوی
 (پیغمبر اسلام، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۶۰)

اسی سفر کا یہ واقعہ ہے کہ یروشلم اور شام کے درمیان بھری کے مقام پر راہب بچیرانے اپنے یہاں
 کھانے پر مدعو کیا۔ اور آپ کے حالات پوچھ کر علامات دیکھ کر اور مہر نبوت اور ابر کا سایہ دیکھ کر کہا

کہ یہ سید المرسلین ہیں، انھیں یہود کے شر سے بچائے رکھو، حضرت ابوطالب نے یہ سن کر آپ کو مکہ واپس بھیج دیا۔ لوگوں نے پوچھا، تم نے کیوں کر جانا؟ اس نے کہا کہ جب تم لوگ پہاڑ سے اترے تو جس قدر درخت اور پتھر تھے سب سجدے کے لئے جھک گئے۔ (جامع ترمذی، ۳۶۲۰)

اسی طرح ابوطالب کے ساتھ آپ بچپن میں بعض تجارتی سفر کئے۔ جس سے ہر قسم کا تجربہ حاصل ہو چکا تھا اور آپ کے حسن معاملہ کی شہرت ہر طرف پھیل چکی تھی۔ تجارت کی غرض سے شام و بصری اور یمن کے متعدد سفر آپ نے کئے۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۳)

اس کے علاوہ اور مقامات تجارت میں بھی آپ کا تشریف لے جانا ثابت ہے۔
(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

جوانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائیں

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے بکریاں چرانے کا کام لیا ہے۔

اسی دور کا یہ واقعہ ہے کہ آپ نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ وہ آپ کی بکریوں کی دیکھ بھال کرے میں مکہ میں قصے کہانیاں اور داستان سننے جا رہا ہوں، لیکن اللہ نے آپ کو سلا دیا اور آپ صبح ہی کو بیدار ہوئے۔ اسی طرح ایک اور مرتبہ بھی ہوا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

حضرت ابوطالب کی مکہ مکرمہ میں کپڑوں کی ایک دکان تھی

رسول اللہ کسی نہ کسی طریقے سے ان کی مدد کرتے تھے۔ (پیغمبر اسلام، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ۶۰)

۱۵ سال کی عمر میں جنگ فجار میں قریشی ہونے کی بناء پر شرکت کی ۵۸۶ عیسوی

۱۶ سال کی عمر میں جنگ فجار میں قریشی ہونے کی بناء پر دوبارہ شریک رہے ۵۸۷ عیسوی

۱۶ سال کی عمر میں حلف الفضول یعنی مظلوم کی حمایت و مدد کرنا اور ظالم کو ظلم سے روکنے کے لئے

ہونے والے معاہدہ میں شرکت فرمائی۔ ۵۸۷ عیسوی

۲۳ سال کی عمر سے حضرت خدیجہؓ سے تجارتی شراکت کا سلسلہ شروع ہوا ۵۹۵ عیسوی
 ۲۵ سال کی عمر میں اسی طرح کے ایک تجارتی سفر سے واپسی کے دو ماہ ۱۰ دن بعد حضرت خدیجہؓ کے
 پیام پر آپ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا ۵۹۶ عیسوی

۳۱ سال کی عمر میں قوم نے آپ کی امانت داری اور سچائی کی بنیاد پر آپ کو ”الامین“ اور ”الصادق“
 کا خطاب دیا۔ ۶۰۱ عیسوی (رحمۃ للعالمین، جلد ۱ صفحہ ۶۷)

۳۳ سال کی عمر میں سچے خوابوں کا آغاز ہوا ۶۰۳ عیسوی
 ۳۵ سال کی عمر کا واقعہ ہے کہ مشرکین مکہ نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا اور جب کام پورا ہو گیا تو اس بات پر
 تکرار شروع ہو گئی کہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر کون رکھے، قدرتی طور پر فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے
 حصہ میں آیا اور آپ نے حکمت و دانش مندی سے اس الجھے ہوئے مسئلہ کو آسانی سے حل فرما دیا کہ
 ایک چادر میں حجر اسود رکھا اور ہر قبیلہ کے سردار کو کہا کہ وہ مل جل کر چادر اٹھائیں پھر آپ نے اپنے
 دست مبارک سے حجر اسود کو اس کے مقام پر نصب کیا۔ ۶۰۶ عیسوی
 (سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ۳۳ سال کی عمر سے آپ کو
 ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی تھی۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۱ صفحہ ۷۲)
 ۳۵ سال کی عمر میں آپ نے حضرت علی کی کفالت کی ذمہ داری لی ۶۰۶ عیسوی
 اسی عمر سے آپ تنہائی پسند ہو گئے۔ مکہ کے غاروں میں چلے جاتے کئی کئی دن وہاں رہتے۔
 ۳۷ سال کی عمر سے غار حرا میں عبادت کا آغاز ہوا ۶۰۸ عیسوی
 آپ مہینوں وہاں جا کر قیام فرماتے اور مراقبہ کرتے (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)
 نبوت سے پہلے کے واقعات میں یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ مکہ مکرمہ کچھ لوگ شرک بیزار تھے ان

میں ایک شرک سے دور، توحید پرست آدمی زید بن عمرو بھی تھے جن سے آپ کی ملاقات ہوئی جنہوں نے اپنے دین ابراہیمی پر ہونے کا اقرار کیا۔ ان کے بیٹے حضرت سعید (جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور حضرت عمر کے بہنوئی ہیں) نے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے والد کا کیا حشر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک امت کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ (پیغمبر اسلام، ۶۱)

(سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

نبوت سے پہلے کے واقعات میں سے ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کے والد نے اطلاع پا کر کہ ان کا گم شدہ بیٹا زید مکہ مکرمہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہے تو اس کو لینے کیلئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں جانے کی اجازت دے دی لیکن حضرت زیدؓ نے اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کو ترجیح دی۔ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے انہیں آزاد کیا اور ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اس واقعہ کے بعد سے وہ زید بن محمدؐ کہے جانے لگے۔ یہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن میں آیا ہے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۳۶-۳۳۷) (سیرت النبی کامل، ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۶۴)

نبوت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن اور جوانی کے ہر حصہ میں شرک اور شرکیہ اعمال سے دور رہے۔ صحیح بخاری کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ قریش نے آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھا، یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بتوں کے آگے سر نہیں جھکایا۔

دیگر رسوم جاہلیت میں کبھی شرکت نہیں کی۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

نبوت کا پہلا سال۔ عمر مبارک ۴۱ سال سن عیسوی 611

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ٹھیک چالیس برس ہوئی تو ۱۲ ربیع الاول، پیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت و رسالت سے سرفراز ہوئے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳ و ۴) چھ مہینے تک سچے خوابوں کا سلسلہ جاری رہا۔

احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کے ابتدائی دور میں پتھر و درخت مجھے السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر سلام کرتے تھے۔ (جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۶۲۶)

رمضان المبارک اور شب قدر میں قرآن کے نازل ہونے کا آغاز ہوا اور سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں پہلی وحی میں نازل ہوئیں۔

(سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد اول صفحہ ۱۵۸) (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲)

فجر اور عصر کی نماز کی، دود، دو رکعت کی فرضیت ہوئی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳)

وحی کے نزول کے سلسلہ کے شروع ہونے کے ۲۰ دن بعد شیاطین پرستاروں کے ٹوٹنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۱)

چند دن تک سلسلہ وحی موقوف رہا۔ (سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد اول صفحہ ۱۶۰)

دوبارہ وحی کا آغاز سورہ والضحیٰ کی صورت میں ہوا۔ (سیرت النبی ابن ہشام کامل جلد اول صفحہ ۱۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان لوگوں پر اسلام پیش کرتے جن سے آپ کا سب سے گہرا ربط و تعلق تھا یعنی اپنے گھر کے لوگوں اور دوستوں پر۔

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی۔

آپؐ کے خاندان کے افراد کے بعد حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطابؓ دوسری خاتون ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔

دیگر اولین خواتین میں حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہؓ، حضرت ام ایمنؓ، حضرت عباسؓ کی اہلیہ حضرت ام الفضلؓ، حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، حضرت ام عبد بنت عبدودؓ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی والدہ ہیں جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کیا ہے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۱) مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی صبح کو مبعوث ہوئے اور اسی شام حضرت ابوبکرؓ مسلمان ہوئے دوسرے دن منگل کی صبح حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

ان کے بعد آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ مسلمان ہوئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۷) (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

حضرت ابوبکرؓ نے ان پانچ افراد کو دعوت دی اور قبول اسلام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ۔

حضرت بلال بن رباحؓ اپنی والدہ حضرت حمامہؓ کے ساتھ اسلام قبول کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ، حضرت ارقم بن ابی الارقمؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ،

اور ان کے دونوں بھائی حضرت قدامہؓ اور حضرت عبداللہؓ، حضرت عبیدہ بن حارث بن مطلبؓ،

حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت خباب بن ارتؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرت جبریل اپنی اصلی ملکوتی شکل میں ظاہر ہوئے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رعب اور کچکی طاری

ہوئی، آپ ﷺ نے گھر پہنچ کر زَمْلُونِیْ زَمْلُونِیْ فرمایا، یعنی مجھے چادر اڑھاؤ، مجھے چادر اڑھاؤ۔
حضرت خدیجہؓ نے اس گھبراہٹ کی وجہ دریافت فرمائی، جس پر فرشتہ کے آنے اور وحی کے نزول کا واقعہ بیان فرمایا، حضرت خدیجہؓ نے اسی موقع پر آپؐ کی تسلی کے یہ کلمات کہے، جو صحیح بخاری کی روایت میں ہیں۔ بخدا! اللہ تعالیٰ آپؐ کو رسوائی نہ کرے گا۔ آپؐ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچے اور مہمان نواز ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اور ناگہانی آفات میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفلؓ سے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کروائی اور حقیقت واقعہ گوش گزار کیا، یہ واقعہ سن کر انہوں نے کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتر اٹھا، کاش میں اس وقت نوجوان ہوتا تو میں آپؐ کی مدد کرتا، جب آپؐ کی قوم آپؐ کو اپنے وطن سے نکالی گی اس پر آپؐ نے پوچھا کہ کیا مجھے میری قوم وطن سے نکالے گی تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہمیشہ سے ایسا رہا ہے کہ جو بھی یہ دعوت لے کر آیا تو اس کی قوم نے اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا۔ اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت کا ماننا ہے کہ حضرت ورقہ بن نوفل صحابی ہیں۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۹) (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۶۶)

آفتاب نبوت پر حضرت خدیجہؓ کی جاں نثاریوں کا صلہ اللہ رب العزت کی طرف سے دنیا میں یہ عطا ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ان کے نام اللہ کا سلام لے کر حاضر ہوئے۔

نبوت کا دوسرا سال۔ عمر مبارک ۴۲ سال سن عیسوی 612

خفیہ طور پر انفرادی سطح پر دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس انفرادی دعوت سے کئی افراد و خواتین نے اسلام قبول کیا۔
 جنہیں سابقین اولین یعنی پہلے پہل اسلام قبول کرنے والوں کا لقب اللہ نے قرآن میں دیا ہے
 قرآن مجید کے نازل ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔
 اسلام کی خبریں قریش کو پہنچ چکی تھیں لیکن انہوں نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔

نبوت کا تیسرا سال۔ عمر مبارک ۴۳ سال سن عیسوی 613

خفیہ طور پر انفرادی سطح پر دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس انفرادی دعوت سے کئی افراد و خواتین نے اسلام قبول کیا۔
 جنہیں سابقین اولین یعنی پہلے پہل اسلام قبول کرنے والوں کا لقب
 اللہ نے قرآن میں دیا ہے۔
 اس دوران اہل ایمان کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔
 قرآن مجید کے نازل ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔
 اسلام کی خبریں قریش کو پہنچ چکی تھیں لیکن انہوں نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔

نبوت کا چوتھا سال۔ عمر مبارک ۴۴ سال سن عیسوی 614

سورہ شعراء کی آیت نمبر ۲۱۴ میں اللہ تعالیٰ نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو شرک سے روکنے اور جہنم سے ڈرانے کا حکم فرمایا۔

تو آپؐ نے اپنے قریب ترین رشتہ داروں کی دو مرتبہ دعوت کی اور دعوت اسلام دی۔

پہلی دعوت میں کل پینتالیس آدمی تھے۔

صحیح بخاری میں اس آیت کریمہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی کام کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوت میں فرمایا:

اے قریش کی جماعت! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ،

میں تمہیں اللہ کے اس عذاب سے بچانے میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ،

میں تمہیں اللہ کے اس عذاب سے بچانے میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اے رسول اللہ کے چچا عباس! میں اللہ کے عذاب کے معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے عذاب کے معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اے رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ! میں اللہ کے عذاب کے معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۲ حدیث نمبر ۴۵۸۵)

دوسری مرتبہ کی دعوت میں ۴۰ رشتہ دار تھے جن میں کسی نے ساتھ دینے کا اعلان نہ کیا۔

صرف حضرت علیؓ نے ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ (سیرت النبی شیلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

سورہ حجر کی آیت نمبر ۹۴ میں پیغام الہی کو کھل کر پہنچانے اور مشرکین کی پرواہ نہ کرنے کا حکم ہوا۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو علانیہ صفا کی پہاڑی سے دعوت اسلام دی۔

دستور زمانہ کے مطابق صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر انھیں ایک ایک قبیلہ کا نام لے کر آواز دی

لوگ جڑنے لگے اور آپ کے پاس جمع ہونے لگے
حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی خود نہ جاسکتا تھا تو اپنا قاصد بھیج دیتا تھا کہ دیکھے معاملہ کیا ہے
غرض سب لوگ جمع ہو گئے تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ بتلاؤ!
اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کی ایک فوج ہے تو کیا تم یقین کرو گے
سب نے علی الاعلان بلا تردد کہا کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے ہوئے پایا ہے۔
تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دردناک عذاب سے ڈراتا ہوں۔
(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۲ حدیث نمبر ۴۵۸۴)

لوگ بڑبڑاتے اور سرگوشیاں کرتے ہوئے منتشر ہو گئے لیکن
ابولہب نے کھل کر مخالفت کی اور کہا تَبَّالْكَ اَلِهَذَا جَمَعْتَنَا
تم تباہ ہو کہ تم نے اسی کام کے لئے ہمیں جمع کیا تھا۔
(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۲ حدیث نمبر ۴۵۸۴)

تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں سورہ لہب نازل فرمائی۔
جس میں اس کا جواب دیا گیا اور ابولہب اور اس کی بیوی کی تباہی کی پیش گوئی کی گئی
جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۹۱۸)
ابولہب کے دو بیٹوں میں سے عتبہ سے حضرت رقیہؓ اور عتبہ سے حضرت ام کلثومؓ کی نسبت طے ہوئی تھی
اس سورت کے نازل ہونے کے بعد ان دونوں نے ابولہب کے کہنے پر حضرت رقیہؓ و ام کلثومؓ کو طلاق دی۔
(واضح رہے کہ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کی صرف نسبت طے ہوئی تھی
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ہی میں تھیں۔ وداعی عمل میں نہیں آئی تھی کہ طلاق کا یہ واقعہ پیش آیا۔)
اس واقعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے حضرت رقیہؓ کا نکاح فرمایا۔

نبوت کا پانچواں سال۔ عمر مبارک ۴۵ سال سن عیسوی 615

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علانیہ دعوت کے بعد مکہ کے مشرکین کے ظلم و زیادتی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پہلے پہل مکہ کے سردار حضرت ابوطالب کے پاس آکر ان سے بات چیت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں۔

حضرت ابوطالب کہتے ہیں کہ نہ میں انھیں باز رکھ سکتا ہوں اور نہ میں ان کی حمایت سے کنارہ کش ہو سکتا ہوں۔

کھلم کھلا تبلیغ کے ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ حج کا موسم آ گیا حجاج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رکھنے کے لئے ایک میٹنگ ولید بن مغیرہ کے پاس ہوئی اور آپ کے خلاف کئی تھکنڈے سوچے گئے اور بالآخر آپ کو سحر کہا جانے لگا۔ سورہ مدثر کی آیات ۱۸ تا ۲۵ میں اسی کا تذکرہ ہے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باضابطہ محاذ آرائی شروع ہوئی جس میں یہ چیزیں شامل تھیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا جاتا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مجنون کہتے

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادوگر اور جھوٹے ہونے کا الزام لگاتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کا اظہار کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غریب و کمزور اور مظلوم صحابہ کے ساتھ ہوتے تو کفار قریش ان کا ٹھٹھا اڑاتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جھٹلاتے، اور قرآن کریم کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتے

قرآن مجید کو قصے کہانی کہتے

آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا انکار کرتے
 قرآن کے مقابلہ دوسری روایات کو پروان چڑھاتے جیسے نضر بن حارث کا واقعہ ہے کہ وہ حیرہ گیا
 جو جنوبی عراق میں ہے اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے سیکھ کر آیا اور ان کو پھیلا نا شروع کیا
 اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے سودے بازی کی بھی کوشش کی
 طرح طرح کی تجویزیں بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کی گئیں کہ
 آپ ﷺ کچھ ڈھیلے پڑ جائیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں گے
 ایک سال اللہ کی عبادت کریں اور ایک سال ان کے معبودوں کی عبادت کریں
 ان کے معبودوں کو قبول کر لیں وہ اللہ کو قبول کر لیں گے
 سورہ کافرون اسی طرح کی سودے بازیوں کا حتمی جواب ہے۔
 مرد تو مرد ہیں عورتیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتی تھیں
 جن میں ابولہب کی بیوی اروی ام جمیل آگے آگے تھی اور جس کے بارے میں
 سورہ لہب میں اللہ نے فرمایا کہ وہ فتنہ پردازی اور ایذا رسانی کرنے والی ہے
 اسلام کی مخالفت میں انہوں نے اب اصحاب رسول ﷺ کو نشانہ بنایا
 اسلام قبول کرنے والے صحابہ کو ان کے رشتہ دار اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے تکلیفیں
 اور اذیتیں دینے لگے۔

اور وہ صحابہؓ جو غلام اور باندی تھے انھیں ان کے آقا ستانے اور مارنے لگے۔
 جس شخص کا کوئی قبیلہ نہ تھا ان پر ان اوباشوں نے ایسے ایسے جو دوستم روار کھے تھے کہ جنہیں
 سن کر پڑھ کر مضبوط انسان کا دل بھی لرز اٹھتا ہے۔
 ظلم و زیادتی اور مصیبتوں کا ایک کٹھن دور تھا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے جان و ایمان کی

حفاظت کے لئے حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رجب میں پہلی مرتبہ صحابہ نے حبشہ ہجرت کی۔
 اس پہلی ہجرت میں ۱۲ مرد اور ۵ عورتیں تھیں۔
 حضرت عثمان بن عفانؓ و حضرت زقیہؓ کی حبشہ ہجرت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کسی جوڑے نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہے تو وہ یہ جوڑا ہے۔
 رمضان میں حرم شریف میں سورہ والنجم کی تلاوت فرما رہے تھے،
 جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو کعبہ میں موجود
 اہل قریش، مسلم و کافر، جن و انس سب نے سجدہ کیا۔
 ایک مرتبہ آپ حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے
 تو جب آپ رب العزت کے سامنے سر بسجود ہوئے
 تو ملعون عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ اسی حالت میں رہے۔
 کسی نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو بتایا وہ آئیں اور کسی طرح اسے ہٹایا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۲)
 دوسری مرتبہ ۸۲ یا ۸۳ مردوں اور ۱۸ یا ۱۹ عورتوں نے حبشہ ہجرت کی۔
 مشرکین مکہ نے ان مہاجرین کو مکہ واپس لانے کے لئے ایک سفارتی وفد عمرو بن حاص اور عبد اللہ بن
 ربیعہ کی صورت میں تحفے اور ہدیے دے کر بھیجا۔
 ان دونوں نے حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں رسائی حاصل کی اور مسلمانوں کے خلاف الزام تراشی
 کی کہ ہمارے یہاں کے کچھ ناسمجھ نوجوان ہیں جو اپنا آبائی دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کیا ہوا ہے
 اور وہ مکہ سے حبشہ بھاگ آئے ہیں

اس موقع پر شاہ حبشہ نے مسلمانوں سے اس معاملہ کی تحقیق کی
 مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفر بن ابوطالبؓ نے ترجمانی کی۔ اور ترجمانی کا حق ادا کر دیا
 جو درحقیقت جہالت کی خرابیوں اور اسلام کا بہترین تعارف ہے
 جس میں اسلام کی خوبیاں اور پیغمبر اسلام کے احسانات کا دل نشین بیان ہے کہ
 اے بادشاہ!

ہم ایسی قوم تھے جو جاہلیت میں مبتلا تھے

ہم بت پوجتے تھے

مردار کھاتے تھے

بدکاریاں کرتے تھے

قربت داروں سے تعلق توڑتے تھے

ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے

اور ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھارہا تھا

ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا

ان کی عالیٰ نسب، سچائی، امانت اور پاکدامنی ہمیں پہلے سے معلوم تھی

انہوں نے ہمیں ایک اللہ کی طرف بلایا

اور سمجھایا کہ ہم صرف ایک اللہ کو مانیں

اور اسی کی عبادت کریں

اور اس کے سوا جن پتھروں اور بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں

انہوں نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، رشتہ داری جوڑنے،

پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے اور حرام کاری و خون ریزی سے باز رہنے کا حکم دیا اور فواحش میں ملوث ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔

اسی طرح حضرت جعفر بن ابوطالبؓ نے کہا کہ

ہم نے اس پیغمبر کو سچا مانا اور ان پر ایمان لائے

اور ان کے لائے ہوئے دین خداوندی میں ان کی پیروی کی

چنانچہ ہم نے صرف اللہ کی عبادت کی، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا

اور جن باتوں کو اس پیغمبر نے حرام بتایا انہیں حرام مانا

اور جن کو حلال بتایا انہیں حلال جانا

اس پر ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی، ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم کیا

اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لئے فتنوں، تکلیفوں اور سزاؤں سے دوچار کیا

تاکہ ہم اللہ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی کی طرف پلٹ جائیں

اور جن گندی چیزوں کو حلال سمجھتے تھے انہیں پھر حلال سمجھنے لگیں

حضرت جعفرؓ نے اس موقع پر سورہ مریم کی آیات بھی سنائیں

جس سے شاہ حبشہ پر اچھا اثر ہوا

پھر دوسرے دن بھی مسلمانوں کو بلایا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقیدہ

معلوم کیا گیا جب اسے بتایا گیا تو وہ مطمئن ہوا اور مکہ کے سفارت کاروں سے کہا کہ ان پناہ گزین

مسلمانوں کو ان کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

نبوت کا چھٹا سال۔ عمر مبارک ۴۶ سال سن عیسوی 616

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی زیادتیوں کی وجہ سے حضرت ارقم بن ابوقرمؓ کے مکان کو اسلام اور دعوت اسلام کا مرکز بنایا۔ یہیں باجماعت نماز ہوتی تھی اور یہیں اسلام کی تعلیم دی جاتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈھائے گئے مظالم کی تاریخوں تو بہت طویل اور رلادینے والی ہے لیکن یہاں اس موقع پر صرف دو تین واقعات بطور دلیل پیش ہیں

ابولہب کا بیٹا عتیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں والنجم اذا ہوی اور قرآن کی آیات کا انکار کرتا ہوں اس کے بعد وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلط ہو گیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا پھاڑ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اقدس پر تھوکا

لیکن تھوک آپ پر نہ پڑا اسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی کہ اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر دے۔

بددعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک شام کے سفر میں زرقاء کے مقام پر ایک شیر نے آکر عتیبہ کو کھنکھار کر مار دیا

ایک بار عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو سببہ کی حالت میں اس زور سے روندنا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھیں نکل آئیں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آگیا اس نے آتے ہی اپنا کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں ڈال کر نہایت سختی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا

گھوٹا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آپؐ نے اپنے آپ اور انہوں نے اس کے دونوں کندھے پکڑ کر دھکا دیا اور کہا کہ کیا تم لوگ ایک آدمی کو اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کا ذریعہ بنا۔

ذی الجبہ میں حضرت حمزہؓ اسلام میں داخل ہوئے۔ جس کا واقعہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی کے پاس تھے ابو جہل ملعون نے آپ کو برا بھلا کہا اور آپ کو ایک ہڈی پھینک کر زخمی کر دیا آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

یہ سارا واقعہ حضرت حمزہؓ کی باندی دیکھ رہی تھی اس نے شام کو جب وہ شکار سے واپس آئے تو سارا واقعہ ان کو کہہ سنایا حضرت حمزہؓ غضبناک ہو کر ابو جہل کے پاس گئے اور اس کو کمان سے مار کر زخمی کر دیا اور کہا کہ تو میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتا ہے۔

حضرت حمزہؓ یہ خوشخبری سنانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو خوشی آپ کے اسلام لانے سے ہوگی تب انہوں نے اسلام قبول کیا۔

ان حالات کی سبب سے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے حق میں یہ دعا فرمائی تھی اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِاَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ الہی! ابو الحکم بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کی تائید و مدد فرما۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۳۹)

چہار شنبہ کو دعا ہوئی اور جمعرات کو حضرت عمرؓ داخل اسلام ہو گئے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے تین دن بعد حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے۔
اس وقت حضرت عمرؓ کی عمر صرف ۲۶ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۴)
حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ نے
مسجد حرام میں علانیہ باجماعت نماز ادا کی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۳)

قریش کے سردار حضرت ابوطالب کے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو روکئے ورنہ ہم آپ
سے اور ان سے ایسی جنگ کریں گے کہ ایک فریق کا صفایا ہو کر رہ جائے گا۔ ابوطالب پر اس دھمکی کا
بہت زیادہ اثر ہوا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ بھتیجے! تمہاری قوم کے لوگ میرے
پاس آئے تھے، اور ایسی ایسی باتیں کہہ گئے ہیں، اب مجھ پر اور خود اپنے آپ پر رحم کرو اور اس
معاملہ میں مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میرے بس سے باہر ہو۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ اب آپ کے چچا بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور وہ
بھی آپ کی مدد سے کمزور پڑ گئے ہیں، اس لئے فرمایا کہ چچا جان! خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے
دائے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تو بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔
اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ آپ رو پڑے اور اٹھ گئے جب
واپس ہونے لگے تو ابوطالب نے پکارا، اور کہا بھتیجے! جاؤ جو چاہو کہو، خدا کی قسم میں تمہیں کبھی بھی کسی
بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

اسی طرح کی ایک اور سازش انہوں نے یہ کی ولید بن مغیرہ کے بیٹے عمارہ کو لے کر ابوطالب کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ قریش کا سب سے خوبصورت اور طاقتور نوجوان ہے آپ اسے لے لیں اور اسے
اپنا بیٹا بنالیں اور آپ اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دیں۔
ابوطالب نے کہا خدا کی قسم!

کتنا برا سودا ہے جو تم مجھ سے کر رہے ہو

تم اپنا بیٹا مجھے دیتے ہو کہ میں اسے کھلاؤں پلاؤں، پالوں پوسوں
اور میرا بیٹا مجھ سے طلب کرتے ہو کہ اسے قتل کر دو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

حضرت حمزہؓ و حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد مشرکین مکہ نے اپنے طریقہ کار کو بدلتے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سودے بازی کرنے پر اتر آئے۔

عتبہ بن ربیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں کچھ باتیں پیش کرتا ہوں ان پر غور
کر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ابوالولید کہو، میں سنوں گا۔

عتبہ بن ربیعہ بولا! اس دین کے ذریعہ اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے مال و دولت جمع کئے
دیتے ہیں اگر عزت و مرتبہ چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنائے لیتے ہیں
اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو عرب کی خوبصورت ترین عورت سے تمہارا نکاح کریں گے
اگر تمہیں کوئی بیماری ہے تو ہم اس کا علاج کئے دیتے ہیں۔ اس کے خاموش ہونے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

سورہ حم السجدہ سنائی، آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ کیا اور پھر فرمایا یہ میرا جواب ہے۔

عتبہ بن ربیعہ بہت متاثر ہوا اور واپس اپنی قوم کے پاس گیا تو لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ
واللہ یہ وہ چہرہ نہیں ہے جسے لے کر وہ گیا تھا،

عتبہ بن ربیعہ نے کہا، اے میری قوم! میں تم میں سب سے زیادہ شعر جانتا ہوں، واللہ جو کلام میں
نے سنا ہے وہ شاعری ہرگز نہیں ہے،

اے میری قوم! اس معاملہ کو محمدؐ اور عرب کے درمیان چھوڑ دو، اگر محمدؐ جیت گے تو یہ تمہاری جیت ہوگی
، اور (خدا نخواستہ) عرب نے محمدؐ کا خاتمہ کر دیا تو تمہاری مصیبت ٹل گئی۔

نبوت کا ساتواں سال۔

عمر مبارک ۷۴ واں سال سن عیسوی 617

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف خاندانی دباؤ اور انفرادی ظلم و زیادتیوں کے باوجود اسلام مکہ مکرمہ میں پھیلتا جا رہا تھا، حضرت حمزہؓ و عمرؓ جیسے جیالے اب اسلام کے دامن میں تھے، حبشہ میں مسلمان محفوظ زندگی گزار رہے تھے اور ان کے واپس لانے کی کوشش بھی ناکام ہو چکی تھی۔

حضرت ابوطالب نے جب حالات کی سنگینی کو دیکھا تو ضروری سمجھا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا کام وہ اکیلے انجام نہیں دے سکتے، ہاشم اور مطلب کی اولاد کو جمع کر کے ان سے کہا کہ وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت خاندانی بنیادوں پر کریں۔ عربی حمیت کے پیش نظر ان دونوں خاندانوں کے سارے مسلم اور کافر افراد نے اس کو قبول کیا۔ البتہ صرف ابولہب نے اسے منظور نہ کیا

اور وہ قریش مکہ سے جا ملا اور ان کا ساتھ دیا۔ (سیرت النبی ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۲۶۹)

ان حالات میں کفار قریش نے باہمی مشورے سے ایک سماجی مقاطعہ کا پروگرام بنایا اور اسے باقاعدہ تحریری شکل میں لا کر کعبہ کے اندر لٹکا دیا۔

کلم محرم کو مشرکین مکہ نے وادی محصب میں بائیکاٹ نامہ تیار کیا۔

اس کے نتیجے میں ابولہب کے سوا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے سارے افراد خواہ مسلمان رہے ہوں یا کافر سمٹ سٹا کر شب ابی طالب میں محبوس ہو گئے۔

جس میں تحریری طور پر یہ شقیں تھیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے حوالے کر دیں ورنہ ان کا مکمل معاشرتی مقاطعہ کیا جائے،

ان کے ساتھ رشتے ناطے اور شادی بیاہ کے تعلقات منقطع کر لئے جائیں

ان سے خرید و فروخت اور لین دین ہرگز نہ کی جائے
 انھیں کھانے پینے کی چیزیں مہیا نہ ہونے دی جائیں
 ان سے نہ تو میل جول اور نہ ہی روابط و ضوابط ہی رکھے جائیں
 انھیں گلی بازاروں میں گھومنے پھرنے نہ دیا جائے۔ (پیغمبر اعظم و آخر ۳۲۷)
 اس بے رحمانہ بائیکاٹ نامہ تحریر کرنے والے کا ہاتھ شل ہو گیا۔
 اس بائیکاٹ کی وجہ سے محصورین کو بہت مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔
 اس عرصہ میں کوئی قریبی دوست خفیہ طور پر کچھ غذائی اشیاء پہنچا جاتا
 ورنہ بچے بھوک اور پیاس سے بلبلا تے، بڑے فاقوں پر فاقے کرتے جاتے۔
 طلح نام کا ایک درخت ہوتا تھا اس کے پتے کھا کھا کر یہ دن گزارے۔
 سوکھے چمڑے مل جاتے تو انھیں ابال کر کھاتے۔ (سیرت النبی، علامہ شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)
 فاقہ کشی کا یہ حال تھا کہ بھوک سے بلکتے ہوئے بچوں اور عورتوں کی آوازیں گھائی کے باہر سنائی پڑتی تھیں۔
 حرمت والے مہینوں میں خرید و فروخت کی چھوٹ تھی لیکن
 قیمتیں اتنی بڑھادی جاتیں کہ اشیاء ضروریہ قوت خرید سے باہر تھیں۔
 حضرت ابوطالب رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کا بستر تبدیل کرواتے
 اور آپ ﷺ کی جگہ پر کسی اور کو سلا دیتے کہ کہیں کوئی آپ ﷺ پر حملہ نہ کر دے۔
 ان مشکل حالات میں بھی دعوت کا کام جاری تھا۔
 حج کے دنوں میں آپ ﷺ باہر سے آنے والے قافلوں اور افراد سے ملتے اور انھیں دعوت دیتے۔
 قرب و جوار میں میلے لگتے تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اللہ کا پیام اللہ کے بندوں
 تک پہنچاتے۔

نبوت کا آٹھواں سال۔ عمر مبارک ۲۸ واں سال سن عیسوی 618

یہ پورا سال آپ ﷺ کا شعب ابی طالب میں گذرا
تین سالہ معاشرتی مقاطعہ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ حدود مکہ کے اندر داخل نہیں
ہو سکتے تھے، اس لئے آپ ﷺ اطراف و جوانب کی بستیوں میں نکل جاتے اور وہاں صحرائیوں
، خانہ بدوشوں اور کاروانوں کو دعوت اسلام دیتے۔ (پیغمبر اعظم و آخر ۳۲۹)
مشرکین مکہ نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ کوئی ایسا معجزہ دکھائیے جس کا تصرف آسمان میں ہو۔
ان کے مطالبے پر چودہویں رات کو آپ ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اور چاند دو ٹکڑوں میں
بٹ گیا۔ ایک ٹکڑا حرا کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب زمین کی طرف جھک گیا۔ جبل حرا
دونوں کے درمیان نظر آتا تھا۔ اسی کوشق القمر کا معجزہ کہا جاتا ہے۔
مشرکین نے اس معجزہ کو بھی جھٹلایا اور کہا کہ یہ تو چلتا پھرتا جادو ہے۔ (سورہ قمر ۱-۲)

نبوت کا نواں سال۔ عمر مبارک ۴۹ واں سال سن عیسوی 619

یہ پورا سال بھی آپ ﷺ کا شعب ابی طالب میں محصور رہ کر گزرا۔

رکانہ قریش کا طاقتور پہلوان تھا اور مشہور یہ تھا کہ یہ ایک آدمی

ایک ہزار آدمیوں سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ (بکھرے موتی جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

آپ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو اسلام قبول کروں گا۔

آپ ﷺ نے اسے تین بار پچھاڑ دیا۔ اور ایک معجزہ اس وقت یہ پیش آیا کہ آپ ﷺ نے اس

سے کہا کہ وہ جو درخت تم سامنے دیکھ رہے ہو میں اسے بلاتا ہوں وہ میرے سامنے آجائے گا۔ اس

نے کہا بلائیے۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا وہ چل کر آکر آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر

آپ ﷺ کے فرمانے سے وہ واپس چلا گیا۔ علامہ ابن کثیر کے بیان کے مطابق حضرت رکانہؓ

اسی موقع پر مسلمان بھی ہو گئے۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۶۶-۳۶۷)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ

لوگ اسلام سے نفرت کرنے میں اور صحابہ کو ستانے میں حد سے گزر رہے ہیں، اور اسلام قبول کرنے سے

انکار کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ! الہی میری ان کے مقابلہ میں مدد فرما، اور ان پر

سات برس کا قحط نازل فرما جیسا کہ آپ نے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ چنانچہ ان پر سخت

قحط پڑا۔ یہاں تک کہ وہ مردار، چمڑے اور ہڈیاں تک کھانے لگے۔ مکہ کے چند باشندوں نے آکر

آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور مسلسل سات

روز تک بارش ہوتی رہی لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ بادل فوراً

چھٹ گیا۔ لوگوں نے بارش کا پانی سال بھر پیا اور مویثیوں کو پلایا۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۷۰ و ۳۷۱) (صحیح بخاری، باب الدعاء علی المشرکین ۹۴۶)

نبوت کا دسواں سال۔ عمر مبارک ۵۰ واں سال سن عیسوی 620

بایکاٹ نامہ کو دیکھ چاٹ گئی، صرف اللہ کا نام محفوظ رہا۔

جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنے چچا حضرت ابوطالب کو بتلائی جو عام ہو گئی اس واقعہ کے اثر سے اور کچھ رحم دل اہل مکہ کی کوششوں سے بایکاٹ کا خاتمہ ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی سے نکلنے کے بعد اپنے دعوتی کام میں جٹ گئے اور آپ کے چچا ابوطالب اپنی دیرینہ روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و حفاظت میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن اب وہ بیمار رہنے لگے تھے۔

قریش مکہ کو حضرت ابوطالب کی بیماری کی اطلاع ملی تو قریش کے ۲۵ نمایاں افراد نے ایک وفد کی شکل میں ابوطالب سے ملاقات کی اور کہا کہ اے ابوطالب! آپ اپنے بھتیجے کو بلائیں ان سے اور ہم سے عہد و پیمان لیں کہ آپ کے بعد وہ ہم سے اور ہم ان سے دست کش رہیں۔ اس پر ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کہا کہ یہ تمہاری قوم کے معزز لوگ ہیں تمہارے ہی لئے جمع ہوئے ہیں۔

یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں کچھ عہد و پیمان دے دیں اور تم بھی انہیں کچھ عہد و پیمان دے دو کہ ایک دوسرے کے مذہب کے بارے میں تعرض نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کو مخاطب کر کے فرمایا!

اگر آپ لوگ ایک بات کے قائل ہو جائیں تو عرب و عجم کے بادشاہ بن جائیں

ابو جہل نے کہا کہ ایسی ایک بات نہیں بلکہ دس باتیں ماننے کو تیار ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو وہ آپ کی بات سن کر ہٹ دھری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چلے گئے۔

اسی واقعہ کو سورہ ص کی ابتدائی سات آیات کریمہ میں اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

گھائی سے آنے کے ۲۸ دن بعد حضرت ابوطالب کا کفر کی حالت میں انتقال ہوا۔

(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۳ حدیث نمبر ۴۵۸۶)

جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے مغفرت مانگنے کا ارادہ فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمادیا۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۳)

ابوطالب کے انتقال کے بعد مشرکین اور شیر ہو گئے، اب انھیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا تو مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی لا کر رکھ دی تو یہ سارے ملعون مارے خوشی کے ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گر پڑتے تھے۔
حضرت فاطمہؓ نے آکر اسے اتارا اور انھیں برا بھلا کہا۔

جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر ان پر بددعا کی اور جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو ہنسی بھول گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے خائف ہوئے۔ آپ نے ۷ مشرکین کے نام لے کر ان پر بددعا فرمائی۔ (۱۔ عتبہ بن ربیعہ ۲۔ شیبہ بن ربیعہ ۳) ولید بن عقبہ (۴) ابو جہل بن ہشام ۵۔) عقبہ بن ابی معیط ۶۔) امیہ بن خلف ۷۔) عمارہ بن ولید

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۹۶)

اسی طرح آپ کی گردن مبارک میں کپڑا ڈال کر گھونٹنے کی کوشش کی گئی حضرت ابوبکرؓ نے ان کو روکا۔
نیز فرعون امت ابو جہل نے نماز کی حالت میں آپ کی گردن مبارک پا مال کرنے کا ارادہ کر کے آیا لیکن قدرتی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی گئی۔ یہ اور اس طرح کے دوسرے آلام و مصائب حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد پیش آئے۔ واللہ اعلم (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۰۲)

قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر ستاتے اور بے رحمی سے پیش آتے جس کا ابوطالب کی زندگی میں تصور بھی نہ تھا، یہاں تک کہ ایک روز ایک احمق قریشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مٹی ڈال دی۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں گھر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے دیکھا تو پانی سے سردھور ہی تھیں اور فرط محبت سے رو رہی تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، بیٹی! رو نہیں، اللہ تیرے والد کا محافظ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریں اثناء یہ بھی فرما رہے تھے کہ ابوطالب کی زندگی میں قریش مجھے ایسی کریمہ ایذا پہچانے کی سکت نہیں رکھتے تھے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

ان حالات کا اندازہ کرنے کے لئے یہ روایت سامنے رہے کہ حضرت خباب بن ارتؓ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں ایک چادر کا تکیہ بنائے تشریف فرما تھے میں نے کہا کیوں نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ان کے حق میں بددعا فرمائیں یہ سن کر آپ اٹھ بیٹھے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تم سے پہلے تھے ان کے ہڈیوں تک گوشت اور اعصاب میں لوہے کی کنگھیاں کر دی جاتی تھی لیکن یہ سختی بھی انہیں دین سے باز نہ رکھتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اللہ اپنے دین کو مکمل کر کے رہے گا

یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا

البتہ بکری پر بھیڑیے کا خوف ہوگا۔ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

ابوطالب کے انتقال کے تین روز کے بعد اسی سال ۱۰ رمضان کو حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت المعلیٰ میں ان کی تدفین فرمائی ان کو خود قبر میں اتارا۔
 ان دو بے انتہا مونس و غمگساروں کے انتقال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے۔
 ان حادثات کی بناء پر اس سال کا نام عَامُ الْحُزْنِ یعنی غم والا سال پڑ گیا۔
 خاندان کا سربراہ ابولہب بن گیا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سے دست برداری کا اعلان کیا۔
 ان خطرناک حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷۲ شوال کو طائف کا سفر فرمایا۔
 ۲۶ دن وہاں قیام رہا۔ تینوں سرداروں کو دعوت دی لیکن کسی نے قبول نہ کیا۔
 انفرادی طور پر اور اجتماعی انداز میں دعوت دی لیکن کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔
 نوجوانوں کو ورغلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیا اور ان بد نصیبوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے اور
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک خون سے لبریز ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عتبہ اور شیبہ کے باغ میں پناہ لی
 ان کے غلام عداسؓ نے جو منیٰ عراق کے رہنے والے تھے۔
 کھجور پیش کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر نوش فرمایا۔ عداسؓ نے اس موقع پر اسلام قبول کیا۔
 شریکوں سے اطمینان ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پراثر اور درد انگیز دعا فرمائی
 غضب الہی کو جوش آیا اور پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا گیا جس نے عرض کیا کہ اگر آپ حکم فرمائیں تو
 دو پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا دیا جائے تاکہ ساری قوم ہلاک ہو جائے۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ ان کی نسل میں ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو
 ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں۔
 طائف کے سفر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی خلدہ میں چند دن قیام فرمایا۔
 ایک دن فجر کی نماز میں ۷ جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سنی اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔

(جنات کے وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ۶ مرتبہ حاضر ہوئے ہیں)۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور کعت نماز ادا فرمائی اور دعا فرمائی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۶)
طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا فرمائی وہ دعاء المستضعفین کے نام سے مشہور ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی کے بعد مکہ مکرمہ مطعم بن عدی کے جوار اور ہمسائیگی میں
تشریف لائے۔ اس کی پناہ کی اطلاع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات اس کے پاس مکہ میں بسر کی، صبح کو
مطعم بن عدی اور اس کے چھ یا سات بیٹے مسلح شمشیر بکف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ نکلے اور بیت اللہ
تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا، اور مطعم نے صحن کعبہ میں پناہ دینے کا اعلان کیا۔
مطعم بن عدی کے اس احسان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد رکھا اور جنگ بدر کے قیدیوں کے
وقت فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان کے بارے میں سفارش کرتا تو میں یہ سب
قیدی اس کو ہبہ کر دیتا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۰۶-۴۰۷)
حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد آپ غمگین رہا کرتے تھے، اس کو محسوس کرتے ہوئے حضرت خولہ
بنت حکیمؓ زوجہ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ
بنت زمعہؓ سے نکاح فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں حضرت سودہؓ سے نکاح فرمایا۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۸)

اسی سال شوال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دو مرتبہ دیکھا کہ فرشتہ کہہ رہا ہے کہ پردہ کے پیچھے
جو خاتون ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں پھر پردہ ہٹایا تو نظر آیا کہ وہ حضرت عائشہؓ ہیں، گویا
حضرت عائشہؓ سے نکاح فرمانا اللہ کی جانب سے تھا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۷)

نبوت کا گیارہواں سال

عمر مبارک ۵۱ واں سال سن عیسوی 621

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کیلئے آنے والے قافلوں سے ملاقات فرمائی اور انھیں دعوت اسلام دی۔ حج کے دنوں کے بعد عمرہ کے لئے آنے والوں سے ملاقات کرتے اور انھیں دعوت اسلام دیتے۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ کے قرب و جوار میں ہونے والے میلوں میں تشریف لے جاتے اور وہاں پیغام حق بندگان خدا تک پہنچاتے۔ جن قبائل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سے چند قبائل یہ ہیں۔

قبیلہ کنده ، قبیلہ بنی عبد اللہ ، قبیلہ بنی حنیفہ ، قبیلہ بنی عامر ، قبیلہ بکر
عسان ، بن فزارہ ، بنی مرہ ، بنی سلیم ، بنی عبس ، بنی نصر بن ہوازن
بنی ثعلبہ ، کلب ، بنی حارث بن کعب ، بنی عذرہ ، قیس بن حطیم
جن میلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بندگان خدا کو پیغام حق پہنچایا ہے، کچھ کے نام یہ ہیں
ذی الحجاز یہ میلہ عرفات میں یکم ذی الحجہ سے ۸ ذی الحجہ تک جاری رہتا
عکاظ طائف اور نخلہ کے درمیان میں لگتا تھا یکم ذی قعدہ سے ۲۰ ذی قعدہ تک جاری رہتا
(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ تا ۲۱۷)

مقامات حج میں خاص طور پر منی کے میدان میں مختلف ممالک سے آنے والے حجاج سے ملاقات فرماتے اور انھیں اسلام پیش کرتے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ منی کے میدان میں یثرب کے قافلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اولین ۶ انصاری صحابہ نے اسلام قبول کیا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت بھی لی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۸)

حضرت سوید بن صامت انصاریؓ حج یا عمرہ کے لئے یثرب سے مکہ مکرمہ آئے ہوئے تھے، جنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اسی طرح حضرت ایاس بن معاذؓ بھی ہیں جو یثرب سے مکہ مکرمہ آئے تھے آپ ﷺ نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔
(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۱۹)

اسی سال یمن کے ایک سردار اور شاعر حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ مکہ تشریف لائے، مکہ والوں نے ان کا استقبال کیا اور انہیں اپنے یہاں ٹھہرایا اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو جادو گر ہے جس کی باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں تم ہرگز ان کی بات نہ سنا۔ انہوں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی تھی کہ کہیں سے وہ کلام ان کے کان میں نہ پڑ جائے۔

ایک دن صبح جب وہ مسجد حرام آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے آپ ﷺ کو تلاوت قرآن کرتے ہوئے سنا دل ہی دل میں کہا کہ میں خود ایک اچھا شاعر ہوں، اشعار کے حسن و فن سے واقف ہوں کیوں نہ اس کلام کو سن لوں جب میں نے قرآن کو سنا تو محسوس کیا کہ یہ کوئی شاعری اور جادوگری نہیں ہے نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ اپنے گھر چلے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ اور قرآن سنائیں آپ ﷺ نے قرآن سنایا اور اسلام کی دعوت دی چنانچہ میں نے وہیں اسلام قبول کر لیا۔

نبوت کا بارہواں سال۔ عمر مبارک ۵۲ واں سال سن عیسوی 622

حج کے دنوں میں یثرب کے ۱۲ انصاری صحابہ نے آپ کی دعوت پر اسلام قبول کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت بھی لی، جسے بیعت عقبہ اولی کہا جاتا ہے۔ ان کی خواہش پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بحیثیت معلم و امام بنا کر مدینہ منورہ بھیجا۔ ۲۷ رجب ہفتہ یا پیر کو معراج کا معجزہ ظاہر ہوا جس کی تفصیلات یہ ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کر کے آب زمزم سے اسے دھویا گیا

جنتی سواری براق جس کا نام جارود ہے پر سوار ہوئے اور بیت المقدس تک کا سفر فرمایا

مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں دو رکعت نماز میں تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی

بیت المقدس سے آسمان پر چڑھنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سیڑھی لائی گئی۔ اسی لئے اس رات کو معراج کی رات کہا جاتا ہے۔

پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی

تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں پانی، شراب اور دودھ پیش کئے گئے،
 آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا اور نوش فرمایا۔
 حضرت جبریل نے اسے فطرت کے مطابق عمل قرار دیا اور تعریف فرمائی۔
 آپ ﷺ سدرۃ المنتهی سے آگے تک تشریف لے گئے،
 جب کہ حضرت جبریل سدرۃ المنتهی پر رک گئے اور کہا کہ وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے
 آپ ﷺ نے بیت المعمور کا دیدار فرمایا
 آپ ﷺ نے جنت و جہنم، جننیوں اور دوزخیوں کا مشاہدہ فرمایا
 ڈاکٹر حمید اللہ پیرس کے الفاظ میں آگے کا سفر یوں ہے
 رسول اللہ ﷺ آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ حظیرۃ القدس تک پہنچ گئے
 جب ان کے اور خدا کے درمیان دو کمانون کے مساوی یا اس سے بھی کم فاصلہ
 قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ رَہ گیا تو ٹھہر گئے (محرر رسول اللہ ﷺ ۷۸)
 اور بارگاہ ذوالجلال میں التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ کا نذرانہ پیش فرمایا
 اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 اور پورا التحیات آخر تک اسی سفر کا تحفہ ہے۔
 ابتداء پچاس نمازیں فرض ہوئیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے و اصرار پر کم ہوتے
 ہوتے پانچ رہ گئیں اگرچہ ان کا ثواب پچاس نمازوں ہی کا ہے۔
 سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں عنایت فرمائی گئیں۔
 اسی طرح سورہ بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۲۳ تا ۳۹ میں بارہ احکام دیئے گئے جو یہ ہیں

- (۱) اور حکم دیا تیرے پروردگار نے کہ صرف اسی کی عبادت کرو
 - (۲) اور اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو
 - (۳) قربت داروں، ضرورت مندوں اور مسافروں کو ان کا حق دو
 - (۴) اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر نہ رکھو اور اور نہ ہی اسے بالکل ہی کھول دو
یعنی نہ تو اسراف کرو اور نہ ہی کنجوسی کو اپناؤ
 - (۵) اپنے بچوں کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو
 - (۶) اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ
 - (۷) کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو
 - (۸) یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ
 - (۹) عہد و وعدہ کو پورا کرو
 - (۱۰) ناپ تول کرو تو پورا پورا اور صحیح ترازو سے تول کر دو
 - (۱۱) اور جس بات کی تمہیں خبر نہیں ہے اس کے پیچھے نہ پڑو،
بے شک کان، آنکھ اور دل سے باز پرس ہوگی۔
 - (۱۲) اور زمین پر اترتے ہوئے نہ چلو۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۷۸ و ۷۹)
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معجزہ کا اظہار فرمایا تو معراج کی صبح مشرکین مکہ نے اس معجزہ کا انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے بارے میں سوالات کئے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے بازوؤں پر بیت المقدس کو لے کر دار عقیل کے پاس رکھ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ دیکھ کر ایک ایک چیز بتاتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بتلایا کہ قریش کا تجارتی قافلہ جو شام کے سفر پر ہے وہ فلاں فلاں مقام پر ہے اس میں اتنے آدمی اور اتنے اونٹ ہیں اور وہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو یہاں پہنچے گا، چنانچہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح ہوا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۴۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر معراج کا واقعہ سنے بغیر ہی حضرت ابو بکرؓ نے اس واقعہ کی تصدیق کی جس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے انھیں 'صدیق' کا خطاب ملا۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۸۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے سب سے پہلے حضرت ابوسلمہؓ نے مکہ مکرمہ سے یثرب ہجرت فرمائی۔ جن کی ہجرت کا واقعہ بڑا دل گداز اور سبق آموز ہے۔ یہ اپنی بیوی اور بچے کے ہمراہ سفر کے لئے نکلے، ان کے سرالی قبیلہ نے ان کی بیوی کو ان سے چھین لیا، اور کہا کہ تم ہماری لڑکی کو نہیں لے جا سکتے، ان کے قبیلہ کو معلوم ہوا تو وہ ان کے لڑکے کو ماں سے یہ کہہ کر چھین لے گئے کہ یہ ہمارے قبیلہ کا بچہ ہے، اسے تم اپنے یہاں کیسے رکھ سکتے ہو، لہذا حضرت ابوسلمہؓ اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑ کر تنہا ہی روانہ ہو گئے، بہر حال بڑی مصیبتوں کے بعد ان کی بیوی اور بچہ کو ہجرت کرنے کی اجازت ملی اور وہ یثرب پہنچے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۴۶)

نبوت کا تیرہواں سال۔ عمر مبارک ۵۳ واں سال سن عیسوی 623

ہجرت کا پہلا سال

حج کے دنوں میں منی کے میدان میں یثرب کے ۷۵ افراد نے اسلام قبول کیا

اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں

اسی تیسری بیعت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ۱۲ افراد کو نقیب یعنی سردار، نمائندے

مقرر فرمایا۔ اور انہیں یثرب میں دعوت اسلام کا ذمہ دار بنایا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۹)

دارالندوہ میں مشرکین کے سرداروں کا اجتماع ہوا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف فیصلہ کن اقدام

پر غور ہوا اور اس سلسلہ میں مختلف تجاویز زیر غور آئیں، اس اجتماع میں شیطان ملعون نے نجدی شیخ

کی صورت میں شرکت کی اور اس کے مشورے سے طے پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قریش کے تمام قبائل

مشرک طور پر قاتلانہ حملہ کریں، اور شمع رسالت کو نعوذ باللہ بچھا دیا جائے۔

اس سازش کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اب ہجرت کا حکم ہوا۔

۲۷ صفر، جمعرات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت مکہ مکرمہ سے سے ہجرت فرمائی

۲۷ صفر کی رات مشرکین مکہ کے ہر قبیلہ سے ایک ایک نوجوان ننگی تلوار لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر مبارک پر سونے اور صبح امانتیں واپس کرنے کا حکم فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ یس کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے روانہ ہوئے

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ہم نے ان کے سامنے اور ان کے پیچھے ایک دیوار کھڑی کر دی تو

ہم نے ان پر غشی طاری کر دی تو وہ نہیں دیکھ رہے تھے۔ (سورہ یس، آیت نمبر ۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر ان پر پھینکی جس سے ان کی بینائی جاتی رہی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ وہاں سے روانہ ہوئے
مکہ مکرمہ چھوڑنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲۱)
اور کعبہ سے خطاب کر کے فرمایا کہ

وَاللّٰهُ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ الْاَرْضِ اِلَى اللّٰهِ
وَلَوْلَا اَنْتِ اُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ
بخدا! مجھے معلوم ہے کہ تو اللہ کی زمین میں سب سے بہتر ہے،

اور اللہ کو تمام دنیا سے محبوب ہے،

اگر مکہ والے مجھے جلا وطن نہ کرتے تو میں نہ جاتا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۵)
جمعہ، ہفتہ، اتوار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں رہے۔
مشرکین کا ٹولہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں پر بھی پہنچ گیا، اللہ نے ان کی آنکھوں سے آپ کو بچایا۔
اور اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ غم نہ کریں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورہ توبہ آیت نمبر ۴۰)
غار ثور میں کئی ایک معجزات کا ظہور ہوا کہ مکڑی نے جالے تانے، حضرت ابوبکرؓ کو سانپ کے ڈسنے
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا لعاب دہن لگایا اور تکلیف ختم ہو گئی۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲۵)

پیر کی رات اس مبارک قافلہ نے عبد اللہ بن اریقظ کی راہ نمائی میں سفر ہجرت کا آغاز کیا۔
ایک دن ایک رات اور دوسرے دن دو پہر تک قافلہ چلتا رہا۔

(سیرت النبی شبلی اول ۱۷۰-۱۷۲)

قدید کے مقام پر ام معبدؓ کے خیمہ کے پاس قافلہ رکا

ان کی لاغر بکری سے جو دودھ دینے کے قابل نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہا

اپنے ساتھیوں اور ام معبدؓ کو پلایا

اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں پیا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۰)

اور دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ ان کے پاس چھوڑا۔

(یہ بکری حضرت عمرؓ کے دور خلافت ۱۸ ہجری تک دودھ دیتی رہی)۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲۶)

ام معبدؓ کے خیمہ سے روانہ ہونے کے بعد سراقہ بن مالک بن جحشمؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں قریب

پہنچ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اَكْفِنَا مَا شِئْتَ اے اللہ! ہماری حفاظت فرمائیے،

سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک سنگلاخ زمین میں دھنس گیا، جس پر انہوں نے امان چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امان

نامہ لکھ کر دیا اور یہ پیشین گوئی فرمائی کہ ایران فتح ہوگا اور کسری کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے۔

(یہ پیشین گوئی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پوری ہوئی اور حضرت عمرؓ نے انہیں کنگن پہنائے)

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲۷-۱۲۸)

بریدہ بن حصیب اسلمیؓ اپنے ۸۰ ساتھیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے پہنچے

لیکن دولت ایمان سے بہرہ ور ہوئے اور خود انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ سے آگے علم بردار

بن کر چلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب پہنچایا۔

یثرب والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اطلاع مل چکی تھی تو وہ روزانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے

انتظار میں ثنیات الوداع کے پاس جمع ہوتے اور شام میں لوٹ جاتے، جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد

ہوئی اس دن بھی مسلمان انتظار کر کے لوٹ گئے تھے، ایک یہودی نے اپنے مکان کی چھت سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا تو باوازد بلند پکار کر کہا کہ اے یثرب والو! تم جن کا انتظار

کر رہے تھے وہ تشریف لا رہے ہیں، جس پر لوگ جمع ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین استقبال کیا۔

یثرب سے تین میل پہلے ایک بستی قبا ہے جس میں آپ ﷺ کی جلوہ افروزی ہوئی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن دوپہر کے وقت قبا پہنچے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ حدیث نمبر ۲۵۰۶)

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۶۷)

اور آپ ﷺ نے ۱۱ دن قبا میں قیام فرمایا۔ پہلی اسلامی مسجد کا قبا میں سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر فرمائی
جمعہ کی صبح فجر پڑھ کر قبا سے روانگی عمل میں آئی

بنو سالم کے محلے کے لوگوں نے برکت کے لئے اپنے یہاں قیام کی درخواست کی ان کی درخواست
پر آپ ﷺ وہاں ٹھہرے اور نماز جمعہ بھی وہیں ادا فرمائی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۲۸)
راستہ میں بنو سالم کے محلے میں پہلا جمعہ آپ ﷺ کی امامت میں ادا کیا گیا۔

(آج بھی مسجد نبوی سے مسجد قباء کے راستہ میں مسجد جمعہ موجود ہے)

۱۶، ربیع الاول یا ۲۳، ربیع الاول جمعہ کو یثرب میں جلوہ افروزی ہوئی
یثرب کے نوجوانوں، مردوں نے راستے کے دونوں جانب کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ یثرب
کے بچے بچیوں نے اشعار گا کر آپ کا استقبال کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَدَ بِنْتُ الشُّدَّ كُرَّ عَلَيْنَا مَا دَعَا إِلَهُ دَاعِ

أَيُّهَا الْمُبْعُوثُ فِينَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمَطَاعِ

جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِينَةَ، مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعِ

مدینہ منورہ کی خواتین گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئیں اور آپ ﷺ کا دیدار کیا

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۰)

ہر قبیلہ اور ہر گھروالے کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ ان کے یہاں مہمان رہیں لیکن اونٹنی مامور تھی حضرت ابویوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی حضرت ابویوبؓ کا گھر ایک منزلہ تھا، گراونڈ فلور میں رسول اللہ ﷺ اور فرسٹ فلور پر حضرت ابویوبؓ رہتے تھے۔ حضرت ابویوب انصاریؓ کو ۷ مہینے مہمانی کی سعادت ملی۔ بنو نجار کی لڑکیوں نے اس سعادت کے حاصل ہونے پر کہ رسول اللہ ﷺ ان کے قبیلہ میں ہیں یہ اشعار گارہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارِ مِنْ بَنِي نَجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدُ مِنْ جَارِ

ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی اچھے ہم سایہ ہیں۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۸)

آپ ﷺ نے بنو نجار کے دو یتیم بچوں سہیل و سہیل سے جگہ خرید کر مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی گھروالوں کے لئے حجروں کی تعمیر فرمائی۔ مکہ مکرمہ سے افراد خاندان حضرت فاطمہؓ، حضرت ام کلثومؓ، ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ، حضرت ام ایمنؓ کو بلا بھیجا۔ مسجد نبوی کے ایک گوشے میں صفہ کی تعمیر فرمائی۔ نماز کے لئے اذان و اقامت کا آغاز ہوا

رسول اللہ ﷺ کے حکم پر سب سے پہلے حضرت بلالؓ نے مدینہ میں فجر کی نماز کے لئے اذان کہی

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۴-۱۳۵)

ابہان بن اوسؓ ایک چرواہا ہے تھے بھیڑیے نے ان سے گفتگو کی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دی تو انہوں نے کہا کہ کاش! کوئی میری بکریوں کی نگہداشت کرتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں جاتا اور اسلام قبول کرتا بھیڑیے نے اس کی بھی ذمہ داری لی تو وہ

خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول فرمایا اور سارا واقعہ کہہ سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور انھیں جلدی واپس کر دیا، وہ لوٹے تو دیکھا کہ بھیڑیا ان کی بکریاں چسرا رہا ہے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۵)

جب مسجد نبوی کی تعمیر تقریباً ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ قائم فرمایا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸)

مہاجرین میں مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد اب تک کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا یہ مشہور ہو گیا تھا کہ یہودیوں نے مہاجرین پر جادو کر دیا ہے۔ اسی سال مہاجرین میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے عبد اللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تو مہاجرین نے خوشی کا نعرہ مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحنیک کی۔ یعنی اپنے منہ میں کھجور چبا کر انھیں کھلایا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵)

روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تین چار صحابہ تحائف پیش کیا کرتے تھے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۱)

اسی طرح حضرت انسؓ کو ان کی والدہ نے خدمت اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا کہ
هَذَا خُوَيْدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے۔ (اس وقت ان کی عمر دس سال تھی) اسے قبول فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔
شوال میں چہار شنبہ کے دن حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی،
یعنی کاشانہ نبوت میں داخل ہوئیں، اس وقت ان کی عمر مبارک ۹ سال تھی۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۸)

حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کے لئے ۳۰۰ کھجور کے پودے لگائے، اور اللہ کی شان کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے وہ سارے پودے اسی سال بار آور ہوئے۔

یثرب میں وبائی امراض بکثرت ہوا کرتے تھے، مہاجرین اس سے بہت زیادہ متاثر ہو رہے تھے، ان کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا، وہ بہت کمزور ہو گئے تھے اور انہیں مکہ مکرمہ و کعبہ معظمہ کی یاد ستانے لگی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور اہل مدینہ کے لئے لازوال و لاثانی اور یادگار دعا فرمائی۔

جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ کو اسی طرح محبوب بنا دیجئے جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اسے ہمارے لئے صحت افزا بنا دیجئے، اور اس کے پیانوں میں برکت فرما، اور یہاں کی بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔
ربیع الآخر میں ظہر، عصر و عشاء کی نمازوں کی رکعتوں میں اضافہ ہوا یعنی وہ چار چار رکعتیں کر دی گئیں۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۴۴)

مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے منافقین قرب و جوار میں آباد یہودی قبائل اور ان کے پس پردہ مشرکین مکہ سے سامنا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبائل سے معاہدہ کیا۔ وہیں یہ بات بھی پیش نظر تھی کہ مہاجرین تاجر تھے اور انصار مدینہ کاشتکار تھے اور پوری تجارت یہودیوں کے ہاتھ میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکتہ کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے یہودیوں سے معاہدہ کیا۔
اس معاہدہ کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں۔

کسی طرف سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوگا۔

اور سارے قبائل مدینہ کی حفاظت کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

بیرونی کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے۔

باہمی معاملات کو آپس میں حل کریں گے۔ اس معاہدہ کو سیرت و تاریخ میں میثاق مدینہ کہا جاتا ہے۔

ہجرت کا دوسرا سال

نبوت کا چودھواں سال۔ عمر مبارک ۵۴ واں سال سن عیسوی 624
محرم میں یوم عاشوراء کا روزہ فرض ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس کے بجائے کعبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پوری فرمائی۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۴۴)

اور تحویل قبلہ کا واقعہ ہجرت کے ۱۷ مہینہ بعد شعبان کے مہینہ میں اس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ مسجد قبلتین میں نماز ظہر کی امامت فرما رہے تھے۔

دو رکعتیں ہو چکی تھیں۔ بقیہ دو رکعتیں کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھائیں۔ (کیسی عمدہ مثال ہے صحابہ کرام کے اتباع و تقلید کی کہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف سے بغیر کسی حکم بیت اللہ کی طرف حالت نماز میں پھر جاتے ہیں)

ہجرت کے ۱۸ ویں مہینہ میں رمضان میں رمضان المبارک کے مکمل روزے فرض ہوئے۔

(سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۸۳)

(سورہ توبہ، آیت نمبر ۱۰۳)

زکوٰۃ فرض ہوئی۔

مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودی قبیلوں سے ساز باز شروع کر دی اور ان کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا اور جلاوطن کرنے کی کوششیں شروع کیں، جس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ۱۲ صفر کو جہاد کی اجازت دی۔ (سورہ حج، آیت نمبر ۳۹)

۱۲، رمضان المبارک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے تجارتی قافلہ کے تعاقب کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے۔

بے سرو سامانی کا یہ عالم تھا کہ پورے قافلہ میں صرف ۲ گھوڑے، ۷۰ اونٹ، ۸ تلواریں تھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بدر جاتے وقت ایک اونٹ تین تین آدمیوں میں مشترک تھا نوبت بہ نوبت سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابولبابہؓ اور حضرت علیؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد ۲، صفحہ ۵۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوسفیان کے قافلہ کا تعاقب کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوئے تھے لیکن وہ بچ کر آگے نکل گیا اور اُدھر مکہ میں یہ افواہ پہنچ گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کو لوٹنا چاہتے ہیں ابو جہل مکہ مکرمہ سے لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کر کے لایا بدر کے مقام پر دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں۔

مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی، کافروں کی تعداد ۹۵۰ تھی۔ (خطبات بھاوپور ۲۶۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ لڑنا چاہیے یا واپس ہو جانا چاہیے؟ مہاجرین میں حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے اور انصار میں سے حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ نے مقابلہ کی رائے دی اور اپنی جانثاری و فداکاری کا پیش کش کیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔

۷ ارمضان المبارک، جمعہ کے دن غزوہ بدر ہوا۔

جنگ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت آہ و زاری سے دعا مانگی

اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ لَنْ تُعْبَذَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا

کہ اے کریم! اس جماعت کو مٹنے سے بچالے

اگر یہ گروہ مٹ گیا تو کبھی بھی زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی۔ (سورہ القمر، آیت نمبر ۴۵)

اور فرشتوں سے غیبی مدد فرمائی۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۲۳)

دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ مکہ کے ۷۰ سوار اور جنگجو مارے گئے۔

جنگ کے بعد تین دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں قیام فرمایا۔

اور وہاں سے روانگی کے وقت مشرکین کے مردوں کو نام بنام مخاطب فرمایا

حضرت عمرؓ کے تعجب کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تم سے زیادہ میری باتوں کو سن رہے ہیں۔

جنگ میں حاصل ہونے والا مال غنیمت مسلمانوں کے لئے حلال ہوا۔ (سورہ انفال آیت نمبر ۶۹)

۷۰ کافر قیدی مدینہ منورہ لائے گئے۔ مالدار قیدیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لیا

نادر لیکن پڑھے لکھے قیدیوں کو فی کس دس انصاری بچوں کو تعلیم دینے پر رہائی دی

ناداران پڑھے قیدیوں کو اس شرط پر رہائی دی کہ وہ آئندہ مسلمانوں سے جنگ نہ کریں گے

(خطبات بھاوپور ۲۷۲)

حضرت رقیہؓ کا انتقال جنگ بدر کے دو دن بعد ہوا۔ حضرت عثمانؓ ان کی علالت کی وجہ سے جنگ بدر میں

شریک نہ ہو سکے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

صفر کے اواخر میں اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علیؓ سے فرمایا

اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ میں نے اپنے خاندان میں افضل ترین شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۲۳)

یہودی قبیلہ بنو قینقاع نے بد عہدی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جلا وطنی کا حکم فرمایا

عید سے دو دن پہلے صدقہ فطر کا حکم نازل ہوا۔

جنگ بدر سے لوٹنے کے بعد یکم شوال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز عید گاہ میں ادا فرمائی

یہ پہلی عید الفطر تھی۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۲۳) (زرقانی جلد ۱ صفحہ ۴۵۴)

ہجرت کا تیسرا سال

نبوت کا سولہواں سال۔ عمر مبارک ۵۵ واں سال سن عیسوی 625

نواسہ رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن عثمانؓ کا ۶ سال کی عمر میں جمادی الاول میں انتقال ہوا جو حضرت رقیہؓ کے بیٹے ہیں۔

حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے ربیع الاول میں

اپنی دختر حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان میں حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے نکاح فرمایا جو جنگ بدر میں بیوہ ہو گئی تھیں۔

۱۵ رمضان کو حضرت حسن بن علیؓ کی ولادت ہوئی۔

۱۵ شوال کو ہفتہ کے دن غزوہ احد پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے

غزوہ احد میں ۱۰۰۰ ہزار مجاہدین آپ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے

راستہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ۳۰ ساتھیوں کو لے کر یہ کہہ کر مدینہ واپس ہو گیا کہ ہماری بات نہیں مانی گئی کہ مدینہ میں ہی رہ کر لڑائی کی جائے تو پھر کیوں ہم اپنی گردنیں کٹوائیں۔

جنگی نقطہ نظر سے آپ ﷺ نے احد کے مقام پر ایک ٹیلہ پر ۵۰ صحابہ کو حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی سرداری میں مقرر فرمایا کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں تاکہ پیچھے سے مشرکین حملہ آور نہ ہو سکیں۔

ابتداء میں مسلمان بڑی بہادری سے لڑے اور جنگ مسلمانوں کے حق میں ہو گئی

اس وقت درہ پر متعین صحابہ نے یہ سمجھ کر کہ اب لڑائی ختم ہو گئی ہے تو باوجود اپنے سردار کے روکنے کے انہوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور وہ مال غنیمت اکٹھا کرنے میں لگ گئے، جس پر دشمن کی فوج نے جس

کے سردار خالد بن ولید تھے اس اہم پہاڑی محاذ کو خالی دیکھ کر مسلمانوں پر

اس جانب سے حملہ کر دیا

جس سے مسلمان حواس باختہ ہو گئے اور ۷۰ صحابہ شہید ہو گئے

مسلمان اس حملے کو سمجھ نہ سکے اور دشمن کی زد میں آ گئے

اسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کہا کہ

میرے ماں باپ تجھ پر قربان اے سعد! تیرے بھینگو۔ (جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۸۲۹)

اسی غزوہ میں آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے

اسی غزوہ میں سر مبارک اور رخ انور ﷺ پر زخم آئے

آپ ﷺ سے بد دعا کی اپیل کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا!

”اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے“

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ

رَبِّ اغْفِرْ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

”اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتے۔“

حضرت مصعب بن عمیرؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت میں مشابہ اور علم بردار تھے

ایک مشرک نے انھیں شہید کیا تو غل مچ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پائی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیل گئی

اس آواز سے عام بدحواسی چھا گئی۔ بڑے بڑے دلیروں کے پاؤں اکھڑ گئے

اور یہ افواہ مدینہ منورہ تک پہنچ گئی تو صحابیات تک میدان جنگ پہنچ گئیں

حضرت فاطمہؓ نے پہنچ کر دیکھا تو چہرہ مبارک سے خون جاری تھا

حضرت علیؓ سپر میں پانی بھر کر لائے
 حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتی تھیں لیکن خون تھمتا نہیں تھا
 بالآخر چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر زخم میں بھر دیا گیا تو خون فوراً تھم گیا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)
 آپ ﷺ نے احد کے میدان کے ایک حصہ میں شہداء کی نعشیں جمع فرمائیں
 اور شہداء احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔
 جن میں حضرت حمزہؓ کی مثلہ شدہ نعش بھی تھی
 ہند بنت عتبہؓ نے حضرت حمزہؓ کے ناک کان کاٹ کر ہار بنا کر گلے میں ڈالا
 ان کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکالا اور چبا گئی لیکن گلے سے اتر نہ سکا اس لئے اگل دینا پڑا۔
 (سیرت النبی شبلی صفحہ ۲۳۱)
 حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ ۷۰ مرتبہ ہوئی۔ ہر شہید کے جنازہ کے ساتھ ان کی بھی نماز جنازہ پڑھی گئی۔
 زخموں سے چور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ مدینہ پہنچے ہی تھے کہ
 آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ
 دشمن کا تعاقب کیا جائے کہیں وہ دوبارہ حملہ آور نہ ہو،
 اس طرح آپ نے ۸ میل فاصلہ طے کر کے کفار مکہ کا تعاقب کیا
 اور حمراء الاسد پہنچے، دشمن کی فوج کو آپ ﷺ کے تعاقب کی خبر ملی تو انہوں نے مکہ کی راہ لی۔
 اواخر ذی الحجہ میں آپ ﷺ نے حضرت زینب بنت خزیمہؓ سے نکاح فرمایا
 اسی سال وراثت کا قانون بھی نازل ہوا۔ (سورہ نساء، آیات ۱۱ تا ۱۴)
 مشرکہ عورت، اور مشرک مرد سے نکاح کی حرمت بھی اسی سال نازل ہوئی۔
 (سیرت النبی شبلی صفحہ ۲۳۲)

ہجرت کا چوتھا سال

نبوت کا سترہواں سال۔ عمر مبارک ۵۶ واں سال سن عیسوی 626

ربیع الاول میں شراب کی حرمت نازل ہوئی (سورہ مائدہ آیات ۹۰ تا ۹۳)

نواسہ رسول حضرت حسین بن علی کی ۲۵ یا ۲۷ شعبان کو ولادت ہوئی

آپ کی اہلیہ ام المومنین حضرت زینب بنت خزيمة کا انتقال، ربیع الاول یا ربیع الثانی میں ہوا

صفر کے مہینہ میں قبیلہ کلاب کا سردار ابو براء مدینہ آیا اور آپ سے درخواست کی کہ

چند لوگوں کو میرے ساتھ بھیجے کہ میری قوم کو اسلام کی دعوت دیں

آپ نے فرمایا کہ مجھے نجد کی طرف سے ڈر ہے

ابو براء نے کہا کہ میں ان کا ضامن ہوں۔

آپ نے ستر صحابہ کو اس کے ساتھ بھیجا

قبیلہ عصبہ، رعل اور ذکوان کے کفار نے ان

۷۰ صحابہ کو دھوکہ سے قتل کیا جو بئر معونہ اور سریۃ القراء کا حادثہ کہلاتا ہے

ان ہی دنوں یہ دوسرا واقعہ پیش آیا کہ

قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمی آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا ہے

اس کی تعلیم کے لئے صحابہ کو ہمارے ساتھ بھیجے تو آپ نے

۱۰ یا ۱۱ صحابہ ان کے ساتھ روانہ فرمایا لیکن رجب کے مقام پر

ان کو دھوکہ سے قتل کیا گیا جو حادثہ ”رجیع“ کہلاتا ہے

ان دنوں واقعات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچا اور آپؐ بے حد غمگین ہوئے

ان دو الم ناک حادثات کے بعد آپؐ نے ایک ماہ تک نماز فجر میں قنوت نازلہ پڑھی
رجیع کے واقعہ میں حضرت خبیب کو گرفتار کیا گیا اور حارث بن عامر کے بیٹوں نے انہیں خریدا
اور انہوں نے حضرت خبیب کو تنیم کے مقام پر سولی دی
(یہ جگہ، مکہ مکرمہ میں کعبہ سے مسجد عائشہ کے راستہ میں طریق الشہداء کے نام سے ہے)
یہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے شہادت کے وقت دو رکعت نماز پڑھی۔ (اور ان کے بعد یہ روایت
پڑ گئی) جس کے بعد انہیں سولی دی گئی،
اور نغش اسی طرح لٹکی ہوئی چھوڑی، سولی دیئے جانے کے ۴۰ دن کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نغش مکہ سے منگوائی۔
اور حضرت خبیب کی دو رکعت شہادت کی تحسین فرمائی۔
اسی طرح اسی قافلہ کے ایک دوسرے صحابی حضرت زید بن دخنہ کی شہادت کا واقعہ ہے
کہ صفوان بن امیہ نے انہیں خریدا، اور سولی دیئے جانے کے وقت ابوسفیان نے ان سے پوچھا کہ
سچ کہنا اس وقت تمہارے بدلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل کئے جاتے تو کیا تم
اس کو اپنی خوش قسمتی نہ سمجھتے۔
حضرت زید بولے! خدا کی قسم! میں تو اپنی جان کو اس کے برابر بھی عزیز نہیں رکھتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں میں کاٹا چھ جائے۔ (سیرت النبی شبلی صفحہ ۲۳۷)
اسی سال شوال کے اواخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح فرمایا
حضرت عمرو بن امیہ ہمری جو بڑے معونہ میں کفار کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ گئے تھے، واپسی
میں بنی عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا کہ اسی قبیلہ کے لوگوں نے ۷۰ صحابہ کو قتل کیا تھا لیکن انہیں اس
کا علم نہیں تھا کہ رسول اللہ کا امان نامہ ان کے پاس ہے،

بہر حال جب وہ مدینہ پہنچے اور اپنے ساتھیوں کے مظلومانہ شہادت کا واقعہ سنایا
 وہیں یہ واقعہ بھی رسول اللہ کے گوش گزار کیا تو
 رسول اللہ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا، چونکہ ان دونوں کا خون بہا دینا تھا
 اور معاہدہ کے رو سے اس کا ایک حصہ بنو نضیر یہودی قبیلہ کو بھی واجب الاداء تھا تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سلسلہ میں بنو نضیر تشریف لے گئے
 بنو نضیر نے خون بہا دینا قبول کیا لیکن درپردہ یہ سازش کی کہ
 ایک شخص چپکے سے بالا خانہ پر چڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر گرا دے۔
 عمرو بن حشا یہودی اس ارادے سے کوٹھے پر چڑھا
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بد باطنی کا وحی کے ذریعہ علم ہوا آپ فوراً مدینہ واپس تشریف لے آئے
 اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ظاہراً آپ سے بات چیت کرنے کا اظہار کر رہے ہیں لیکن
 تلواریں باندھ کر تیار ہیں کہ جب آپ تشریف لائیں تو آپ کو قتل کر دیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ دن تک ان کا محاصرہ کیا
 اور بد عہدی کی سزائیں انہیں جلا وطنی کا حکم فرمایا۔
 (سیرت النبی شیلی صفحہ ۲۴۷-۲۴۸)

ہجرت کا پانچواں سال

نبوت کا اٹھارواں سال۔ عمر مبارک ۵۷ سال سن عیسوی 627

دومتہ الجندل کا غزوہ ہوا

حضرت زینب بنت جحشؓ بحکم خداوندی آپ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

جنہیں آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ نے طلاق دیدی تھی۔ تفصیل سورہ احزاب میں

ہے کہ متنبی کی طلاق شدہ بیوی سے نکاح کرنے پر مشرکین و منافقین اور یہودیوں نے ایک ہنگامہ

بپا کیا، قرآن مجید نے یہ قانون قرار دیا کہ متنبی کی کوئی حیثیت شریعت اسلام میں نہیں ہے۔

جمادی الاخریٰ میں مدینہ میں چاند گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نماز خسوف ادا فرمائی۔

۲ شعبان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے

اور شعبان ہی میں غزوہ بنو مصطلق پیش آیا جس کو غزوہ مرہسج بھی کہا جاتا ہے

جس میں مسلمانوں کو اللہ نے فتح عطا فرمائی

اس غزوہ میں قید ہو کر آنے والوں میں بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی حضرت جویریہ بنت حارث بن

ابی ضرارؓ بھی تھیں جن سے آپ ﷺ نے نکاح فرمایا

اور اس نکاح کی وجہ سے ۶۰۰ قیدیوں کو صحابہ نے رہا کر دیا کہ

جس خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا وہ غلام نہیں ہو سکتا

واپسی میں ایک چشمہ کے پاس انصار اور مہاجرین میں جھگڑا ہو گیا لیکن معاملہ ختم کر دیا گیا

منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول نے اس کو اور بھڑکانے کی کوشش کی

اور انصار سے کہا کہ تم ہی نے مہاجرین کی مدد کر کے اپنے برابر کر لیا ہے

اور یہ بھی کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم ان ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ (سورہ منافقون، آیت ۸)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی
 حضرت عمرؓ بھی اس وقت موجود تھے، کہا کہ حکم فرمائیں تو منافق کی گردن اڑادوں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہ چرچا پسند کرتے ہو کہ لوگ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اپنے ساتھ والوں کو قتل کر دیا کرتے ہیں۔

اس کے صاحب زادے عاشق رسول حضرت عبداللہ آئے اور کہا کہ
 اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہو تو مجھ ہی کو حکم دیں میں ابھی اس کا سر کاٹ کر لاتا ہوں
 ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو حکم دیں اور میں غیرت و محبت کے جوش میں آ کر قاتل کو قتل کر دوں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اطمینان دلایا کہ قتل کی بجائے میں اس پر مہربانی کروں گا۔
 اسی غزوہ میں تیمم کا حکم نازل ہوا۔

اسی غزوہ میں افک کا واقعہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے کا واقعہ پیش آیا
 منافقین نے اس کو خوب پھیلایا اور اس کا چرچا کیا اور مدینہ کا ماحول خراب کرنے،
 اور اہل مدینہ کے ذہن بگاڑنے کا ذریعہ بنایا جس کی زد میں کچھ صحابہ بھی آ گئے
 اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی براءت و پاکدامنی پر سورہ نور کی ۱۸ آیتیں نازل فرمایا
 تہمت لگانے والے چار افراد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸۰ کوڑے لگوائے۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ

خیبر میں آباد یہودی بنو نضیر کے سردار سلام بن ابی الحقیق، جی بن اخطب، کنانہ بن ربیع نے
 مکہ جا کر قریش مکہ کو

اور قبیلہ غطفان، اور بنو اسد اور قبیلہ بنو سلیم اور بنو سعد کو جنگ پر آمادہ کر لیا ہے

غرض ان تمام قبائل کے دس ہزار کی فوج مدینہ کی طرف بڑھی۔

(اسی لئے اس جنگ کو احزاب کہا جاتا ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا

حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کھودنے کی تجویز پیش کی

جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا

اور ۸ ذوقعدہ کو دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین کھودنے کی ذمہ داری ڈالی گئی

جو پانچ گز گہری تھی

جاڑے کے موسم میں بیس دن میں تین ہزار متبرک ہاتھوں سے خندق مکمل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہاجرین و انصار کے ساتھ اس میں شریک کار ہیں

پتھر کھودتے کھودتے اچانک ایک سخت چٹان آگئی

صحابہ نے ہر ممکن کوشش کر لی لیکن کامیابی نہ ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کدال میں چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی

اور اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا دقیصر و کسری اور یمن کے فتح ہونے کی خوشخبری سنائی

خندق کی کھدوائی کی وجہ سے اس کو غزوہ خندق کہا جاتا ہے۔

غزوہ خندق کے موقع پر دیگر کئی ایک معجزات کا ظہور ہوا۔

غزوہ خندق میں ایک مہینے تک اس سختی سے مشرکین سے محاصرہ و مقابلہ رہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر تین تین فاقے گزرے

ایک دن صحابہ نے بے تاب ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے شکم کھول کر دکھائے کہ پتھر بندھے ہوئے ہیں

لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شکم مبارک کھولا تو ایک کے بجائے دو پتھر تھے۔

اسی محاصرہ کے دوران ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام کو کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ابے زبیر! تیرے بھینکو خندق میں واقع مسجد فتح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر، منگل، چار شنبہ تین دن مسلسل دعا فرمائی اور چار شنبہ کی ظہر و عصر کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے سخت آندھی بھیجی جس کا ذکر قرآن میں یوں کیا گیا ہے مسلمانو! خدا کے اس احسان کو یاد کرو جب کہ تم پر فوجیں آپڑیں تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور فوجیں بھیجیں جو تم کو دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ (سورہ احزاب آیت نمبر ۲)

غزوہ خندق کے مشکل ترین دنوں میں جب کہ مدینہ کے باہر دشمن کی دس ہزار فوج گھات لگائے بیٹھی ہے ان نازک ترین حالات میں مدینہ کے اندر آباد یہودی قبیلہ بنو قریظہ نے بدعہدی کی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت حال کے علم کے لئے حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کو بنو قریظہ بھیجا تو یہودی قبیلہ بنو قریظہ نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ اور معاہدہ کیا چیز ہے؟ اس طرح انہوں نے مسلمانوں سے کئے گئے عہد کو توڑ دیا تو اس کا بدلہ لینا ضروری تھا غزوہ خندق سے واپسی ظہر میں ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ کی ایک جماعت نے راستہ میں عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھ لی اور صحابہ کی دوسری جماعت نے بنو قریظہ پہنچ کر ہی عصر پڑھی جب کہ عصر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ یہ معاملہ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جماعتوں کی تصویب فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ پہنچے اور ان سے معاہدہ کے بابت بات ہوئی لیکن وہ مقابلہ کا فیصلہ کر چکے تھے

غرض ان کا محاصرہ کیا گیا جو تقریباً ایک ماہ تک جاری رہا
بالآخر انہوں نے درخواست پیش کی کہ حضرت سعد بن معاذؓ جو فیصلہ کریں ہم کو منظور ہے
لہذا بنو قریظہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم قرار دیا
اور انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ انہوں نے ایک مشکل وقت میں جب کہ مسلمان باہر کے
دشمن کے خلاف برسرِ پیکار تھے انہوں نے اندرون رہ کر دغا کیا ہے اور بد عہدی کی ہے تو ان کے
لڑنے کے قابل افراد کو قتل کر دیا جائے اور ان کے مال و اسباب مسلمان لے لیں۔
ان کی عورتوں کو باندی اور بچوں کو غلام بنالیا جائے۔

تو اسی فیصلہ کے مطابق یہ یہودی قبیلہ اپنے انجام کو پہنچا۔
حضرت ابولبابہؓ سے جو ان کے قدیم حلیف تھے بنو قریظہ نے مشورہ طلب کیا اور انہوں نے اشارہ
سے کہا کہ قتل کر دیئے جاؤ گے لیکن جب انہیں اپنی اس غلطی کا احساس ہوا تو سیدھے مسجد نبویؐ گئے
اور اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا۔ ان کی توبہ قبول ہونے پر آپ ﷺ نے اپنے دست
مبارک سے انہیں کھولا۔ اس ستون کو آج بھی اسطوانہ توبہ کہا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۶۲۷)

ہجرت کا چھٹا سال

نبوت کا انیسواں سال۔ عمر مبارک ۵۸ واں سال سن عیسوی 628

مدینہ میں قحط پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں دو رکعت نماز صلوٰۃ الاستسقاء ادا فرمائی اور دعائے فرمائی۔ اسی مجلس میں بارش شروع ہوئی اور کئی دن تک جاری رہی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت زینبؓ کے شوہر ابوالعاصؓ گرفتار کر کے لائے گئے

حضرت ابوالعاص بن ربیعؓ نے اسلام قبول کیا۔ (غزوہ بدر میں قیدی ہوئے تھے)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت زینبؓ کا نکاح کا رشتہ ان سے باقی رکھا۔

یکم ذی قعدہ پیر کو عمرہ کی نیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۲۰۰ صحابہ ہمرکاب تھے۔

ذوالحلیفہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ بھی ساتھ لئے

مشرکین مکہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کی اطلاع ہو چکی تھی

انہوں نے حدیبیہ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ (اس مقام کو آج شعیبی کہا

جاتا ہے) دونوں جانب سے بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ عروہ بن مسعود شقفیؓ سفیر مکہ بن کر آئے

اور گفتگو کی اور واپس جا کر اپنی قوم سے کہا کہ

میں نے قیصر و کسری اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں

صحابہ کی یہ عقیدت اور وارفتگی کہیں نہیں دیکھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے ہیں تو سناٹا چھا جاتا ہے

کوئی شخص ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو جو پانی گرتا ہے اس پر خلقت ٹوٹ پڑتی ہے
بلغم یا تھوک گرتا ہے تو عقیدت کیش ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور چہرہ اور ہاتھوں پر مل لیتے ہیں۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۷۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خراش بن امیہؓ کو قریش کے پاس اپنی سواری دیکھ کر بھیجا
لیکن قریش نے ان کی سواری کو مار ڈالا اور ان کے ساتھ بھی یہی کچھ کرنے والے تھے دیگر قبائل
نے انھیں بچا لیا۔ قریش کا ایک دستہ حملہ آور ہوا لیکن یہ لوگ گرفتار کر لئے گئے۔ ان تمام سخت ترین
شرارتوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو بحیثیت سفیر مکہ روانہ فرمایا
قریش نے انھیں روک لیا لیکن یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ قتل کر دیئے گئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمانؓ کے خون کا قصاص لینا فرض ہے۔

یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور صحابہ سے جاں نثاری کی بیعت لی
جس کو بیعت رضوان یعنی اللہ کی خوشنودی کے لئے کی گئی بیعت کہا گیا ہے جس کا ذکر
اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح میں یوں فرمایا ہے کہ

اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے
تھے۔ (سورہ فتح آیت نمبر ۱۸)

قریش کی جانب سے سہیل بن عمروؓ قاصد بن کر آئے اور ذی قعدہ میں صلح ہوئی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کے نکات حضرت علیؓ سے املاء کروایا جس میں آپ نے محمد رسول اللہ
لکھوایا، سہیل بن عمروؓ نے کہا کہ اگر ہم آپ کو رسول ہی تسلیم کرتے تو پھر جھگڑا کیا تھا۔

آپ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ محمد رسول اللہ مٹا کر محمد بن عبد اللہ لکھو۔

حضرت علیؓ نے کہا میں ہرگز رسول اللہ نہ مٹاؤں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ کہ کہاں لکھا ہے

حضرت علیؓ نے اس جگہ پر انگلی رکھ دی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”رسول اللہ“ کا لفظ مٹا دیا اور محمد بن عبد اللہ لکھوایا

صلح کی شرطیں یہ تھیں

مسلمان اس سال عمرہ کرے بغیر واپس چلے جائیں۔

آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں اور صرف تین دن مکہ میں قیام کریں اور واپس ہو جائیں۔

ہتھیار لگا کر نہ آئیں۔

مکہ میں جو مسلمان پہلے سے مقیم ہیں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور مسلمانوں میں سے کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے تو اس کو نہ روکیں۔

کافروں یا مسلمانوں میں سے کوئی شخص مدینہ جائے تو واپس کر دیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ میں جائے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔

عرب کے قبائل کو اختیار ہوگا کہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں معاہدہ میں شریک ہو جائیں۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

مشرکین کی شرائط پر صلح کرنا صحابہ کو دشوار گزار راہ احرام کھولنے اور حلق کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں تشریف لائے، حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابہ احرام کھولنے اور حلق کرانے کے حکم پر عمل آوری نہیں

کر رہے ہیں تو حضرت ام سلمہؓ نے مشورہ دیا کہ آپ باہر تشریف لے جائیں اور ذبح و حلق کروائیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروایا تو پھر بھی صحابہ نے حلق کر کے احرام کھول دیا۔
 صلح کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو جندلؓ اور ابوبصیرؓ کو معاہدہ کی بنا واپس کر دیا۔
 (یہ دونوں حضرات ساحل سمندر پر قیام کیا نہ مدینہ گئے اور نہ مکہ واپس لوٹے)
 حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزات کا ظہور ہوا۔
 صلح کے بعد تین دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرمایا پھر روانہ ہوئے تو راستہ میں سورہ فتح
 نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ کو اللہ تعالیٰ نے کھلی فتح کہا ہے۔
 علامہ شبلی کہتے ہیں کہ اجسام کی نہیں قلوب کی فتح۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)
 اسی فتح کی ایک مثال حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ کا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں
 حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہونا ہے۔
 صلح حدیبیہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیام تمام دنیا کے کانوں میں
 پہنچانے کے لئے ذی الحجہ میں بادشاہوں کے نام ایک ہی دن چھ صحابہ کو خطوط دے کر روانہ فرمایا
 خطوط پر مہر لگانے کے لئے حضرت یعلیٰ بن امیہؓ سے انگوٹھی بنوائی
 مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا
 مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا
 مدینہ منورہ میں دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا
 ذی الحجہ میں یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ جادو کے توڑ کے لئے معوذتین
 یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھنے کا حکم ہوا۔ خواب میں فرشتوں کے ذریعہ کنویں میں چھپائے ہوئے
 جادو کا علم ہونے پر اسے نکلوا یا اور جلا دیا گیا۔
 ربیع الاول میں غزوہ بنو لحيان سے واپسی میں والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی۔

ہجرت کا ساتواں سال

نبوت کا بیسواں سال۔ عمر مبارک ۵۹ واں سال سن عیسوی 629

اس سال غزوہ خیبر ہوا جس کی تفصیل یہ ہے

مدینہ سے نکالے گئے یہودی قبائل خیبر آ کر جمع ہو گئے تھے۔

انہوں نے مسلمانوں کے خلاف مشرکین کو بھی ورغلا نا شروع کر دیا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کی شان اقدس میں اشعار کے ذریعہ ہجو کرتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان لوگوں سے معاہدہ ہو جائے

لیکن یہودی کسی طرح کسی مصالحت کے لئے تیار نہ تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم کے مہینہ میں ۱۶۰۰ صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے

قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور حملے کئے گئے لیکن فتح نہ ہوتی تھی

خیبر میں یہودیوں کے آٹھ پتھر کے قلعے تھے جن میں ۲۰ ہزار جنگجو ایسے ہتھیاروں کے

ساتھ جمے ہوئے تھے جو اسلامی لشکر کو دستیاب نہ تھے۔ (پنجمبر انقلاب ۱۵۲)

سات قلعے بہ آسانی فتح ہو گئے لیکن قلعہ قنوص مرحب کا تخت گاہ تھا

اس قلعہ کے فتح کرنے کے لئے بڑے بڑے صحابہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا لیکن وہ ناکام واپس

آئے ایک دن شام کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا

جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔

جو اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو چاہتے ہیں

صحابہ نے تمام رات اس بے قراری میں کائی کہ دیکھئے یہ تاج فخر کس کے ہاتھ آتا ہے؟
صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا علیؑ کہاں ہیں؟
حضرت علی بن ابوطالبؑ کو آشوب چشم تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی
اور فتح کا جھنڈا عنایت فرمایا

حضرت علیؑ نے پوچھا کیا کہ کیا یہود کو لڑ کر مسلمان بنائیں؟
ارشاد ہوا نرمی کے ساتھ ان پر اسلام پیش کرو۔

اگر ایک شخص بھی تمہاری ہدایت سے اسلام لائے تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔
اسی موقع پر مرحب نامی خیبر کے مشہور پہلوان کو حضرت علیؑ نے جہنم رسید کیا
قلعہ قوص ۲۰ دن کے محاصرہ کے بعد فتح ہو گیا۔

خیبر فتح ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند روز خیبر میں قیام فرمایا
حضرت صفیہ بنت حبی بن اخطبؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا
اسی قیام کے دنوں میں ایک یہودن زینب جو مرحب پہلوان کی بہن تھی
نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر ہدیہ کیا

حضرت بشر بن براءؓ اس زہریلی بکری کے کھانے سے فوت ہوئے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودن کو قصاص میں قتل کرا دیا
غزوہ خیبر کے موقع پر کئی فقہی مسائل نازل ہوئے۔

بلکہ علامہ شبلی کے الفاظ میں اسلام کی ملکی اور سیاسی حالت کا نیا دور شروع ہوا
جس میں یہ مسائل ہیں۔

پنچہ سے شکار کرنے والے پرند حرام ہوئے۔ درندے حرام کر دیئے گئے

گدھا اور خچر حرام کر دیئے گئے

چاندی سونے کا کمی بیشی سے خریدنا حرام ہوا

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۲۹۹)

متعہ حرام ہوا

کچی پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت فرمائی

خیبر ہی کے دنوں میں حضرت جعفرؓ حبشہ سے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

آمد جعفر سے مجھے خوشی ہے یا فتح خیبر سے اس کا پتہ لگانا مشکل ہے۔

ان ہی دنوں کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حبشہ میں ام المومنین حضرت ام

حبیبہ بنت ابوسفیانؓ بیوہ ہوئیں اور بڑی کسم پرسی کی زندگی گزار رہی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حبشہ کے بادشاہ کو خط لکھا کہ وہ حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح آپ سے کر دیں۔

صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال عمرہ کریں گے تو اس کے مطابق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے لئے یکم ذی قعدہ کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔

قربانی کے لئے ۶۰ اونٹ ساتھ لئے۔

ذی الحلیفہ میں عمرہ کا احرام باندھا۔

۴ ذی قعدہ کو مکہ مکرمہ پہنچے

عمرہ مکمل فرمایا اور تین دن کے قیام کے بعد مدینہ روانگی عمل میں آئی۔

اسی عمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو طواف کے ابتدائی ۳ چکر میں رمل کرنے کا حکم فرمایا

اسی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت میمونہؓ سے نکاح فرمایا

(حضرت میمونہؓ آخری ام المومنین ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا)

مکہ سے روانگی کے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت حمزہ کی بیٹی امۃ اللہ چچا چچا کہتی دوڑی آئی

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکی کو مکہ سے مدینہ لے آئے۔ حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ میں اس لڑکی کی کفالت کیلئے باہمی جھگڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حضرت جعفر بن ابوطالبؓ کی کفالت میں دیا اس لئے کہ ان کی اہلیہ اس لڑکی کی خالہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔ مقوقس، مصر و اسکندریہ کے بادشاہ نے ہدیئے و تحفے بھیجے ان میں حضرت ماریہ قبطیہؓ بھی تھیں۔ جنہیں حضورؐ نے اپنے حرم میں داخل فرمایا، آخری صاحبزادے حضرت ابراہیم انہی کے بطن سے ہیں۔ قریش مکہ، یہود خیبر کے بعد تیسرا گروہ وہ بدو تھے جو نجد کے صحرا میں خیمہ زن تھے اور رہ رہ کر لوٹ مار کی کاروائیاں کرتے رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تادیب کے لئے حملہ فرمایا جس کا نام غزوہ ذات الرقاع ہے۔

امام بخاری نے اس کا زمانہ خیبر کے بعد اسی سال بتایا ہے، غالباً ربیع الاول کا مہینہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار سو یا سات سو صحابہ کے ساتھ نجد کا رخ کیا۔ اس میں لڑائی نہیں ہوئی۔ اسی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوة خوف حالت جنگ والی نماز پڑھائی۔ غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ ایک مشرک غوث بن حارث نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں پا کر قتل کے لئے آپ پر تلوار سونت لیا اس نے پوچھا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا! نہیں، اس نے پوچھا اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ فرمایا! اللہ۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوال میں اللہ کہا تو اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر قابو پا لیا اور اس کو معاف کر دیا، جس کی بنیاد پر وہ مسلمان ہو گیا۔

ہجرت کا آٹھواں سال

نبوت کا اکیسواں سال۔ عمر مبارک ۶۰ واں سال سن عیسوی 630

صاحبزادی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا۔

جمادی الاول میں غزوہ موتہ ہوا۔

جس میں حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر بن ابوطالبؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو

یکے بعد دیگرے امیر ہونے کے حکم کے ساتھ تین ہزار صحابہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔

اور تینوں ایک کے بعد ایک شہید ہوئے۔

مقابل میں دشمن کی فوج ایک لاکھ تھی۔

ان تین صحابہ کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے کمان سنبھالی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

تشریف فرما تھے، اور جنگ کے چشم دید حالات صحابہ کو بتلاتے جاتے تھے، حضرت خالد نے کمان

سنبھالی تو آپؐ نے فرمایا کہ اب اللہ کی ایک تلوار نے کمان جنگ سنبھالی ہے۔ اس وقت سے وہ

سیف اللہ مشہور ہوئے۔

اور بڑی حکمت و دانشمندی سے مسلمان فوج کو بچا کر لے آئے۔

قریش نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی

قبیلہ خزاعہ کے چالیس افراد کا وفد فریاد لے کر مدینہ آیا کہ بنو بکر نے ان کے چند آدمیوں کو قتل کر لیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد مکہ مکرمہ بھیجا

اور تین شرطیں پیش کیں۔

مقتولوں کا خون بہا دیا جائے

قریش بنو بکر کی حمایت سے الگ ہو جائیں

اعلان کر دیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا

قرطہ بن عمر نے قریش کی زبان سے کہا کہ صرف تیسری شرط منظور ہے

لیکن بعد کو پچھتائے اور ابوسفیان کو صلح کی تجدید کے لئے مدینہ بھیجا

جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو کوئی جواب نہیں دیا

البتہ ان کی واپسی کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رازدارانہ طور پر مکہ پر حملہ کی تیاری فرمائی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی سے پہلے دعا فرمائی!

خدا یا! قریش سے جاسوسوں اور خبروں کو روک لے یہاں تک کہ میں ان کے شہر میں داخل ہو جاؤں۔

(پیغمبر انقلاب ۱۵۴)

قبولیت دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ کے قریب پہنچنے تک خبر نہ ہوئی

البتہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے ایک خط ایک باندی کے ذریعہ روانہ کیا

حضرت جبریل کے ذریعہ اس کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ و حضرت زبیرؓ کو بھیجا جنہوں نے خاخ نامی مقام پر اس باندی کو روکا

اور اس کے پاس سے وہ خط برآمد کر لیا،

حضرت حاطبؓ کی صاف گوئی اور نیت کی بنیاد پر آپؐ نے انہیں معاف فرما دیا

اور کہا کہ یہ بدری صحابی ہیں جن کے گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دئے ہیں۔

غزوہ فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا

۱۰۔ رمضان کو یہ لشکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مدینہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ ملے جو اپنے افراد خاندان کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ آپ کی ہجرت آخری ہجرت ہے جیسا کہ میری نبوت آخری نبوت ہے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۸۵)

۱۸۔ رمضان کی رات مرالظہر ان پہنچ کر لشکر نے پڑاؤ ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہر لشکری نے اپنا چولہا الگ الگ جلایا جب کہ معمول یہ تھا کہ ہر دس فوجیوں پر ایک چولہا جلایا جاتا تھا۔ اس سے مشرکین مکہ کو مرعوب و خوف زدہ کرنا اور مسلمانوں کی تعداد کی کثرت کو بتلانا مقصود تھا۔ ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء گشت کرتے ہوئے یہاں پہنچے اور گرفتار کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کئے گئے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ گرفتار ہونے کے بعد ابوسفیانؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ صبح میں مختلف حصوں سے مسلمانوں کا لشکر مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور مقابلہ پر آنے والے ایک گروہ سے لڑائی ہوئی۔

ورنہ پورا مکہ اس اچانک حملہ سے دم بخود اور اتنی بڑی جمعیت سے ہکا بکا تھا۔ ۱۹۔ رمضان المبارک جمعہ کے دن مکہ مکرمہ فتح ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کر دیا کہ

جو شخص ہتھیار ڈال دے گا

یا ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لے گا

یا دروازہ بند کر لے گا

یا احاطہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا

اس کو امن دیا جائے گا

کعبہ کے اندر ۳۶۰ بت تھے فتح مکہ کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کی طرف لکڑی کی نوک سے اشارہ کرتے جاتے

اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے جاتے تھے

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بلاشبہ باطل مٹنے ہی والا ہے
تو وہ بت منہ کے بل گرتے جاتے۔

کعبہ کی چھت پر جو بت تھا اس کو حضرت علیؓ کو اوپر چڑھا کر تڑوایا
کعبہ کے اندر کے بتوں کو نکالا گیا جس میں حضرت ابراہیم واسماعیل کی مورتیاں بھی تھیں۔

حضرت بلالؓ کو بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا حکم فرمایا
شکر اسلام کے ایک سردار سعد بن عبادہؓ نے نعرہ لگایا کہ

الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ یعنی آج خون ریزی کا دن ہے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یوں کہو

الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ یعنی آج رحم اور معاف کرنے کا دن ہے۔

آپ ﷺ نے لشکر کا علم ان سے لے کر ان کے لڑکے قیسؓ کو دے دیا۔

(پیغمبر انقلاب ۱۵۵)

آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن ایک تفصیلی خطبہ ارشاد فرمایا

اس میں یہ الفاظ ہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدُهُ، نَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا،
اس نے اپنے بندے کی مدد کی، اور دشمن کی جماعتوں کو اس نے تنہا شکست دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا!
تم لوگ مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو، سب نے بیک آواز کہا کہ آپ مہربان بھائی ہیں اور
مہربان بھائی کے صاحبزادے ہیں، اس پر حضورؐ نے ان سے فرمایا!
میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا
آج تمہارے اوپر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمومی طور پر ان سب لوگوں کی معافی کا اعلان کر دیا جنہوں نے آپ کے خلاف
سخت ترین جرائم کئے تھے۔ البتہ آپ نے سترہ افراد کے بابت فرمایا کہ وہ قتل کر دیئے جائیں خواہ
وہ کعبہ کے غلاف کے نیچے پائے جائیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن سعد (۲) عبد اللہ بن خطل (۳) فرتی (۴) قریبہ

(۵) حویرث بن نقید بن وہب (۶) مقیس بن صبابہ (۷) سارہ (۸) حرث بن ہشام

(۹) زہیر بن ابی امیہ (۱۰) عکرمہ بن ابی جہل (۱۱) ہبار بن الاسود (۱۲) وحشی بن حرب

(۱۳) کعب بن زہیر (۱۴) حارث بن طلاطل (۱۵) عبد اللہ بن زبیری

(۱۶) ہبیرہ بن ابی وہب (۱۷) ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان

ان میں سے ہر شخص متعین و معلوم شخصی جرم کی بناء پر گردن زدنی تھا، تاہم ان میں سے جس شخص نے
حاضر خدمت ہو کر اظہار ندامت کیا اور معافی مانگی یا اس کی طرف سے کسی نے معافی کی درخواست
کی اس کو آپ نے معاف فرما دیا اور داخل اسلام فرمایا۔ (پیغمبر انقلاب ۱۵۷ تا ۱۵۹)
کعبہ کی کنجی کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ کو عنایت فرمائی۔

کعبہ میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۳ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے ہیں۔

(فتح مکہ کے دن، فتح مکہ کے اگلے دن، حجۃ الوداع میں۔) (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۹۳)

مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت کی فرضیت منسوخ ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ کا گورنر مقرر کیا۔

حضرت تمیم بن اسیدؓ کے ذریعہ مکہ مکرمہ کے حدود کی تجدید کروائی۔

فتح مکہ کے موقع پر ۱۷، ۱۸، ۱۹، دن آپ نے مکہ میں قیام فرمایا۔

صفا پہاڑی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ جو لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرتے تھے، مردوں کی باری ہو چکی تو عورتوں آئیں اور بیعت کیں جن میں ہند بنت عتبہؓ بھی تھیں۔

مکہ سے بھاگے ہوئے مشرکین اور ان کا سارا زور حنین اور طائف میں تھا

خود قبیلہ ثقیف و ہوازن لڑائی کی تیاری کر رہے تھے

اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہونے کے بعد اس جانب رخ فرمایا

سامان جنگ کی ضرورت پیش آئی تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ربیعہ سے تیس ہزار درہم قرض لئے

صفوان بن امیہؓ سے سوزرہیں اور اس کے لوازمات مستعار لئے۔ (جو ابھی اسلام قبول نہیں کئے تھے)

غزوہ حنین اسی کو غزوہ ہوازن بھی کہا جاتا ہے

شوال کے مہینہ میں بارہ ہزار فوج اس سر و سامان سے غزوہ حنین میں بڑھیں کہ صحابہ کو اپنی بارہ ہزار

تعداد کی کثرت پر فخر ہوا بلکہ بعض صحابہ کی زبان سے بے اختیار یہ نکل گیا کہ

آج ہم پر کون غالب آسکتا ہے؟

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس غلط فہمی کو اس طرح دور فرمایا کہ پہلے پہل ان کے قدم اکھڑ گئے صحابہ منتشر ہو گئے، اس موقع پر قدیم الاسلام اور سابقون اولون صحابہ نے ثابت قدمی دکھائی، حضورؐ اپنے نچر سے اتر پڑے اور فرمایا!

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر صحابہ کرام پلٹے اور پھر فاتحانہ یلغار کر دی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم پر

ایک مٹھی کنکریاں لے کر کافروں کی طرف پھینکی، تو جنگ کی کاپلٹ گئی۔ (سورہ انفال، آیت ۱۷)

اس موقع پر پانچ ہزار فرشتے مدد کے لئے اترے۔

اللہ نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے

بلاشبہ اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کی اور حنین کے دن بھی

جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے لیکن وہ کچھ کام نہ آئی

اور زمین باوجود وسعت کے تنگی کرنے لگی

پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے

پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مسلمانوں پر تسلی نازل کی

اور ایسی فوجیں بھیجیں جو تم نے نہیں دیکھیں

اور کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ (سورہ توبہ آیت نمبر ۲۵-۲۶)

خدائی مدد و نصرت کے ساتھ جنگ حنین مسلمانوں نے جیتی۔

غزوہ حنین میں حاصل ہونے والا بے شمار مال غنیمت اور قیدی جعرانہ کے مقام پر جمع فرمایا۔

حنین کی شکست خوردہ فوج طائف میں جا کر پناہ گزیں ہوئی اور جنگ کی تیاریاں شروع کیں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا
 اور بیس دن تک محاصرہ رہا لیکن شہر فتح نہ ہو سکا
 غزوہ طائف میں حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے منجنيق نصب کی۔
 (یہ پہلی اسلامی توپ ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل بن معاویہؓ سے مشورہ کے بعد حکم دیا کیا کہ محاصرہ اٹھا دیا جائے
 اس موقع پر صحابہ نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بددعا دیں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی
 اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا وَاثْبِتْ بِهِمْ

اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور توفیق دے کہ میرے پاس حاضر ہو جائیں۔
 جعرانہ کے مقام پر مال غنیمت کی تقسیم فرمائی۔ جس کا واقعہ ایمان افروز اور بصیرت کشا ہے۔
 جس کی تفصیل یہ ہے۔ مال غنیمت کچھ اس طرح تھا۔

چھ ہزار قیدی

چوبیس ہزار اونٹ

چالیس ہزار سے زائد بکریاں

چار ہزار اوقیہ چاندی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کئی دن انتظار فرمایا کہ قیدیوں کے عزیز آئیں تو ان سے بات کر کے معاملہ
 طے کیا جائے لیکن کئی دن گزرنے پر کوئی نہ آیا تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا جو اس طرح ہے

ابوسفیانؓ مع اولاد	۱۳۰۰۔ ونٹ اور ۱۲۰۔ اوقیہ چاندی
حکیم بن حزامؓ	۳۰۰۔ اونٹ
نضر بن حارث بن کلدہؓ	۲۰۰۔ اونٹ
صفوان بن امیہؓ	۱۰۰۔ اونٹ
قیس بن عدیؓ	۱۰۰۔ اونٹ
سہیل بن عمروؓ	۱۰۰۔ اونٹ
حویطب بن عبد العزیؓ	۱۰۰۔ اونٹ
اقرع بن حابس تمیمیؓ	۱۰۰۔ اونٹ
عیینہ بن حصنؓ	۱۰۰۔ اونٹ
مالک بن عوفؓ	۱۰۰۔ اونٹ

ان کے علاوہ بہت سے لوگوں کو پچاس پچاس اونٹ عطا فرمائے، عام تقسیم کی رو سے فوج کے حصہ میں جو آیا وہ فی کس چار اونٹ اور چالیس بکریاں تھیں لیکن چونکہ سواروں کو تگنا حصہ ملتا تھا اس لئے ہر سوار کے حصہ میں بارہ اونٹ اور ایک سو بیس بکریاں آئیں۔

جن لوگوں پر انعام کی بارش ہوئی عموماً وہ اہل مکہ اور اکثر جدید الاسلام تھے، اس پر انصار کو رنج ہوا۔ بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو انعام دیا اور ہم کو محروم رکھا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے اب تک قریش کے خون کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ بعض بولے کہ مشکلات میں ہماری یاد ہوتی ہے اور غنیمت اوروں کو ملتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چرچے سنے، انصار کو طلب فرمایا ایک چرمی خیمہ نصب کیا گیا جس میں انصار جمع ہوئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف خطاب کیا کہ کیا تم نے ایسا کہا انصار نے کہا کہ حضور! ہمارے سر پر آوردہ لوگوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا نوخیز نوجوانوں نے یہ فقرے کہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ایک خطبہ دیا (جس کی نظیر فن بلاغت میں نہیں مل سکتی) انصار کی طرف خطاب فرما کر کہا

”کیا یہ سچ نہیں ہے کہ پہلے تم گمراہ تھے، اللہ نے میرے ذریعہ تم کو ہدایت دی تم منتشر اور پراگندہ تھے اللہ نے میرے ذریعہ تم میں اتفاق پیدا فرمایا تم مفلس تھے اللہ نے میرے ذریعہ سے تم کو دولت مند کیا“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے اور ہر فقرہ پر انصار کہتے جاتے تھے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان سب سے بڑھ کر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”تم یہ جواب دو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جب لوگوں نے جھٹلایا تو ہم نے آپ کی تصدیق کی

آپ کو جب لوگوں نے چھوڑ دیا تو ہم نے پناہ دی

آپ مفلس آئے تھے ہم نے ہر طرح کی مدد کی“

یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

”تم یہ جواب دیتے جاؤ اور میں یہ کہتا جاؤں گا کہ تم سچ کہتے ہو

لیکن اے انصار! کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ بکریاں لے کر جائیں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھر آؤ“ انصار بے اختیار چیخ اٹھے کہ

”ہم کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم درکار ہیں اکثروں کا یہ حال ہوا کہ روتے روتے داڑھیاں تر ہو گئیں“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو سمجھایا کہ مکہ کے لوگ جدید الاسلام ہیں میں نے ان کو جو کچھ دیا حق کی بنا پر نہیں بلکہ تالیف قلب کے لئے دیا۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵-۳۲۶)

حضرت حلیمہ سعدیہؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والدہ حارث بن عبد العزیٰؓ، رضاعی بہن شیماءؓ جعرانہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک بچھائی، ان کا مال ان کو واپس کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پر صحابہ نے اپنے حصہ میں آئے ہوئے ۶۰۰۰ ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا۔ ذی قعدہ کی ۱۸ کو جعرانہ سے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ ادا فرما ۱۹ ذی قعدہ کو جعرانہ سے روانگی اور ۲ ذی قعدہ کو مدینہ منورہ واپسی ہوئی۔

ام المومنین حضرت زینبؓ ام المساکین کا انتقال ہوا

(یہ دوسری زوجہ مطہرہ ہیں جن کا انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوا۔)

ذی الحجہ میں فرزند حضرت ابراہیمؓ کی ولادت ہوئی، جو حضرت ماریہ قبطیہؓ سے ہیں۔

اسی سال منبر مبارک تیار کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے اس پر کھڑے ہوئے

تو مسجد نبوی میں اونٹ کے بچہ کی رونے کی آواز آنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف

لائے اور بھور کے سوکھے تنہ کو جس سے آپؐ اب تک ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جا کر

سینہ مبارک سے چمٹا یا تب کہیں جا کر آواز آہستہ آہستہ خاموش ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو

بتلایا کہ یہ سوکھا تنہ اس جدائی کو برداشت نہ کر سکا اور اس دردِ فرقت میں رو رہا تھا لیکن میں نے اسے

کہا کہ تجھے کاٹ دیا جائے اور جنت میں حوض کوثر کے پاس تیرا ٹھکانہ بنا دیا جائے تو وہ راضی ہوا۔

اس کے رونے کی وجہ سے اس کو ستون حنّانہ کہا جاتا ہے۔

ہجرت کا نوواں سال

نبوت کا بائیسواں سال۔ عمر مبارک ۶۱ واں سال سن عیسوی 631

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکم محرم کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے عاملین کو مقرر فرمایا رجب میں نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال ہوا جس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دی کہ تمہارے نیک بھائی احممہ کا انتقال ہوا اس کے لئے مغفرت مانگو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائی۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۰۳۹) اس سال کو وفود کا سال کہا جاتا ہے۔

کیوں کہ فتح مکہ کے بعد بڑی تعداد میں قبائل و افراد مدینہ منورہ حاضر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے علامہ شامی نے ان وفود کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ بتلائی ہے (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ایلاء“ کیا۔ سورہ تحریم اسی واقعہ کے بعد نازل ہوئی۔ مورخ سیرت النبی علامہ شبلی نے اس سال کے اہم ترین واقعات کو اس طرح سمیٹا ہے توسیع نفقہ (اخراجات میں اضافہ) کے تقاضے میں تمام ازواج مطہرات شریک تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکون خاطر میں یہ تنگ طلبی اس قدر خلل انداز ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے نہ ملیں گے (اس طرح کے عہد کو ایلاء کہتے ہیں)

اتفاق یہ کہ اسی زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور دائیں پہلو اور پسندلی میں چوٹ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالا خانہ میں گوشہ نشینی اختیار کی۔

ایلاء کی مدت ایک مہینہ گذرا آپ ﷺ بالا خانہ سے اتر آئے۔
اور اسی موقع پر سورہ احزاب کی آیات نازل ہوئیں کہ
تمام ازواج مطہرات کو مطلع کیا گیا کہ دو چیزیں تمہارے سامنے ہیں
دنیا اور آخرت۔

تمام ازواج مطہرات نے اپنے اختیارات و مطالبات سے دست برداری اختیار کی
اور دامن رسالت سے وابستہ رہنا منظور کیا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۱ صفحہ ۳۳۰-۳۳۲)
حضرت غامدیہؒ کو زنا کی سزائیں سنگ سار کیا، اور نماز جنازہ پڑھائی
اور فرمایا کہ انہوں نے سچی پکی توبہ کی۔

مدینہ منورہ میں حضرت جبریل علیہ السلام کی انسانی شکل میں آمد ہوئی۔ وہ ایک ایسے انسان کی شکل
میں آئے جس کو صحابہ پہنچانے نہ تھے۔ جو انتہائی سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا، جس کے بال بہت
کالے تھے۔ جس پر سفر کی علامات بھی نہیں تھیں۔ جب وہ بیٹھا تو رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے
گھٹنے لگا کر بیٹھا اور آپ کے رانوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھ دیا۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)
اور انہوں نے کئی دینی سوالات کئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جوابات دیئے جو یہ ہیں۔

جبریل علیہ السلام: ایمان کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس سے
ملنے پر، اور اس کے رسولوں پر، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھو۔

جبریل علیہ السلام: اسلام کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز
قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو۔

جبریل علیہ السلام: احسان کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

جبریل علیہ السلام: قیامت کب برپا ہوگی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتلاتا ہوں۔ جب لونڈی اپنا آقا جنے گی۔ اور جب ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے لوگوں کے سردار بن جائیں گے۔

(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۴ حدیث نمبر ۴۵۹۱)

اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے۔ قیامت ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے جس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہا کہ اسے میرے پاس بلا لاؤ، لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں ملا، آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲ حدیث نمبر ۵۰)

ان اہم سوالات اور جوابات کی بناء پر اس حدیث کو ”ام الاحادیث“ یعنی حدیثوں کی ماں اور ’حدیث جبریل‘ و حدیث الاحسان‘ بھی کہا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لئے تعاون طلب فرمایا تو صحابہ نے والہانہ تعاون پیش کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قبائل عرب سے فوجیں اور مالی اعانت طلب کی ہر ایک قبیلہ اور فرد نے حسب استطاعت اس میں حصہ لیا

حضرت ابو بکرؓ اپنے گھر کا سارا اثاثہ لاکر خدمت اقدس میں رکھ دیا
 حضرت عمرؓ نے اپنے مال کا آدھا حصہ پیش کیا
 حضرت عثمانؓ نے دسواونٹ اور دسواوقیہ چاندی پیش کی۔
 رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل و عیال کی نگرانی کے لئے حضرت علیؓ کو مدینہ میں رہنے کا حکم فرمایا۔
 انہوں نے کہا کہ کیا آپ مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔
 ارشاد ہوا کہ اے علیؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو
 موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۱ صفحہ ۱۹۷)
 غزوہ تبوک رجب ۹ ہجری، نومبر ۶۳۵ عیسوی میں ہوا۔
 عسائی خاندان قیصر روم اور قبیلہ نخم، جذام وغیرہ کی فوج کے ساتھ مدینہ پر حملہ کی اطلاع
 رسول اللہ ﷺ کو ملی سوء اتفاق کہ مدینہ میں سخت قحط اور شدت کی گرمیاں تھیں
 اعلان نبوی پر صحابہ تو کمر بستہ ہو گئے لیکن منافقین ایک دوسرے سے کہتے تھے
 لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ کہ گرمی میں نہ نکلو (سورہ توبہ، آیت ۸۱)
 ۸۲ منافقین نے غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے حیلے بہانے کر کے پیچھے رہ گئے۔
 ۳۰ ہزار صحابہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے۔
 راستہ میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی بستی اور ان کے مکانات جو پہاڑوں کو تراش کر
 بنائے گئے تھے بھی آئے
 آپ ﷺ نے حکم دیا کہ کوئی شخص یہاں قیام نہ کرے۔ نہ پانی پیئے اور نہ کسی کام میں لائے۔
 آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے سروؤں کو ڈھک دو،
 اور روتے ہوئے جلد سے جلد اس بستی سے گزر جاؤ۔

آسان سیرت النبی ﷺ (137)

تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۰ دن قیام فرمایا۔
رومیوں کی لشکر کشی کی خبر جھوٹی ثابت ہوئی۔ البتہ قرب و جوار میں اسلام کی دعوت پہنچی۔
تبوک میں ایک نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مختصر اور نہایت جامع خطبہ دیا
جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ہر ایک کلام صدق میں بڑھ کر اللہ کی کتاب ہے۔
سب سے بڑھ کر بھروسے کی بات تقویٰ کا کلمہ ہے۔
سب ملتوں سے بہتر ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔
سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔
سب باتوں پر اللہ کے ذکر کو شرف ہے۔
سب بیانات سے پاکیزہ تر یہ قرآن ہے۔
بہترین کام اولوالعزمی کے کام ہیں۔
کاموں میں بدترین کام وہ ہے جو دین میں نیا نکالا گیا ہو۔
انبیاء کی روش سب روشوں سے خوب تر ہے۔
شہیدوں کی موت، موت کی سب قسموں سے بڑھ کر ہے۔
سب سے بڑھ کر اندھا پن وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے بعد ہو جائے۔
اعمال میں وہ اچھا ہے جو نفع بخش ہو۔
بہترین روش وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔
بدترین اندھا پن دل کا اندھا ہونا ہے۔
دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

تھوڑا اور مختصر مال اس بہتات سے اچھا ہے جو غفلت میں ڈال دے۔
 بدترین معذرت یعنی توبہ وہ ہے جو جان کنی کے وقت کی جائے۔
 بدترین شرمندگی وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگی۔
 بعض جمعہ کو آتے ہیں مگر دل پیچھے لگے ہوتے ہیں۔
 ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کرتے ہیں۔
 سب گناہوں میں بڑا جھوٹی زبان ہے۔
 سب سے بڑی مالداری، دل کی مالداری ہے۔
 سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے۔
 دانائی کا خلاصہ یہ ہے کہ دل میں خدا کا خوف ہو۔
 دل نشین ہونے کے لئے بہترین چیز یقین ہے۔
 شک پیدا کرنا کفر کی شاخ ہے۔
 مردہ پر رونا جاہلیت کا کام ہے۔
 چوری کرنا عذاب جہنم کا سامان ہے۔
 نشہ کرنا آگ میں جلنا ہے۔
 شعر شاعری ابلیس کا حصہ ہے۔
 شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔
 بدترین روزی یتیم کا مال کھا جانا ہے۔
 سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑتا ہے۔
 اصل بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بد بخت ہو۔

عمل کا سرمایہ اس کا بہترین انجام ہے۔

بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہو۔

جوبات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے۔

مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ مومن کو قتل کرنا کفر ہے۔ مومن کی غیبت کرنا اللہ کی نافرمانی ہے۔

مومن کا مال دوسرے پر ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اس کا خون

جو خدا سے بے نیازی کرتا ہے اللہ اس سے بے نیاز ہے۔

جو کسی کے عیب چھپاتا ہے اللہ اس کے عیب چھپاتا ہے۔

جو لوگوں کو معاف کرتا ہے اللہ اسے معاف کرتا ہے۔

جو غصہ پی جاتا ہے اللہ اسے اجر دیتا ہے۔

جو نقصان پر صبر کرتا ہے اللہ اسے اجر دیتا ہے۔

جو شہرت چاہتا ہے اللہ اسے رسوا کرتا ہے۔

جو صبر کرتا ہے اللہ اسے بڑھاتا ہے۔

جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اسے عذاب دیتا ہے۔

پھر تین مرتبہ استغفار پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ کو ختم کر دیا۔

(رحمۃ للعالمین جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۱)

۳ صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع بھی پیچھے رہ گئے تھے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ۵۰ دن مقاطعہ کیا بالآخر ان تینوں کی توبہ قبول ہو گئی۔

جس کا ذکر سورہ توبہ آیت ۱۱۸ میں ہے۔

منافقین نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، کفر کرنے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانے، اور پس پردہ سازش

رچانے کے لئے قبائ کے علاقہ میں ایک مسجد بنائی اور آپ ﷺ سے افتتاح کرنے کی خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو اس سے مطلع فرمایا کہ آپ وہاں نہ جائیں۔ اس کو قرآن نے مسجد ضرار کا نام دیا ہے۔ جس کے بعد مسجد ضرار کا انہدام عمل میں آیا (سورہ توبہ آیات ۱۰۷ تا ۱۱۰) حج فرض ہوا۔ اس سال آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحج بنا کر روانہ فرمایا اپنی جانب سے قربانی کے ۲۰ اونٹ روانہ فرمائے۔

سورہ براءت کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مکہ روانہ فرمایا جنہوں نے حج میں ان آیات کا اعلان مقامات حج میں فرمایا۔

ذی قعدہ میں عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کا انتقال ہوا جو کہ منافقین کا سردار تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی،

اور اس کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ کی خواہش پر جو بچے مسلمان تھے، اپنا قمیص کفن کے لئے عنایت فرمایا اور قبر میں اتارا، اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر ۱۰۰۰ منافق تائب ہوئے۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے یا ان کی قبر پر ٹھہر کر دعا کرنے سے صراحت کے ساتھ منع فرمایا۔ (سورہ توبہ ، ۸۴)

شعبان میں آپ ﷺ کی صاحب زادی حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہوا۔

آپ ﷺ نے رمضان المبارک میں ۲۰ دن کا اعتکاف فرمایا۔

جب کہ معمول مبارک ہر رمضان میں ۱۰ دن اعتکاف کا تھا

حضرت جبریل علیہ السلام حسب معمول رمضان میں آئے اور قرآن مجید کا دور کیا

کعب بن زہیر کے قصیدہ (بانت سعاد) پر خوش ہو کر آپ ﷺ نے اپنی ردائے مبارک عنایت

فرمائی۔ (اسی لئے ان کے قصیدے کو قصیدہ بردہ شریف کہا جاتا ہے)

ہجرت کا ۱۰واں سال،

نبوت کا تیسواں سال۔ عمر مبارک ۶۲واں سال سن عیسوی 632

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع کے لئے مدینہ منورہ سے روانگی ۲۵ ذیقعدہ کو شنبہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان ہوئی۔

ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز قصر ادا فرمائی۔

۴ ذی الحجہ یکشنبہ کو صبح مکہ مکرمہ پہنچے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہؓ بھی تھیں
قربانی کے لئے ۱۰۰ اونٹ لئے۔

سفر حجۃ الوداع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حجامہ لگوایا
مکہ مکرمہ پہنچ کر مناسک عمرہ پورے فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن فرمایا اور
صحابہ کو حکم دیا کہ وہ عمرہ مکمل کر کے حلق کر لیں یعنی وہ حج تمتع کریں

۵، ۶، ۷ ذی الحجہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں قیام فرمایا

۸ ذی الحجہ جمعرات کو بعد فجر مکہ سے منی روانگی عمل میں آئی

منی میں مسجد خیف میں قیام فرمایا

۹ ذی الحجہ جمعہ کو عرفات میں ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامت سے ادا فرمائی

نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

عرفات میں خطبہ کے بعد غروب آفتاب تک دعا میں مشغول رہے

تکمیل دین کا اعلان فرمایا اور صحابہ سے تبلیغ دین کے بارے میں پوچھا
 مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا فرمائی
 مزدلفہ میں فجر کے بعد دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا
 منی پہنچے اور بڑے جمرہ کو ۷ کنکریاں ماریں
 کنکریاں مارنے کے بعد منی میں تیسرا خطبہ ارشاد فرمایا
 ۶۳، اونٹوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے فرمائی
 ۷۳، اونٹوں کی قربانی حضرت علیؓ کو کرنے کا حکم فرمایا
 سر مبارک کا حلق کروایا اور احرام کھول دیا
 ۱۰ ذی الحجہ کو ظہر کے وقت طواف زیارت کے لئے مکہ تشریف لائے
 طواف زیارت اور سعی سے فارغ ہو کر منی واپس ہوئے
 ۱۱ ذی الحجہ اتوار کو تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریں
 ۱۲ ذی الحجہ پیر کو تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریں
 ۱۳ ذی الحجہ منگل کو تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریں
 چہار شنبہ کو طواف و داع کیا اور مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

حجۃ الوداع میں دیئے ہوئے خطبات

واضح رہے کہ حجۃ الوداع میں مختلف مقامات پر آپ ﷺ نے کئی خطبے ارشاد فرمائے ہیں۔
 آپ ﷺ نے اس حج میں تین دفعہ خطبہ دیا۔ (سیرت النبی، شبلی نعمانی جلد ۲ صفحہ ۹۴)
 ”یہ خطبات درحقیقت اسلامی تعلیمات کا لب لباب ہیں اور انسانیت کے لئے منشور کا درجہ رکھتے
 ہیں۔“ (محمد رسول اللہ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا!

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو

اللہ ہی کی عبادت کرو

لوگو! تمہارے خون، مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ

تمہارے لئے آج کا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والا ہے۔

لوگو! کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

جس کسی کے پاس کوئی امانت ہے وہ اسے اس کے مالک کو لوٹا دے۔

جاہلیت کے زمانے کا سود ختم کر دیا گیا،

پہلا سود اپنے خاندان کا میں مٹاتا ہوں، یہ سود میرے چچا عباس بن عبدالمطلبؓ کا ہے۔

مگر تمہیں اپنے سرمایہ پر حق حاصل ہے۔

نہ تم ظلم کرو گے اور نہ ظلم برداشت کرو گے

جاہلیت کے قتل کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں

جاہلیت کی تمام رسوم کو ختم کرتا ہوں،

سوائے کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے۔

جان بوجھ کر قتل کرنے کا قصاص لیا جائے گا

قتل غیر عمد میں سواونٹ دیت مقرر ہے جو اس سے زیادہ طلب کرے گا

وہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سے ہوگا

لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

اما بعد: لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی پوجا کی جائے گی۔

مگر اپنے دین کے معاملات میں شیطان سے ہوشیار رہو۔

نسیء یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کرنا، کفر ہے۔

خدا کے نزدیک صرف بارہ مہینے ہیں

ان میں سے چار مہینے ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، اور رجب حرمت والے مہینے ہیں۔

لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

اما بعد: لوگو! تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے

اور ان پر تمہارا حق ہے۔

لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

لوگو! تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اور کسی شخص کے لئے دوسرے بھائی کی اجازت

اور مرضی کے بغیر اس کی جائیداد پر قبضہ کرنا خلاف قانون ہے۔

لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

پس میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اس پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے

پہلی چیز ہے۔ اللہ کی کتاب

دوسری چیز ہے۔ میری سنت۔

لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔

تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔

کسی عرب کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر، کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔
لوگو! سنتے ہو، کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟
اس پر لوگوں نے جواب دیا۔ ”ہاں یا رسول اللہ“ تو آپ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا
جو لوگ یہاں ہیں وہ یہ تمام باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔
اے لوگو! خدا نے ہر وارث کا حصہ وراثت متعین کر دیا ہے
کسی ایک وارث کے لئے وصیت کرنا خلاف قانون ہے۔
وارثین کے علاوہ کسی کے حق میں جائیداد کی ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنا قانون کے منافی ہے۔
بچے بستر کے مالک (شوہر) کی ملکیت ہیں۔
اور زانی کے لئے صرف سنگساری کی سزا ہے۔
جو کوئی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے اپنا نسب ظاہر کرتا ہے
اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔
السلام علیکم

ابن سعد کی روایت کے مطابق حضور کے خطبہ میں دو جملے یہ بھی شامل تھے
لوگو! سنو اور عمل کرو

اگر تمہارا کمانڈر کسی نکلے حبشی کو بھی مقرر کر دیا جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے
تمہارے غلام، تمہارے غلام
انہیں وہی کھانے کو دو جو تم خود کھاتے ہو
انہیں ویسا ہی لباس پہناؤ جیسا تم خود پہنتے ہو،
اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جسے تم معاف کرنا نہ چاہو تو انہیں فروخت کر دو مگر ان پر تشدد نہ کرو۔

یہ خوشخبری بھی سنائی کہ

اللہ فرماتا ہے ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے اسلام ہی کو بطور دین پسند کیا ہے“ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۳)
(محمد رسول اللہ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۹)

لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔
لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور نبی آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت آئے گی۔
خوب سن لو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو،

پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو،
سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو،
اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو،
اللہ کے گھر کعبہ کا حج، بجالاؤ،

اور اپنے حکام و ذمہ داروں کی اطاعت کرو،
جس کا بدلہ یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو گے۔
لوگو! قیامت کے دن تم سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا
مجھے ذرا بتاؤ کہ تم کیا جواب دو گے؟

سب نے کہا!

ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ
آپ ﷺ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دیئے
آپ ﷺ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا

(147) آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھوٹے کھرے کے بارے میں اچھی طرح بتا دیا۔
اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی انگلی اٹھائی اور
انگلی آسمان کی طرف کی ہوئی تھی

اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے کہا کہ

اے اللہ! تو گواہ رہ

اے اللہ! تو گواہ رہ

اے اللہ! تو گواہ رہ۔ تین مرتبہ فرمایا

(رحمۃ للعالمین ، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ، جلد ۱ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۰)

قرض ادا کیا جائے۔

ادھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔

ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو۔

کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔

حج کے مسائل سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے۔

ابتداء میں جب خدا نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا زمانہ پھر پھر آج اسی نقطہ پر آ گیا۔

سن لو! مجرم اپنے جرم کا ذمہ دار ہے۔

سن لو! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں۔

سن لو! بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

(سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی جلد ۲ صفحہ ۹۱ تا ۱۰۰)

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴ ذی الحجہ کو حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے۔
 روانگی کے وقت حضرت عائشہؓ کو ان کے حقیقی بھائی عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کے ساتھ تنعمیم کے مقام سے عمرہ
 کرنے کا حکم فرمایا چونکہ وہ اپنے ایام کی وجہ سے معذور تھیں۔ یہ واقعہ چہار شنبہ کی رات کا ہے۔
 ۱۸ ذی الحجہ اتوار کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ واپس ہو رہے تھے تو غدیر خم ایک
 مقام ہے وہاں نماز ظہر ادا فرمائی۔ حضرت بریدہ بن حصیب اسلمیؓ یا حضرت بریرہؓ نے حضرت علیؓ
 بن ابوطالبؓ کی حضور سے کچھ شکایت کی۔ جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا۔
 اس خطبہ میں اہل بیت کے مقام کے ساتھ ساتھ حضرت علیؓ کے مقام اور مرتبہ کو واضح فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مسلمان کا ولی ہوں۔
 پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا!
 میں جس کا ولی ہوں علیؓ اس کا ولی ہے۔

الہی! جو شخص علیؓ کو دوست سمجھے تو اسے دوست بنا اور جو ان سے عداوت کرے تو اس سے عداوت
 رکھ۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی کہ آپ تمام مومنوں کے
 مولیٰ ہو گئے۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۸)

سہ شنبہ ربیع الاول میں آپ کے صاحب زادے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا
 حضرت ابراہیمؓ کے وفات کے دن مدینہ منورہ میں سورج گھٹن ہوا
 لوگوں نے اس کو صاحب زادے کی وفات سے جوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں،
 یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔
 ذی الحجہ کے بقیہ دن مدینہ منورہ میں گذرے۔

محرم، صفر اور ربیع الاول یعنی حیات طیبہ کے آخری ۷۲ دن

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

ہجرت کا ۱۱ واں سال،

نبوت کا تیسواں سال۔ عمر مبارک ۶۳ واں سال سن عیسوی 632

اس سال یعنی محرم کے مہینہ سے انتقال تک کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم واقعات یہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری وفد قبیلہ نخع کا تھا اس کی آمد ہوئی۔

۲۶ صفر، دو شنبہ کو جہاد روم کا حکم فرمایا اور اپنے دست مبارک سے پرچم تیار کیا

اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو لشکر کا امیر و قائد بنایا اور پرچم ان کے حوالے کیا۔

اس کے ایک دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت اچانک ناساز ہوئی

لیکن اس بیماری کی حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لائے

اور ایک خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا کہ

لوگو! اسامہؓ کے لشکر کو بڑھاؤ اور اس میں جا کر ملو۔

۲۸ صفر چہار شنبہ کو قبرستان بقیع تشریف لے گئے اور دیر تک دعائے مغفرت فرمائی۔

اسی طرح شہدائے احد کی زیارت کی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

اور یہاں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔

۳۰ صفر، چہار شنبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کا آغاز ہو۔

اور اکثر اصحاب سیر کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی مدت ۱۳ دن ہے۔

مرض الوفات میں ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہؓ کے ہاں آ گئے

۵ ربیع الاول، پیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے ہاں آ گئے اور وفات تک یہیں رہے۔

مرض وفات کے دنوں کے واقعات کچھ اس طرح ہیں۔
 ایک دن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا، میں نے چھو کر کہا یا رسول اللہ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! مجھے دو آدمیوں جتنا بخار رہتا ہے۔
 میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجر بھی دہرا ملتا ہے؟
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بالکل۔ اور فرمایا!
 اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے
 بخدا دنیا کے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے
 جیسے موسم خزاں میں درخت پتوں سے صاف ہو جاتا ہے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۷)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت پیدا ہوئی تو 'جرف'
 سے میرے ہمراہ کئی لوگ مدینہ آ گئے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کے لئے آیا تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے، بات نہ کرتے تھے، آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے، پھر اپنے چہرہ مبارک
 پر پھیر لیتے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

اس آخری ہفتہ میں حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ معمول والی دعا جو بیماری کی حالت
 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، مرض الوفا کے دنوں میں انہوں نے پڑھا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں پر دم کر کے چاہا کہ جسم اطہر پر ہاتھ پھیریں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہاتھ ہٹائے اور فرمایا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی
اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملا۔

(رحمۃ للعالمین، قاضی سلیمان منصور پوری جلد ۱ صفحہ ۳۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہار شنبہ کی مغرب کی نماز کی امامت فرمائی۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی آخری نماز ہے۔

مغرب کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہٴ مرسلات تلاوت فرمائی۔

عشاء کی تیاری فرمائی، تین مرتبہ بے ہوش ہوئے، حضرت ابوبکرؓ کو امامت کرنے کو فرمایا۔

چہار شنبہ کی عشاء، جمعرات کی فجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بناء پر حضرت ابوبکرؓ نے امامت فرمائی۔

وفات سے چار دن پہلے یعنی جمعرات کو فرمایا کہ دوات کاغذ لاؤ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت لکھوانے کا ارادہ فرمایا لیکن بعد میں اس کی ضرورت محسوس نہ فرمائی۔

اس موقع پر یہ وصیتیں فرمائیں۔

کوئی مشرک عرب میں رہنے نہ پائے۔

سفراء کا اسی طرح احترام کیا جائے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دستور تھا۔

(سیرت النبی شبلی، جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

جمعرات کی ظہر میں مسجد تشریف لائے، حضرت ابوبکرؓ امامت کر رہے تھے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد وہ مقتدی ہو گئے۔

(یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں پڑھی گئی آخری نماز تھی)

ظہر کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ بیٹھ کر دیا۔ جس میں فرمایا کہ

اللہ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار عطا فرمایا ہے کہ چاہے تو وہ دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے

یا اللہ کے پاس آخرت میں جو کچھ ہے اس کو قبول کرے۔
لیکن اس بندہ نے اللہ ہی کے پاس کی چیزیں قبول کیں۔

(یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ رو پڑے، لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے بارے میں بتاتے ہیں اور یہ ہیں کہ رو رہے ہیں، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ بات کی تہہ تک پہنچ چکے تھے اور یہ کہ وہ رازدار نبوت ہیں۔) (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

فرمایا! سب سے زیادہ میں جس کی دولت اور صحبت کا ممنون ہوں وہ ابو بکرؓ ہیں۔

فرمایا! میں انصار کے معاملہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں

عام مسلمان بڑھتے جائیں گے لیکن انصار اس طرح کم ہو کر رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک۔

وہ اپنی طرف سے اپنا فرض ادا کر چکے اب تمہیں ان کا فرض ادا کرنا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ہماری درخواست پر وصیت فرمائی کہ مہاجرین میں سے جو سابقین اولین ہیں میں تمہیں ان کے ساتھ اور ان کے بعد ان کی اولاد کے ساتھ اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

(عن ابن عباسؓ، صحیح بخاری حدیث نمبر ۹۲۷) (حیۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۵)

(کچھ لوگوں نے حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر بنانے پر اعتراض کیا تھا)

فرمایا! اگر اسامہؓ کی سرداری پر تم کو اعتراض ہے تو اس کے باپ زیدؓ کی سرداری پر بھی تم معترض تھے۔

خدا کی قسم! وہ اس منصب کا مستحق تھا۔

اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اب اس کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

فرمایا! حرام و حلال کی نسبت میری طرف نہ کی جائے۔

میں نے وہی چیز حلال کی ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کی ہے۔

اور وہی چیز حرام کی ہے جو خدا نے حرام کی ہے۔

فرمایا! اے پیغمبر خدا کی بیٹی فاطمہؓ!

فرمایا! اور اے پیغمبر خدا کی پھوپھی صفیہؓ!

خدا کے ہاں کے لئے کچھ کر لو، میں تمہیں خدا سے نہیں بچا سکتا۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹)

نماز کی تاکید اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی

مسجد نبویؐ میں کھلنے والے سارے دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا

لیکن حضرت ابوبکرؓ کے دروازے کو کھلا رکھنے کی اجازت دی،

اور فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے

اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کی جگہ بنا لیا۔

جمعرات کی عصر، مغرب، عشاء، آپ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں امامت فرمائی

جمعہ کی فجر، جمعہ، عصر، مغرب، عشاء، آپ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں امامت فرمائی

ہفتہ کی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، آپ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں امامت فرمائی

اتوار کی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، آپ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں امامت فرمائی

پیر کی فجر کی نماز آپ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں امامت فرمائی

اسی مرض الوفا میں آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو بلا بھیجا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

حضرت فاطمہؓ آئیں تو دو مرتبہ ان کے کان میں سرگوشی فرمائی،

پہلی مرتبہ سیدہ روپڑیں اور دوسری مرتبہ ہنس پڑیں۔ پہلی میں اپنی وفات کی خبر

دوسری میں اہل و عیال میں سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے انتقال کی خبر دی۔

(جامع ترمذی، ۲/۳۸)

اسی مرض کے زمانے میں ۴۰ غلام آزاد فرمائے۔

وفات سے تین دن پہلے ملک الموت آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح قبض کرنے کی اجازت لی۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال صفحہ ۳۸۳)

جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار کو کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہیں لائے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن و گمان کے موافق ہوتا ہوں

اور میرے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

عین بے چینی کی حالت میں کبھی چادر منہ پر ڈال لیتے اور کبھی گرمی سے گھبرا کر الٹ دیتے۔
آہستہ سے یہ فرمایا!

یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا ہے۔

(رحمت عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۳۱)

موطا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کلام کے بارے میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو، جزیرہ عرب میں دو دین (یہودیت و نصرانیت) باقی نہ
رہیں۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

اسی حالت میں یاد آیا کہ حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی تھیں۔

دریافت فرمایا کہ عائشہ! وہ اشرفیاں کہاں ہیں؟

کیا محمدؐ خدا سے بدگمان ہو کر ملے گا؟

جاؤ ان کو خدا کی راہ میں خیرات کر دو۔ (رحمت عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۳۱)

مرض میں زیادتی اور کمی ہوتی رہتی تھی جس دن وفات ہوئی یعنی پیر کے دن بظاہر طبیعت ہلکی تھی۔ حجرہ مبارک، مسجد سے ملا ہوا تھا۔ پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ فجر کی نماز میں تھے۔

تھوڑی دیر تک اس نظارہ کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۱ صفحہ ۳۳۶) دیکھ کر مسکرا دیئے کہ خدا کی زمین میں آخر وہ گروہ پیدا ہو گیا جو رسول کی تعلیم کا نمونہ بن کر خدا کی یاد میں لگا ہے۔ صحابہ نے آہٹ پا کر خیال کیا کہ آپ ﷺ باہر آنا چاہتے ہیں، خوشی سے صحابہ بے قابو ہو چلے تھے اور قریب تھا کہ نمازیں ٹوٹ جائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے جو امام تھے، چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن آپ ﷺ نے اشارہ سے روکا، اور حجرہ کے اندر ہو کر پردہ چھوڑ دیا، کمزوری اتنی تھی کہ آپ ﷺ پردہ بھی اچھی طرح نہ چھوڑ سکے۔ یہ سب سے آخری موقع تھا جس میں عام مسلمانوں نے حضور ﷺ کو ان کی زندگی میں دیکھا۔ (رحمت عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۳۲)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نزع کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمومی وصیت تھی

الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھو۔

یہ الفاظ آپ ﷺ کے حلق میں متردد تھے اور زبان سے صاف ادا نہ ہو رہے تھے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو نزع کی حالت میں دیکھا کہ

آپ ﷺ کے پاس پیالہ میں پانی تھا

آپ ﷺ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرے پر پھیرتے اور فرماتے!

اے اللہ! موت کی سختیوں میں میری اعانت فرما۔ (حوالہ سابق)

دن جیسے جیسے چڑھتا جاتا تھا، آپ ﷺ پر بار بار غشی طاری ہو رہی تھی،

حضرت فاطمہ الزہراءؑ یہ دیکھ کر بولیں، ”ہائے میرے ابا کی بے چینی“

آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا!

”تمہارا باپ آج کے بعد پھر بے چین نہ ہوگا“ (رحمت عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۳۲)

رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں اولین میں حضرت ابوبکرؓ ہیں

اور آپ ﷺ کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہا کرتی تھیں کہ

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا انعام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری باری کے دن، میرے گھر میں،

میرے سینے اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا۔

اور وفات کے دن اللہ تعالیٰ نے میرے اور ان کے لعاب دہن کی آمیزش کر دی

وہ یوں کہ میرے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکرؓ مسواک لئے ٹیجا رواری کے لئے آئے

میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کا سہارا دئے ہوئے تھی، میں نے دیکھا تو

آپ ﷺ عبدالرحمن کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں، میں تاڑ گئی کہ

آپ ﷺ مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ ﷺ کو دوں تو سر کے

اشارے سے ہاں کہا، میں نے وہ نرم کر دی اور آپ ﷺ نے دندان مبارک پر پھیرا

آپ ﷺ کے سامنے ایک برتن میں پانی تھا

آپ ﷺ پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے

‘لا الہ الا اللہ’

اور آپ کی زبان مبارک پر بَلِّ الرَّفِیقِ الْأَعْلٰی فِی الْجَنَّةِ کے کلمات مبارک تھے

اور اسی ورد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۱۲ ربیع الاول پیر کو فجر کے بعد ظہر سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی تو حجرہ معطر ہو گیا

میں نے اس سے بہتر خوشبو کبھی نہیں پائی۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جس روز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس روز میں نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ میں ہاتھ سے کھاتی پیتی رہی اور وضو کرتی رہی

کئی ہفتہ تک میرے ہاتھ سے خوشبو نہ گئی۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

”وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر مدینہ منورہ میں عام ہوئی۔

حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو

وہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اپنے رب سے ملاقات کے

لئے گئے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تھے۔

حضرت ابو بکرؓ سے غمگین تشریف لائے، حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر تین بو سے دئے

اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان۔

اور مسجد تشریف لا کر خطبہ دیا جس میں قرآنی آیات پڑھیں۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۴۴)

جس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر تھی کہ
تمام صحابہ کو رسول اللہ ﷺ کے انتقال کا یقین ہو گیا۔
رسول اللہ ﷺ کے شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے اس موقع پر کہا۔

وَهَلْ عَدَلْتُ يَوْمَ مَا رَزِيَّتْ هَالِكٍ
رَزِيَّتْ يَوْمَ مَاتَ فِيهِ مُحَمَّدٌ ﷺ
کیا کبھی کسی فوت ہونے والے کی مصیبت،

اس مصیبت کے ہم پلہ ہوئی جس روز محمد ﷺ انتقال فرمائے۔
ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں ”ہائے وہ مصیبت کہ سب مصائب پہنچ ہو جاتے ہیں جب ہم
آپ ﷺ کی وفات کا رنج و الم یاد کرتے ہیں“ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۸۷)
حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ
ہائے میرے پیارے والد! خدا کی دعوت حق کو قبول کر گئے،
ہائے میرے پیارے والد! جن کا مقام جنت الفردوس ہے،
ہائے میرے پیارے والد! ہم جبریل کو ان کی وفات کی خبر دیں گے۔
(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلبؓ نے اس حادثہ کا تذکرہ یوں کیا۔

لَقَدْ عَظُمَتْ مُصِيبَتُنَا وَجَلَّتْ
عَشِيَّةٌ قِيلَ قَدْ قُبِضَ الرَّسُولُ
وَذَلِكَ أَحَقُّ مَا سَأَلْتُ عَلَيْهِ
نُفُوسُ النَّاسِ أَوْ كَرُبْتُ تَسِيلُ

أَفَاطِمُ إِنِّي جَزَعْتُ فَذَاكَ عَذْرُ
وَأَنَّ لَكُمْ تَجَزَعِي ذَاكَ السَّبِيلُ
فَقَبْرُ أَبِيكَ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرِ
وَفِيهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُولُ

اس وقت ہماری مصیبت بے پایاں ہو گئی جب کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ یہ حادثہ فاجعہ اس سے زیادہ مستحق ہے کہ اس پر لوگوں کا دم نکل جائے یا اس کے قریب نوبت پہنچ جائے۔ اے فاطمہؑ اگر آپ جزع فزع کریں تو یہ عظیم عذر ہے، اگر جزع فزع نہ کرو اور صبر کرو تو یہی اچھا طریقہ ہے۔ آپ کے والد محترم کی قبر کائنات کے قبروں کی سردار ہے، اور اس میں عالم کے سردار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں۔

پیر کے دن سقیفہ بنو ساعدہ میں انصاری صحابہ کے مجمع میں حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ کی حیثیت سے بیعت لی گئی۔ دوسرے دن مسجد نبوی میں تمام مہاجر و انصاری صحابہ نے بیعت کی۔ منگل کے دن ظہر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباسؑ، اور ان کے دو بیٹے حضرت فضلؑ و قثمؑ اور حضرت علیؑ، حضرت اسامہ بن زیدؑ، اور حضرت صالحؑ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دیا۔ حضرت ابو طلحہ بن سہل انصاریؑ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد اور بغلی قبر بنائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی (یمنی) سفید چادروں میں کفن دیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ فردا فردا پڑھنا ایک متفق علیہ مسئلہ ہے۔

ملائکہ، اہل بیت، انصاری و مہاجرین صحابہ حتیٰ کہ بچے، غلام، کنیز تک نے نماز جنازہ پڑھی۔

جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین عمل میں آئی یعنی موجودہ روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم۔
 پیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح نے پرواز کی
 منگل کو غسل و تکفین و نماز جنازہ ہوئی

مغرب سے چہار شنبہ شروع ہوا تو رات میں تدفین عمل میں آئی۔
 قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت علیؓ، حضرت فضلؓ، حضرت قثمؓ، حضرت شقرانؓ، حضرت اوس بن
 خویؓ انصاری اترے۔ اور جسد اطہر کو قبر مبارک میں اتارا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(خلاصہ از سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۲ تا ۲۰۱)

(خلاصہ از رسول کریم کے آخری ایام، نظام الدین مغربی صفحات ۷۸)

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوب سبحانی

سلام اے فخر موجودات، فخر نوع انسانی

سلام اے ظل رحمانی، سلام اے نور یزدانی

ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

تری صورت، تری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ

تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نزول قرآن۔ نبوت کے کس سال کوئی سورت نازل ہوئی۔

- ۱ نبوت کا پہلا سال
العلق، القلم، المزمل، المدثر
- ۲ نبوت کا دوسرا سال
الاعلیٰ، التکویر، القيامة، الاخلاص، الفیل، قریش،
الفجر، التین، اللہب، الفلق، الناس
- ۳ نبوت کا تیسرا سال
الشمس، الضحیٰ، الانشراح، البلد، الطارق، البروج، عبس، الفاتحہ،
الشعراء، الطور، الذاریات، القاشیہ، العادیات، التکاثر۔
- ۴ نبوت کا چوتھا سال
الفرقان، النمل، سبا، فاطر، النجم، القمر،
الرحمان، الواقعہ، الملک، الحاقہ، المعارج
- ۵ نبوت کا پانچواں سال
المرسلات، الدھر، نوح، ص، طہ، مریم، الماعون، الکوتر،
- ۶ نبوت کا پانچواں و چھٹواں سال
الصافات، جزء حم سجدہ، یس

- ۷ نبوت کا ۶ واں سال۔
النباء، العصر، التطفیف، الانفطار، الکافرون،
- ۸ نبوت کا ۷ واں سال۔
النازعات، الانشقاق، الروم
- ۹ نبوت کا ۷ واں سال۔
القارعة، الانبیاء،
- ۱۰ نبوت کا ۸ واں سال
القدر، البینة، الهمزة،
- ۱۱ نبوت کا ۹ واں سال
العنکبوت، السجدة، لقمان، الزلزال،
- ۱۲ نبوت کا ۱۰ واں سال
النمل، الہومنون، الشوری، الزخرف، الدخان، الجاثیة، الجن،
- ۱۳ نبوت کا ۱۰، ۱۱ واں سال
الاحقاف،
- ۱۴ نبوت کا ۱۱ واں سال
الہومن، الانعام، یونس، ہود، یوسف، الرعد، ابراہیم، الحجر
- ۱۵ نبوت کا ۱۱، ۱۲ واں سال
الزمر، الاعراف،
- ۱۶ نبوت کا ۱۲ واں سال
بنی اسرائیل، الکھف، القصص، جزء حم سجدة،
- ۱۷ نبوت کا ۱۳ واں اور ہجرت کا پہلا سال
الحج، التغابن
- ۱۸ ہجرت کا پہلا سال
محمد ﷺ
- ۱۹ ہجرت کا پہلا، دوسرا سال
البقرة

۲۰	ہجرت کا دوسرا سال	الانفال
۲۱	ہجرت کا دوسرا، تیسرا سال	آل عمران
۲۲	ہجرت کا تیسرا سال	النساء، البائدة، الصف،
۲۳	ہجرت کا تیسرا چوتھا سال	الجمعة،
۲۴	ہجرت کا چوتھا سال	الحشر
۲۵	ہجرت کا ۵واں سال	المنافقون، جزء احزاب، النور
۲۶	ہجرت کا ۶واں سال	الطلاق، الفتح، البجادله،
۲۷	ہجرت کا ۷واں سال	التحریم، جزء احزاب،
۲۸	ہجرت کا ۸واں سال	المہتحنہ، الحديد،
۲۹	ہجرت کا ۹واں سال	التوبة، الحجرات،
۳۰	ہجرت کا ۱۰واں سال	النصر،
تکمیل دین		
الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي		
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا		
(دائمی عالمی تاریخ ۱۱۷ و ۱۱۸) (نیز معارف النزول صفحہ ۶۰-۶۱)		

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور سرایا کی تعداد مع سال و ماہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۸ غزوات فرمائے۔ جو آگے دیئے جا رہے ہیں۔
 مغازی یا غزوات، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔
 سرایا یا بعوث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں ہوئے۔
 بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج روانہ فرمائی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال، ۵۲)
 (نوٹ)

غزوات و سرایا سے متعلق بعض مورخین و محدثین کے نزدیک تقدیم و تاخیر ہے۔
 اور سال و مہینہ کا بھی فرق ہے۔

۱	غزوہ الالبواء یا غزوہ ودان	پہلا جہاد۔ ۱۲ صفر ۲ ہجری
۲	غزوہ بواط	ربیع الاول یا ربیع الثانی ۲ ہجری
۳	غزوہ سفوان یا غزوہ بدر اولیٰ	ربیع الاول ۲ ہجری
۴	غزوہ العشیرہ	جمادی الاولیٰ ۲ ہجری
۵	غزوہ بدر کبریٰ	رمضان ۲ ہجری
۶	غزوہ بنی سلیم یا قرقرۃ الکدر	محرم ۳ ہجری
۷	غزوہ السویق	ذی الحجہ ۲ ہجری
۸	غزوہ غطفان یا غزوہ ذی امر	ربیع الاول ۳ ہجری
۹	غزوہ الفرع	
۱۰	بنی قینقاع	شوال ۲ ہجری
۱۱	غزوہ احد	شوال ۳ ہجری

شوال ۳ ہجری	غزوہ حمراء الاسد	۱۲
ربیع الاول ۴ ہجری	غزوہ بنی لثیم	۱۳
ذی قعدہ ۴ ہجری	غزوہ بدر صغریٰ یا بدر موعد	۱۴
ربیع الاول ۵ ہجری	غزوہ دومتہ الجندل	۱۵
شعبان ۵ ہجری	غزوہ بنو مصطلق یا غزوہ مرہ سیح	۱۶
ذی قعدہ ۵ ہجری	غزوہ خندق یا غزوہ احزاب	۱۷
ذی قعدہ ۵ ہجری	غزوہ بنو قریظہ	۱۸
ربیع الاول ۶ ہجری	غزوہ بنی لحيان	۱۹
ذی قعدہ ۶ ہجری	غزوہ حدیبیہ	۲۰
ربیع الاول ۶ ہجری	غزوہ ذی قرد	۲۱
محرم ۷ ہجری	غزوہ خیبر	۲۲
	غزوہ وادی القریٰ	۲۳
محرم ۵ ہجری	غزوہ ذات الرقاع	۲۴
رمضان ۸ ہجری	غزوہ فتح مکہ	۲۵
شوال ۸ ہجری	غزوہ حنین	۲۶
شوال ۸ ہجری	غزوہ طائف	۲۷
رجب ۹ ہجری	غزوہ تبوک	۲۸

غزوات کی ترتیب (عہد نبوت کے ماہ و سال ۵۱ تا ۵۳) سے ماخوذ ہے۔

غزوات کے سال و مہینہ (مربع سیرت طیبہ صفحہ ۱۵۷-۱۵۸) سے ماخوذ ہے

سرایا کی تعداد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۰ سے زائد سرایا یعنی صحابہ کے لشکر بھیجے ہیں۔ (اصح السیر ۳۴۲)

غزوات و سرایا میں مسلمانوں کے شہداء اور کافروں کے مقتولین

گروپ گرفتار	زخمی	مقتول	کل
مسلمان ۱	۱۲۷	۲۵۹	۲۸۷
مشرکین ۶۵۶۴	۱۲۷	۷۵۹	۷۳۲۳
جملہ ۶۵۶۵	۲۵۴	۱۰۱۸	۷۷۱۰

(رحمۃ للعالمین جلد دوم ۲۷۶)

ایک تاریخی گواہی اور حقیقت

”اور یہ کیا عجیب بات ہے کہ ایک فوج کا جرنیل جس نے مسلسل نو برس لڑائیوں میں گزارے اور جس نے کبھی لڑائی کے میدان سے منہ نہیں موڑا، اس نے اپنے دشمن پر کبھی تلوار نہیں اٹھائی، اور نہ کبھی اپنے ہاتھ سے کسی پر وار کیا۔“ (رحمت عالم صفحہ ۱۵۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی

المواہب اللدنیہ کے مصنف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے، اور کئی صفحات پر ناموں کا تذکرہ کیا ہے جس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔ ناموں کی کثرت ذات کے شرف و بزرگی پر دلالت کرتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں میں انبیاء کرام کی زبانوں سے بہت سے نام عطا فرمائے ہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بھی بہت ہیں۔ مواہب لدنیہ کے مصنف نے چار سو سے زائد اسماء مبارکہ کو حروف تہجی کے اعتبار سے لکھا ہے۔ احادیث مبارکہ سے ثابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ معانی کے ساتھ یہ ہیں۔ (المواہب اللدنیہ صفحہ ۴۹۳ تا ۵۰۸)

- محمدؐ۔ جن کی بہت زیادہ تعریف کی گئی۔ احمدؐ۔ سب سے زیادہ تعریف بیان کرنے والے
- محمود۔ جن کی تعریف ہر زمانہ میں کی گئی
- الماحی۔ شرک و کفر اور بدعات کو مٹانے والے
- الخالق۔ قیامت کے دن سارے انسانوں کو جمع کرنے والے
- العاقب۔ نبیوں میں سب سے آخری
- نبی الرحمة۔ رحمة للعالمین رحمت والے نبی۔ سارے جہانوں کے لئے رحمت
- مُصَفِّی۔ نبیوں اور رسولوں میں سب سے آخری میں آنے والے
- خاتم النبیین۔ انبیاء کرام و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے
- سید ولد آدم۔ حضرت آدم کی اولاد کے سردار
- نیز دیکھئے (رحمة للعالمین جلد ۳ صفحہ ۱۱۴۔ رحمة للعالمین جلد سوم ۲۲۲ تا ۲۴۹)
- ’اک نام مصطفیٰ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں۔ ورنہ ہر ایک عروج میں پہنچا زوال ہے‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارکہ

اس سلسلہ میں خاص طور پر چار بیانات پیش نظر ہیں جو تاریخی اور معتبر و مستند ہیں۔

۱ حضرت ام معبدؓ اپنے شوہر سے بیان کرتی ہیں۔ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔

۲ حضرت علی بن ابوطالبؓ جو ۲۳ سالہ نبوی دور میں آپ کے زیر تربیت رہے۔

(سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

۳ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ اپنے بھانجے حسن بن علیؓ کی درخواست پر بیان کرتے ہیں۔

جو گویا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش پروردہ تھے۔ جنہیں ربیب رسول اللہ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرورش کردہ کہا جاتا تھا۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

۴ حضرت انس بن مالکؓ جنہوں نے ۱۰ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت پائی۔

ارشاد نبوی ہے ”انبیاء علیہم السلام صورت و سیرت دونوں اعتبار سے حسین تھے، حضرت

قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث کیا وہ خوب

صورت اور اس کی آواز حسین تھی، یہاں تک کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حسن صورت اور حسن آواز

دے کر مبعوث کیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۷۶ بحوالہ پیغمبر اعظم و آخر ۷۳)

حضرت ام معبدؓ کی دل آویز لافانی خاکہ نگاری

”میں نے ایسا آدمی دیکھا ہے، جو حسن و جمال اور خوش اخلاقی کا پیکر ہے۔ خوبصورت چہرہ

ہے، نہ تو ند بڑھی ہوئی ہے نہ سر چھوٹا ہے، خوبصورت، حسین ہے، آنکھیں سرنگیں ہیں، پلکیں لمبی

ہیں، آواز بھاری ہے، کالی آنکھ سرمئی، ابرو تیکھے، باہمی ملے ہوئے، دراز گردن، گھنی داڑھی، خاموش

ہو تو پروقار، گویا ہو تو مجلس پہ چھا جائے، شیریں کلام، گفتگو متوازن، نہ کم نہ بیش، گویا وہ موتیوں کا ہار

ہے جو یکے بعد دیگرے جھڑ رہے ہیں، لوگوں سے حسین تر، اور سب سے حسین و جمیل، قریب سے

شیریں کلام اور خوش گفتار، میانہ قامت، طوالت آنکھ کونا گوار نہیں گذرتی، اور نہ کوتاہ قامت کہ آنکھ میں نہ جچے، ایسے جیسے دو شناخوں اور ٹہنیوں کے درمیان سرسبز شاخ، وہ نگاہ میں تروتازہ، اور حسین قامت، رفقاء اس کو گھیرے ہوئے ہیں، بات کرے تو کان لگا کر سنتے ہیں، حکم دے تو لپک کر تعمیل کرتے ہیں، اور حکم بجالاتے ہیں، مخدوم اور مرجع خلایق، نہ ترش رو، نہ حواس باختہ، اور ناہی و ناساتر العقل،“ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

حضرت علی بن ابوطالبؓ کا بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو لالہ تھے، اور نہ پستہ قد، بلکہ متوسط قامت تھے۔ آپ کے بال نہ تو گھنگریالے تھے، نہ بالکل سیدھے، بلکہ قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ آپ نہ زیادہ فربہ تھے اور نہ دبیلے۔ آپ کا چہرہ گول سا، اور رنگ سرخی مائل تھا۔ آنکھیں سیاہ اور پلکیں لمبی تھیں۔ آپ کے جوڑ مضبوط تھے۔ اور بدن پر بال نہیں تھے بلکہ بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی، ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔ جب آپ چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو ایسا لگتا جیسے آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں، اور جب آپ کسی کی طرف دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ آپ لوگوں میں نہایت کشادہ دل اور فیاض اور زبان کے نہایت سچے تھے۔ آپ صاف اور غیر مبہم لب و لہجہ میں گفتگو فرماتے تھے۔ آپ طبیعت کے بہت نرم اور خانوادے کے لحاظ سے مکرم و معزز تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کو پہلے پہل دیکھتا تو اس پر بہت طاری ہو جاتی اور جو شخص آپ کو پہچان کر آپ سے گھل مل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگتا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے اور نہ آپ کی وفات کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حسین شخص دیکھا۔ (پینچمبر اعظم و آخر صفحہ ۳۸) (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کی زبانی

”حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا، وہ حلیہ بیان کرتے ہوئے تصویر کھینچ دیتے تھے۔ میری خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے آپ کے کچھ اوصاف بیان کریں جن کو میں ذہن نشین اور از بر کر لوں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب فربہ تھے، آپ کا چہرہ مبارک بدرمیر کی طرح منور تھا، میانہ قد سے کچھ دراز، لمبے تڑنگے سے کچھ کم، سر بڑا، جب سر کے بال بکھر جاتے تو مانگ نکالتے ورنہ نہ نکالتے، اور آپ کے بال کان کی لو سے متجاو نہ ہوتے، کانوں کے نصف تک ہوتے، رنگ صاف شفاف، کشادہ پیشانی، باریک اور تیکھے خمدار ابرو، گھنے، باہم متصل نہ تھے، دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت میں پھول جاتی تھی، بلند بینی، آپ پر نور برستار ہوتا تھا، بلاتامل، غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا تھا، داڑھی گھنی، سرمئی آنکھیں، رخساروں پر گوشت کم، ہموار کشادہ دہن، دانت آبدار، چمکدار، اور کشادہ، سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، گردن گڑیا کی طرح گویا نقرئی، جسم سڈول، پر گوشت گٹھا بدن، پیٹ اور سینہ برابر، اور سینہ چوڑا، دونوں کندھوں کے درمیان کچھ فاصلہ، مفصل اور جوڑ ضخیم، سینہ اور ناف کے بین لکیر کی طرح بالوں کی دھاری تھی، اس کے ماسوا سینے اور پیٹ پر بال نہ تھے۔ بازو، کندھے اور سینے کے بالائی حصہ پر بال تھے، کلائیاں دراز، اور لمبے پہونچے، ہتھیلی فراخ، اور کشادہ، بازو اور پنڈلیاں سیدھی اور دراز، ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت، لمبی انگلیاں، پنچے اور ایڑی کے درمیان خلا تھا، پاؤں کے تلوے ہموار اور سپاٹ تھے، پاؤں سے پانی پھسلتا تھا، جب چلتے تو تیز رفتار ہو جاتے، اور آگے جھک کر چلتے، متواضع چلتے، جب چلتے تو گویا ڈھلوان سے اتر رہے ہوں، اور جب مڑتے اور متوجہ ہوتے تو یکبارگی مڑتے اور التفات کرتے، نگاہ نیچی، آسمان کی طرف نگاہ کی بہ نسبت، زمین کی

طرف نگاہ زیادہ رہتی، ازراہ تواضع صحابہ کے پیچھے چلتے، آپ سلام میں سبقت کرتے۔

گفتار: عرض کیا آپ کی گفتار اور گویائی کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غمگین اور متفکر رہتے، افکار کی بدولت آرام اور راحت نہ تھی، بے ضرورت بات نہ کرتے، زیادہ خاموش رہتے، کلام کی ابتداء اور انتہاء منہ بھر کر کرتے، جامع کلمات (لفظ کم، معنی زیادہ) بولتے۔ ایک فقرہ دوسرے سے الگ ہوتا، کلام میں کمی بیشی نہ ہوتی، نرم مزاج تھے، سخت مزاج نہ تھے، کسی کو ذلیل و حقیر نہ سمجھتے، معمولی احسان کی بھی قدر کرتے، مذمت نہ کرتے اور بے جا تعریف نہ کرتے، جب حق کے نفاذ میں کوئی امر مانع ہوتا تو آپ کے غیض و غضب کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہر سکتی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیاوی امور آپ کو مشتعل اور غضبناک نہ کرتے، اور نہ ہی آپ ان کے درپے ہوتے، جب حق و صداقت کو کوئی نظر انداز کر دیتا تو آپ اس کے درپے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اس کا بدلہ دلوادیتے، اپنی ذات کے لئے نہ ناراض ہوتے اور نہ ہی بدلہ لیتے، جب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے، کسی بات پر تعجب کا اظہار کرتے تو ہتھیلی کا رخ پلٹ دیتے۔ جب آپ غصہ میں ہوتے منہ پھیر لیتے اور ناگواری کے ساتھ روگردانی کرتے، اور جب مسرت کی کیفیت طاری ہوتی تو نگاہ نیچی کر لیتے، عموماً آپ کی ہنسی تبسم اور مسکراہٹ ہوتی، اولوں کی طرح، دانت تبسم کے وقت چمکتے۔

گھریلو اوقات اور گھر والوں کے ساتھ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آمد کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ آپ اپنی راحت کے لئے گھر تشریف لاتے، گھر میں تشریف لاتے تو اس وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرما لیتے، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کے لئے، ایک حصہ اہل و عیال کیلئے اور ایک حصہ اپنے آرام و راحت کیلئے

آرام و راحت کے اوقات میں ایک عوام اور خواص کیلئے صرف فرما دیتے، اور اس میں آپ کا طریق کار یہ تھا کہ اہل علم و فضل کو آداب و اطوار سے روشناس کرانے میں ترجیح دیتے، دینی حالت و مرتبہ کے موافق ان کی تربیت میں اس وقت کو تقسیم کرتے۔ بعض کو ایک ضرورت لاحق ہوتی، اور بعض کو دو، اور بعض متعدد ضروریات میں مبتلا ہوتے، آپ ان کے ساتھ مشغول ہو جاتے، اور ان کو اصلاحی امور میں مصروف رکھتے، اور ان کو مناسب احوال سے آگاہ کرتے، اور ان کو مسائل سے باخبر کر کے فرماتے، فَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبِ، حاضر کو چاہیے کہ غائب تک یہ بات پہنچا دے، جو شخص اپنی ضرورت مجھے نہیں بتا سکتا اس کی ضرورت سے مجھے مطلع کریں کیونکہ جو شخص ایسے ضرورت مند اور در ماندہ شخص کی خواہش بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ثابت قدم رکھے گا۔ صرف ایسی ہی ضروری باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا، علاوہ ازیں کسی بات کو قبول نہ فرماتے، صحابہ آپ کی زیارت کے لئے آتے اور آپ سے علوم و آداب حاصل کر کے جاتے، اور ایک روایت میں ہے کہ کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور حاصل کر کے جاتے، فقہاء و علماء بن کر جاتے۔

گھر سے باہر آنے کے بعد:

میں نے ہند سے، رسول اللہ ﷺ کے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں سوال کیا کہ آپ اس میں کیا کیا امور انجام دیتے تھے؟ تو فرمایا آپ بلا ضرورت بات نہ کرتے، صحابہ سے الفت و محبت کرتے، نفرت و کدورت دور رکھتے، ہر قوم کے معزز شخص کی تعظیم و تکریم کرتے، اور اس کو ان کا امیر اور حاکم مقرر کرتے، بد اعمالی پر لوگوں کو تنبیہ کرتے، اپنی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے محروم کئے بغیر صحابہ کے حالات کی جستجو اور خبر گیری کرتے، لوگوں سے پبلک کے حالات دریافت کرتے، اچھی بات کی تحسین و ستائش کرتے، اور اس کی تقویت و تائید کرتے، بری بات کی مذمت کرتے، آپ کے امور معتدل اور میانہ تھے، متضاد نہ تھے، حق بات میں کوتاہی نہ کرتے، اور نہ حد سے تجاوز کرتے،

کائنات کے بہترین افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان میں سے آپ کے نزدیک اعلیٰ اور افضل وہ شخص ہوتا تھا جو لوگوں کا زیادہ خیر خواہ اور غمگسار ہوتا تھا، اور سب سے زیادہ قدر و منزلت والا وہ شخص تھا جو لوگوں کا زیادہ ہمدرد اور معاون ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس:

پھر میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کیفیت دریافت کی تو بتایا کہ بیٹھتے اٹھتے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے، کسی مقام کو مخصوص نہ فرماتے تھے، اور کسی مقام کے مخصوص کرنے کو منع فرماتے تھے، اور جب کسی مجلس میں جاتے تو جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے، اور اس بات کی تلقین کرتے تھے، مجلس میں ہر ہم نشین کا حق ادا کرتے تھے، اور ہر ساتھی یہ سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں، جو شخص کسی ضرورت کیلئے آپ کے ہمراہ بیٹھتا یا کھڑا ہوتا تو آپ اس کے ہمراہ رہتے یہاں تک کہ وہ خود چلا جاتا، جو شخص آپ سے کچھ مانگتا تو آپ اسے مرحمت فرما دیتے، اگر کچھ پاس نہ ہوتا تو نرمی سے معذرت فرماتے، آپ کی خوش کلامی اور خوش اخلاقی سب کیلئے عام تھی، آپ ان کے روحانی پیشوا اور باپ تھے، آپ کے نزدیک سب کے حقوق برابر تھے، آپ کی مجلس، فیصلہ کرنے، شرم و حیا، صبر و سکون اور امانت و دیانت کی مجلس تھی، اس میں شور و غل نہ ہوتا تھا، اس میں خواتین کی بدگوئی نہ ہوتی تھی، اور نہ کسی کی لغزشوں اور عیبوں کی شہرت اور اشاعت کی جاتی تھی، بڑوں کی تعظیم اور تکریم کرتے، چھوٹے پر شفقت کرتے، ضرورت مند پر ایثار کرتے، اور اس کو ترجیح دیتے، اور اجنبی مسافر کی حفاظت اور خبر گیری کرتے۔

ساتھیوں کے ساتھ:

میں نے پوچھا رفقاء کے ساتھ آپ کا کیا سلوک تھا؟ تو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے تھے، آپ درشت گو اور سنگ دل نہ تھے، نہ چلا کر بولتے اور نہ فحش گو تھے، آپ تین باتوں سے اجتناب فرماتے تھے، جھگڑے، زیادہ باتیں کرنے، اور بے کار باتوں سے۔ اور تین باتوں میں لوگوں سے محتاط رہتے تھے، کسی کی مذمت نہ فرماتے، کسی پر نکتہ چینی نہ کرتے، اور نہ کسی کے عیب کی جستجو میں رہتے۔ آپ وہی بات کرتے جس سے صلہ و ثواب کی امید ہوتی۔

آپ ﷺ کی خاموشی:

پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کی خاموشی کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ آپ کی خاموشی چار انداز کی ہوتی تھی، حذر یعنی بچاؤ، بردباری اور درگزر، اندازہ کرنا اور فیصلہ، تامل یعنی غور و خوض۔ فانی اور باقی رہنے والی چیزوں میں غور کرتے۔“

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۵ تا ۳۲۹)

حضرت انس بن مالکؓ کی تجرباتی گواہی

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی۔ میرے کسی کام پر نکتہ چینی نہ کی، اور نہ ہی میرے کام کو برا کہا، میں نے کسی ریشم اور کنجواب کو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا، اور نہ ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے کسی عنبر اور کستوری کو زیادہ مہک والا اور خوشبودار پایا۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۱۴)

کچھ دیگر بیانات

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند رات میں دیکھا۔ میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپ اس وقت سرخ دھاریوں والا لباس پہنے ہوئے تھے، میرے نزدیک آپ چاند سے زیادہ حسین تھے۔ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک کھل اٹھتا اور یوں لگتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (پیغمبر اعظم و آخر ۳۹) حضرت ورقہ بن نوفلؓ نے آپ کی ذات عالی کے بارے میں کہا ہے کہ ”ان کی خوشبو مشک سے زیادہ معطر اور ان کی بات شیریں ہے۔ جب وہ چلتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند متحرک ہو۔ اور ابر رحمت برس رہا ہو۔ (حوالہ بالا)

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں، نہ دکان آئینہ ساز میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور اس کی کچھ جھلکیاں

صداقت و امانت، عدالت و شجاعت، حکمت و عفت، قناعت و سخاوت، صبر و شکر، بردباری و سمجھداری، فہم و فراست، حیا و پاکدامنی، خیر خواہی و صلہ رحمی، مہمان نوازی و خاطر داری، عفو و معافی، ایثار و قربانی، تواضع و انکساری، عاجزی و آہ زاری، بھلائی و احسان، سچائی و حق گوئی، پاک نظری و بلند نگاہی، توکل و استغناء، توبہ و استغفار کے مجموعہ کا نام اخلاق نبوی ہے۔ یہ سارے اوصاف یکجہا کئے جائیں اور ان کو سو فیصدی سمیٹا جائے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کی جلوہ افروزی ہوتی ہے۔ بلند کردار و اعلیٰ عمل کے یہ سارے مہکتے پھول ایک گلدستہ میں ہوں تو اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو بنتی ہے، ان اوصاف و صفات کو معنی کا لبادہ اور ان کو چلتا پھرتا کردار دینے کا نام اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ سارے الفاظ ہیں جن کے معنی کی تشریح اور ان معانی کی صحیح اور حقیقی وضاحت کا نام اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ڈکٹری ان الفاظ کے معانی کو سمجھانے میں جہاں ناکام ہو جائے وہاں اس کے معنی اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھاتے ہیں۔ یہ کوئی لفاظی نہیں ہے بلکہ حقیقت واقعہ ہے۔ لیجئے ثبوت حاضر ہے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو، اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

(ضیاء النبی، جلد ۲ صفحہ ۶۱ پیر محمد کرم شاہ الازہری)

خوبیوں، اچھائیوں، کمالات کا یہ جیتا جاگتا نمونہ ۶۳ سالہ زندگی میں ان ہی اوصاف کو سمجھاتا رہا اس کے ایک ایک حرف میں اس کے ایک جنبش زبان میں، اس کے ایک ایک قدم میں، اس کے ایک ایک کام میں بلکہ کام کے 'کاف' میں یہ سب جھلکتے رہے ان کا پر تو چھلکتا رہا، نور بکھیرتا رہا، روشنی کی دیا جلاتا رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'اپنی بات' سے پہلے مکہ کے باسیوں کے سامنے 'اپنی ذات' مبارک پیش فرمائی، اور سبھی نے آپ کے اخلاق کریمانہ کی گواہی دی، صفا کی پہاڑی آج بھی اس گواہی کی گواہ ہے۔ مکہ کے کٹر دشمنوں کو آپ کے پیام سے ہزار دشمنی ہے لیکن وہ آپ کے کردار کی

معصومیت کے قائل و معترف ہیں۔ زمانہ بتلاتا ہے کہ ۲۳ سالہ زندگی میں جانی دشمنوں نے دشمنی کی حدیں پار کر دیں لیکن وہ اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہار مان گئے۔ اسی لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایک صحابی کے جواب میں یہی کہا تھا کہ اے اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت چاہنے والے کیا تو نے قرآن کریم کو نہیں پڑھا ہے کہ جتنے اخلاق کو قرآن نے بیان کیا ہے وہ سارے کے سارے اس ذات مقدس میں تھے۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ۔

خلق عظیم کا مطلب:

خلق عظیم کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے جو بھی آپ کو حکم دیا آپ نے اس پر عمل کیا، اور جس بات سے منع کیا آپ نے اس سے اجتناب کیا، یہ ہیں وہ طبعی اخلاق عظیمہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی جبلت و طبیعت میں ودیعت کئے جو کسی انسان میں موجود نہ تھے اور یہ کہ کوئی اس سے بہتر اخلاق کا حاصل ہوگا۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۰)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ کا طریق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، معرفت میرا سرمایہ زندگی ہے۔ نکل میرے دین کی اصل ہے۔ محبت میری بنیاد ہے۔ شوق میری سواری ہے۔ ذکر الہی میرا انیس ہے۔ اعتماد میرا خزانہ ہے۔ غم میرا رفیق ہے۔ علم میرا ہتھیار ہے۔ صبر میرا لباس ہے۔ رضا میرا مال غنیمت ہے۔ عجز میرا فخر ہے۔ زہد میرا پیشہ ہے۔ یقین میری قوت ہے۔ صدق میرا حامی و سفارشی ہے۔ طاعت میری کفایت کرنے والی ہے۔ جہاد میرا خلق ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(کتاب الشفاء قاضی عیاض بحوالہ پیغمبر اعظم و آخر ۵۳)

اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں:

۱ حضرت عائشہؓ کی روایات میں ہے کہ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا، اور نہ آپؐ نے کبھی کسی جاندار چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ (پیغمبر اعظم و آخر - ۴۰)

۲ آپؐ کی رحمت اور انسان دوستی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپؐ کو جو شخص بھی مدد

کے لئے جہاں لے جانا چاہتا، آپؐ چلے جاتے، اور اس کا کام کر دیتے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۴۱)

۳ آپؐ احسان پیشہ اور محسن اعظم تھے۔ آپؐ از بس رحم دل، نرم خو، حلیم و کریم تھے، آپؐ نے کبھی کسی شخص کے لئے زجر و توبیخ کو روانہ رکھا۔ آپؐ کو جب کبھی غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے ”تیری پیشانی خاک آلودہ ہو، تو کیا کرتا ہے“۔ آپؐ کافروں تک کو بددعا نہیں دیا کرتے تھے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ مشرکوں کے حق میں بددعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا ”مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے“۔ (صحیح مسلم بحوالہ پیغمبر اعظم و آخر - ۴۰) سخاوت و فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہ کیا۔ (حوالہ بالا)

۴ ایک دفعہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے سفارتی نمائندے آئے، آپؐ نے ان کو اپنے یہاں مہمان رکھا، اور خود بہ نفس نفیس مہمان داری کے تمام کام انجام دیئے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے۔ اس لئے میں خود ان کی خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔ (سیرت النبی علامہ شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)

۵ ابو ہریرہؓ جو ایک یہودی کے مقروض تھے، قرض کی ادائیگی کی استطاعت نہ تھی، یہودی سے مہلت مانگی اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا اور وہ یہودی ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرض کی ادائیگی کا حکم فرمایا،

انہوں نے عذر پیش کیا کہ وہ ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتے، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند اس یہودی کو قرض میں نذر کیا اور سر سے جو عمامہ بندھا ہوا تھا اس کو کھول کر کمر سے لپیٹ لیا۔

(سیرت النبی علامہ شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۶ ایک دفعہ ایک شخص خدمت اقدس میں آیا اور دیکھا کہ دور تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سب کی سب دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کر لو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہونے کی پرواہ نہیں کرتے۔

(سیرت النبی علامہ شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص

عاشق رسول علامہ مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکہ الآرا کتاب رحمۃ اللعالمین جلد سوم میں قرآن مجید کی آیات کریمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۶ خصوصیات کا تفصیلی تذکرہ والہانہ وعاشقانہ انداز میں ایک سو پچاس صفحات میں کیا ہے۔ احادیث نبویہ سے آپ کی یہ خصوصیات بھی ذکر کی ہیں۔ جو کسی نبی اور رسول کو نہیں دی گئیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء عنا وعن المسلمین۔

- ۱۔ ایک مہینہ کی مسافت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ہوتا تھا۔
- ۲۔ ساری زمین مسجد اور پاک کر دی گئی کہیں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
- ۳۔ غنیمت کا مال حلال کیا گیا جو پہلے کسی نبی اور قوم کے لئے حلال نہیں تھا۔
- ۴۔ قیامت کے دن شفاعت کا حق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا۔
- ۵۔ پہلے انبیاء کرام اپنی قوم کے لئے خاص ہوا کرتے تھے مگر

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے نبی بن کر آئے۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۴۳۸)
- ۶۔ جوامع الکلم دیئے گئے۔ (یعنی آپ کی گفتگو میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوتے تھے)
- ۷۔ انبیاء کرام کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا
- ۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔
- (رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸)

- ۹۔ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ۔
یعنی شیطان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ کسی نے خواب میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا تو وہ اس نے واقعتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔

خصائص نبوت یا دلائل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

- ۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے معراج کے موقع پر ہم کلامی
- ۲۔ کئی خاص فرشتوں کا نزول
- ۳۔ درجات کی بلندی
- ۴۔ روح القدس یعنی حضرت جبریل علیہ السلام کی تائید
- ۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب وحی کے برابر ہے
- ۶۔ غیب کے مشاہدات
- ۷۔ نظام ملکوت کے احوال کا مشاہدہ (سیرت النبی شبلی جلد ۳ صفحہ ۱۸۵-۱۸۶)
- ۸۔ جنت و جہنم کا مشاہدہ
- ۹۔ انبیاء سابقین سے آسمان میں ملاقات

وحی کی قسمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتریں

علامہ ابن قیم جوزی نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں وحی کی حسب ذیل قسمیں بیان کی ہیں۔

- ۱ روئے صادقہ یعنی سچے خواب
- ۲ القاء یعنی دل میں بات ڈالنا
- ۳ صلصلة الجرس یعنی گھنٹی کی طرح آواز آنا
- ۴ تمثیل یعنی فرشتے کا کسی انسانی شکل میں آنا۔
- (حضرت جبریل علیہ السلام عموماً حضرت وحیہ کلبیؑ کی شکل میں آتے تھے)
- ۵ فرشتے کا اپنی اصلی شکل میں نمودار ہونا
- (آنحضرتؐ نے دو مرتبہ حضرت جبریل کو ان کی اصلی شکل میں مشاہدہ فرمایا)
- ۶ وہ طریق مکالمہ جو معراج میں پیش آیا
- ۷ بلا واسطہ مکالمہ (سیرت النبی شبلی جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

وہ فرشتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اترے

- ۱ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لاتے تھے
- ۲ حضرت جبریل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اصلی شکل میں ملاحظہ فرمایا
- ۳ حضرت میکائیل کئی مرتبہ حاضر ہوئے ہیں
- ۴ عام فرشتوں کا بلا تعین نام آپ کی خدمت میں آنا صحیح روایات سے ثابت ہے۔
- ۵ ابو جہل کی شرارت و بدتمیزی کے موقع پر فرشتوں کا نزول۔

- ۶ طائف کے سفر سے واپسی پر ملک الجبال یعنی پہاڑوں کے فرشتے کا آنا۔
- ۷ غزوہ بدر میں ۱۰۰۰ فرشتوں کا نزول
- ۸ غزوہ احد میں حضرت جبریل و میکائیل کا اترنا
- ۹ غزوہ خندق میں فرشتوں کی فوج کا اترنا
- ۱۰ وہ فرشتہ جو کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا۔
- (تفصیلی روایات کیلئے ملاحظہ ہوں سیرت النبی شبلی جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ تا ۲۰۴)
- ۱۱ غزوہ حنین میں فرشتوں کا نزول ہوا ہے۔

چوتھا حصہ

نقوش سیرت

جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑی ہوئی چیزیں ذکر کی گئی ہیں۔

آثار مبارکہ میں

قرآن مجید، کلام نبوی، اور اس کی تمام صورتیں

یعنی خطبات، خطابات، ادا مروا ہی

وصیتیں، معجزات، پیشن گوئیاں

عمومی دعائیں، سنتیں اور خصوصی دعائیں،

معمولات نبوی کو ترتیب وار عام فہم اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید

ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں ”نزول قرآن کی کل مدت ۲۲ سال ۲ ماہ ۲ دن ہے۔ جس میں مکی دور ۱۲ سال ۵ ماہ اور ۱۳ دن پر مشتمل ہے۔ اور مدنی دور ۹ سال ۹ ماہ ۹ دن پر مشتمل ہے۔

(محاضرات قرآنی ، صفحہ ۱۰۵)

قرآن مجید کی جملہ ۱۱۴ سورتوں کے نام۔ اور تفصیلات

سورہ۔ ترتیب قرآن۔ ترتیب نزول۔ مقام نزول۔ رکوع۔ آیات۔ نوٹس

سورہ فاتحہ،	۱	۵	مکہ	۱	۷
سورہ بقرہ،	۲	۸۷	مدینہ	۴۰	۲۸۶
سورہ آل عمران	۳	۸۹	مدینہ	۲۰	۲۰۰
سورہ نساء	۴	۹۲	مدینہ	۲۴	۱۷۶
سورہ مائدہ	۵	۱۱۲	مدینہ	۱۶	۱۲۰
سورہ انعام	۶	۵۵	مکہ	۲۰	۱۶۵
سورہ اعراف	۷	۳۹	مکہ	۲۴	۲۰۶
سورہ انفال	۸	۸۸	مدینہ	۱۰	۷۵
سورہ توبہ	۹	۱۱۳	مدینہ	۱۶	۱۲۹
سورہ یونس	۱۰	۵۱	مکہ	۱۱	۱۰۹
سورہ ہود	۱۱	۵۲	مکہ	۱۰	۱۲۳
سورہ یوسف	۱۲	۵۳	مکہ	۱۲	۱۱۱

۴۳	۶	مکہ	۹۶	۱۳	سورہ رعد
۵۲	۷	مکہ	۷۲	۱۴	سورہ ابراہیم
۹۹	۶	مکہ	۵۴	۱۵	سورہ حجر
۱۲۸	۱۶	مکہ	۷۰	۱۶	سورہ نحل
۱۱۱	۱۲	مکہ	۵۰	۱۷	سورہ بنی اسرائیل
۱۱۰	۱۲	مکہ	۶۹	۱۸	سورہ کہف
۹۸	۶	مکہ	۴۴	۱۹	سورہ مریم
۱۳۵	۸	مکہ	۴۵	۲۰	سورہ طہ
۱۱۲	۷	مکہ	۷۳	۲۱	سورہ انبیاء
۷۸	۱۰	مدینہ	۱۰۳	۲۲	سورہ حج
۱۱۸	۶	مکہ	۷۴	۲۳	سورہ مومنون
۶۴	۹	مدینہ	۱۰۲	۲۴	سورہ نور
۷۷	۶	مکہ	۴۲	۲۵	سورہ فرقان
۲۲۷	۱۱	مکہ	۴۷	۲۶	سورہ شعراء
۹۳	۷	مکہ	۴۸	۲۷	سورہ نمل
۸۸	۹	مکہ	۴۹	۲۸	سورہ قصص
۶۹	۷	مکہ	۸۵	۲۹	سورہ عنکبوت
۶۰	۶	مکہ	۸۴	۳۰	سورہ روم
۳۴	۴	مکہ	۵۷	۳۱	سورہ لقمان

۳۰	۳	مکہ	۷۵	۳۲	سورہ سجدہ
۷۳	۹	مدینہ	۹۰	۳۳	سورہ احزاب
۵۴	۶	مکہ	۵۸	۳۴	سورہ سبا
۴۵	۵	مکہ	۴۳	۳۵	سورہ فاطر
۸۳	۵	مکہ	۴۱	۳۶	سورہ یس
۱۸۲	۵	مکہ	۵۶	۳۷	سورہ صافات
۸۸	۵	مکہ	۳۸	۳۸	سورہ ص
۷۵	۸	مکہ	۵۹	۳۹	سورہ زمر
۸۵	۹	مکہ	۶۰	۴۰	سورہ غافر (سورہ مومن)
۵۴	۶	مکہ	۶۱	۴۱	سورہ فصلت (سورہ حم السجدہ)
۵۳	۵	مکہ	۶۲	۴۲	سورہ شوری
۸۹	۷	مکہ	۶۳	۴۳	سورہ زخرف
۵۹	۳	مکہ	۶۴	۴۴	سورہ دخان
	۳۷	۴	۶۵	۴۵	سورہ جاثیہ
۳۵	۴	مکہ	۶۶	۴۶	سورہ احقاف
۳۸	۴	مدینہ	۹۵	۴۷	سورہ محمد
۲۹	۴	مدینہ	۱۱۱	۴۸	سورہ فتح
۱۸	۲	مدینہ	۱۰۶	۴۹	سورہ حجرات
۴۵	۳	مکہ	۳۴	۵۰	سورہ ق

۶۰	۳	مکہ	۶۷	۵۱	سورہ ذاریات
۴۹	۲	مکہ	۷۶	۵۲	سورہ طور
۶۲	۳	مکہ	۲۳	۵۳	سورہ نجم
۵۵	۳	مکہ	۳۷	۵۴	سورہ قمر
۷۸	۳	مدینہ	۹۷	۵۵	سورہ رحمان
۹۶	۳	مکہ	۴۶	۵۶	سورہ واقعہ
۲۹	۴	مدینہ	۹۴	۵۷	سورہ حدید
۲۲	۳	مدینہ	۱۰۵	۵۸	سورہ مجادلہ
۲۴	۳	مدینہ	۱۰۱	۵۹	سورہ حشر
۱۳	۲	مدینہ	۹۱	۶۰	سورہ ممتحنہ
۱۴	۲	مدینہ	۱۰۹	۶۱	سورہ صف
۱۱	۲	مدینہ	۱۱۰	۶۲	سورہ جمعہ
۱۱	۲	مدینہ	۱۰۴	۶۳	سورہ منافقون
۱۸	۲	مدینہ	۱۰۸	۶۴	سورہ تغابن
۱۲	۲	مدینہ	۹۹	۶۵	سورہ طلاق
۱۲	۲	مدینہ	۱۰۷	۶۶	سورہ تحریم
۳۰	۲	مکہ	۷۷	۶۷	سورہ ملک
۵۲	۲	مکہ	۲	۶۸	سورہ قلم
۵۲	۲	مکہ	۷۸	۶۹	سورہ حاقہ

۴۴	۲	مکہ	۷۹	۷۰	سورہ معارج
۲۸	۲	مکہ	۷۱	۷۱	سورہ نوح
۲۸	۲	مکہ	۴۰	۷۲	سورہ جن
۲۰	۲	مکہ	۳	۷۳	سورہ مزمل
۵۶	۲	مکہ	۴	۷۴	سورہ مدثر
۴۰	۲	مکہ	۳۱	۷۵	سورہ قیامہ
۳۱	۲	مکہ	۹۸	۷۶	سورہ دھر، سورہ انسان
۵۰	۲	مکہ	۳۳	۷۷	سورہ مرسلات
۴۰	۲	مکہ	۸۰	۷۸	سورہ نباء
۴۶	۲	مکہ	۸۹	۷۹	سورہ نازعات
۴۲	۱	مکہ	۲۴	۸۰	سورہ عبس
۲۹	۱	مکہ	۷	۸۱	سورہ تکویر
۱۹	۱	مکہ	۸۲	۸۲	سورہ انفطار
۳۶	۱	مکہ	۸۶	۸۳	سورہ مطففین
۲۵	۱	مکہ	۸۳	۸۴	سورہ انشقاق
۲۲	۱	مکہ	۲۷	۸۵	سورہ بروج
۱۷	۱	مکہ	۳۶	۸۶	سورہ طارق
۱۹	۱	مکہ	۸	۸۷	سورہ اعلیٰ
۲۶	۱	مکہ	۶۸	۸۸	سورہ غاشیہ

۳۰	۱	مکہ	۱۰	۸۹	سورہ فجر
۲۰	۱	مکہ	۳۵	۹۰	سورہ بلد
۱۵	۱	مکہ	۲۶	۹۱	سورہ شمس
۲۱	۱	مکہ	۹	۹۲	سورہ لیل
۱۱	۱	مکہ	۱۱	۹۳	سورہ ضحیٰ
۸	۱	مکہ	۱۲	۹۴	سورہ انشراح، یا الم نشرح
۸	۱	مکہ	۲۸	۹۵	سورہ تین
۱۹	۱	مکہ	۱	۹۶	سورہ علق
۵	۱	مکہ	۲۵	۹۷	سورہ قدر
۸	۱	مدینہ	۱۰۰	۹۸	سورہ بینہ
۸	۱	مدینہ	۹۳	۹۹	سورہ زلزال
۱۱	۱	مکہ	۱۴	۱۰۰	سورہ عادیات
۱۱	۱	مکہ	۳۰	۱۰۱	سورہ قارعہ
۸	۱	مکہ	۱۶	۱۰۲	سورہ تکوین
۳	۱	مکہ	۱۳	۱۰۳	سورہ عصر
۹	۱	مکہ	۳۲	۱۰۴	سورہ حمزہ
۵	۱	مکہ	۱۹	۱۰۵	سورہ فیل
۴	۱	مکہ	۲۹	۱۰۶	سورہ قریش
۷	۱	مکہ	۱۷	۱۰۷	سورہ ماعون

۳	۱	مکہ	۱۵	۱۰۸	سورہ کوثر
۶	۱	مکہ	۱۸	۱۰۹	سورہ کافرون
۳	۱	مدینہ	۱۱۴	۱۱۰	سورہ نصر
۵	۱	مکہ	۶	۱۱۱	سورہ مسد یا لہب
۴	۱	مکہ	۲۲	۱۱۲	سورہ اخلاص
۵	۱	مکہ	۲۰	۱۱۳	سورہ فلق
۶	۱	مکہ	۲۱	۱۱۴	سورہ ناس

پہلی ابتدائی وحی سورہ اقراء کی ابتدائی پانچ آیتیں

آخری وحی سورہ مائدہ کی آیت کا ایک حصہ؟

پہلی مکمل سورت سورہ مدثر یا سورہ منزل

آخری مکمل سورت سورہ نصر

رسول اللہ ﷺ کے معجزات

رسول اللہ ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں، کچھ معجزات تو وہ ہیں جو قرآن کی صورت میں ہیں، اور کچھ احادیث کی صورت میں موجود ہیں۔ یہاں کچھ اہم اور بڑے معجزات لکھے جا رہے ہیں۔

۱ قرآن مجید، پورا قرآن اور اس کی ہر سورت اور ہر آیت ایک معجزہ ہے۔

۲ اسراء یعنی مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک سفر۔ سورہ بنی اسرائیل کے آغاز میں اس کا ذکر ہے

۳ معراج بیت المقدس سے آسمانوں کا سفر۔ سورہ نجم میں اس کا تذکرہ ہے۔

۴ شق قمر۔ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نشانی کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے

آپ ﷺ کے دست مبارک کے اشارہ کرنے سے چاند کو دو ٹکڑوں میں کر دیا، ایک ٹکڑا ایک پہاڑ

پر اور دوسرا دوسرے پہاڑ پر تھا۔ (معجزات نبوی ۳۴ تا ۳۸) سورہ قمر میں اس کا تذکرہ ہے کہ

مشرکین مکہ نے اس معجزہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ یعنی ہماری نظر بندی کی گئی ہے۔ اور

ایمان نہ لائے۔ (سورہ قمر آیات ۱ تا ۳)

۵ ہجرت کی رات دشمنوں کے درمیان سے نکل آنا۔ سورہ یس میں اس کا ذکر ہے۔

۶ قحط سالی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے پانی طلب کرنا۔ بے موسم

اور بغیر کسی علامت اور بغیر کسی وقفہ کے آسمان سے پانی کا برسنا۔ (معجزات نبوی ۴۳ تا ۵۰)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑنا۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحابہ بھی تھے،

نماز کا وقت آ گیا لیکن پانی نہ تھا، آپ کے پاس ایک آدمی ایک پیالہ میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا۔ آپ

نے اس سے پانی لے لیا اور وضو فرمایا، اور اس میں اپنی چار انگلیاں ڈال کر پھیلا دیں، اور فرمایا!

هَلُمُّوْا وَتَوَضُّؤُا، آؤ اور وضو کرو۔ اس وقت وضو کرنے والوں کی تعداد ۷۰ یا ۸۰ تھی۔ (معجزات نبوی ۵۳) اسی طرح کے اور معجزات کے لئے ملاحظہ کریں۔ (کتاب بالا صفحہ ۵۳ تا ۵۶)

۸ درخت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنا اور آپ کو چھپا لینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ایک ڈول میں پانی لے کر چلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کی آڑ میں چھپ کر قضائے حاجت کر سکیں۔ اچانک آپ کی نگاہ وادی کے کنارے دو درختوں پر پڑی آپ ان دونوں میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اس کی ایک ڈالی پکڑ کر فرمایا: 'اِنْقَادِيْ عَلٰی يَادِيْ اللّٰهِ، اللہ کے حکم سے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ وہ درخت آپ کے پیچھے پیچھے ویسے ہی چلنے لگا جیسے نکیل لگایا ہوا اونٹ اپنے ہانکے والے کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑ کر فرمایا: 'اِنْقَادِيْ عَلٰی يَادِيْ اللّٰهِ، اللہ کے حکم سے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ وہ درخت آپ کے ساتھ ہو گیا۔ جب آپ ان دونوں درختوں کی درمیانی جگہ پر پہنچے تو دونوں کو ایک ساتھ جمع کر کے فرمایا، دونوں میرے سامنے اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ۔ وہ دونوں جڑ گئے۔ رسول اللہ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، جس کے بعد وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ (معجزات نبوی صفحہ ۵۶)

۹ کھانے میں برکت کے واقعات۔ تھوڑا سا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک اور آپ کی دعا کی برکت سے سیکڑوں آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا۔

۱۰ اصحاب صفہ کے کھانے، پینے میں برکت۔

۱۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے کمزور و سوکھی بکری کے تھن سے دودھ نکلنا

جس کا واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے سفر میں ام عبد خزاعیہؓ کے خیمہ کے پاس قیام کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاغر و کمزور بکری پر دست مبارک پھیرا اور دودھ نکلنے لگا۔ جس سے سارے ساتھی شکم سیر ہوئے۔ (معجزات نبوی ۶۸-۶۹)

۱۲ ام سلیم کے گھی میں برکت کا ظہور

حضرت انس کی والدہ ام سلیم نے اپنی بکری کے دودھ سے گھی بنایا اور ایک ڈبے میں بھر کر اپنی باندی کے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، باندی نے رسول اللہ کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا، خالی ڈبہ لے کر لوٹیں تو ام سلیم گھر میں نہیں تھیں، اس نے اس کو اسی جگہ جہاں وہ لٹکا رہتا تھا لٹکا دیا، ام سلیم آئیں تو دیکھا کہ اس میں سے گھی ٹپک رہا ہے تو انہوں نے باندی سے پوچھا کہ کیا تو نے رسول اللہ کو گھی پہنچایا تو اس نے کہا کہ ہاں میں پہنچا آئی ہوں۔ اگر یقین نہ آئے تو چل کر رسول اللہ سے پوچھ لو۔ ام سلیم اس کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئیں، آپ نے فرمایا ہاں یہ آئی تھی اور گھی کا ڈبہ دیا اور اس کو خالی کر لیا گیا، ام سلیم نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ بھیجا ہے! وہ ڈبہ اب تک بھرا ہوا ہے۔ اور اس سے گھی ٹپک رہا ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ام سلیم! اگر اللہ نے تمہیں کھلایا جیسا کہ تم نے اس کے نبی کو کھلایا تو بھلا اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ جاؤ خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ ام سلیم کا بیان ہے، میں اپنے گھر واپس آئی اور اپنے ایک بڑے پیالے میں ایسے اور ایسے تقسیم کر دیا، اور اس کے بقیہ سے ہم ایک یا دو ماہ تک روٹی کھاتے رہے۔ (معجزات نبوی ، ۷۲-۷۳)

۱۳ ام اوس بہزیہؓ کے گھی کے ڈبہ میں جس کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ کے طور پر بھیجا تھا، آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا اور کچھ بچا کر اور اس میں برکت کی دعا دے کر واپس کر دیا تو ام اوس بہزیہ اس ڈبہ سے حضرت ابو بکر، و عمر و عثمان اور حتی کہ حضرت علی

۱۳ حضرت معاویہ کے دور تک کھاتی رہیں اور وہ ڈبہ اسی طرح بھرا رہا۔ (معجزات نبوی ، ۷۳)

۱۴ ایک بکری کا جگر ایک سو تیس آدمیوں کو کافی ہو گیا۔ (معجزات نبوی ، ۸۶-۸۷)

۱۵ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابرؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے موقع پر سیکڑوں صحابہ نے کھانا کھایا جب کہ میزبان کے خیال کے مطابق کھانا دو یا تین آدمی کا تھا۔

(معجزات نبوی ، ۷۹-۸۰)

۱۶ حضرت عرباض بن ساریہؓ، حضرت جعیل بن سراقہؓ، حضرت عبداللہ بن معقلؓ تینوں بھوکے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور آپؐ نے حضرت بلالؓ کو کہا کہ ان کے کھانے کے لئے کچھ ہے تو انہوں نے کھجور کی تھیلی جھٹکی جس میں سے ۷ کھجور نکلے، آپؐ نے انہیں ایک رکابی میں رکھا اور ان کھجوروں پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ کہہ کر کھاؤ۔ ہر ایک نے گن گن کر ۵۰، ۵۰ کھجوریں کھائیں، دیکھا تو اسی طرح وہ ۷ کھجور باقی تھیں۔ رسول اللہ نے فرمایا، اے بلال، ان کھجوروں کو اپنی تھیلی میں رکھ لو۔ دوسرے دن دس آدمیوں نے کھایا پھر بھی وہ سات باقی رہیں۔

(معجزات نبوی ، ۹۲-۹۳)

۱۷ نوفل بن حارث بن عبدالمطلبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی، رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ رہن رکھوا کر تیس صاع جولی اور انھیں دی، نوفل کہتے ہیں کہ ہم چھ ماہ تک اسے کھاتے رہے، میں نے اسے ناپا تو اتنا ہی پایا جتنا کہ پہلے ہم نے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا! اگر تم اس کو نہیں ناپتے تو اپنی زندگی بھر کھاتے۔ (معجزات نبوی ، ۹۳-۹۴)

۱۸ درخت آپ کے حکم پر چلتے ہوئے آپ کے پاس آتے ہیں۔ (معجزات نبوی ، ۱۰۰-۱۰۲)

۱۹ رسول اللہ کے دست مبارک میں کنکریاں تسبیح پڑھتی۔ (معجزات نبوی ، ۱۰۹-۱۱۰)

۲۰ اونٹ رسول اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ (حوالہ بالا، ۱۱۵-۱۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے جہاں اور بہت سارے دلائل و علامات، شواہد و نشانیاں ہیں، وہیں یہ بھی ایک بڑی علامت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے زمانے کے حالات و واقعات کو بغیر کسی ذریعہ کے بتلایا ہے، اور نہ صرف اطلاع دی ہے بلکہ آپ نے جیسے جیسے فرمایا تھا زمانہ نے واقعہ کو اسی طرح حرف بہ حرف صحیح اور سچا ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ آپ کا لقب امی ہے، آپ دستور زمانہ کے مطابق لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے ہیں لیکن علم و عرفان کا سمندر ہے کہ بہتا چلا جا رہا ہے۔ حکمت و دانائی کی راہیں ہیں کہ کھلتی چلی جا رہی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کی چھوٹی چھوٹی چیزوں تک کو جانتے ہیں بلکہ انہیں بتلاتے جاتے ہیں کہ ان کا معاملہ یہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے واقعات جب تک صحابہ کے علم میں نہیں آتے تب تک کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان نہیں فرماتے۔ آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیاں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

- ۱ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۸۵)
- ۲ دابة الارض یعنی بات کرنے والا جانور پیدا ہوگا (صحیح مسلم، ۷۲۸۵)
- ۳ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔
میں اور قیامت دولی ہوئی انگلیوں کی طرح ہیں۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۰۳)
- ۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ہوگی۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۷۸)
- ۵ حضرت امام مہدی کی آمد ہوگی
- ۶ ابتداء دنیا سے قیامت تک ہونے والے فتنوں میں سے بڑا
اور سخت ترین فتنہ یعنی دجال کا ظہور ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۸۵)

- ۷ مشرق میں زمین دھنسے گی۔ (حوالہ بالا)
- ۸ مغرب میں زمین دھنسے گی۔ (حوالہ بالا)
- ۹ جزیرہ عرب میں زمین دھنسے گی۔ (حوالہ بالا)
- ۱۰ یاجوج و ماجوج کا فتنہ ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۳۷)
- ۱۱ سمندری جہاد ہوگا اور مجاہدین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا۔
- ۱۲ جزیرہ عرب فتح ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۸۲)
- ۱۳ روم فتح ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۸۲)
- ۱۴ مصر فتح ہوگا۔
- ۱۵ شام فتح ہوگا۔
- ۱۶ فارس فتح ہوگا۔
- ۱۷ یمن فتح ہوگا۔
- ۱۸ ہندوستان پر حملہ کئی ہوگی۔
- ۱۹ تاتار کا فتنہ ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۳۱۰)
- ۲۰ قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ (موجودہ ترکی) (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۷۸)
- ۲۱ عثمان بن طلحہ کے خاندان میں کعبہ کی کنجی ہوگی اور ان سے چھیننے والا ظالم ہوگا۔
- ۲۲ سراقہ بن مالکؓ کے ہاتھوں میں کسری کے کنگن ہونگے۔
- ۲۳ امت میں ۷۳ فرقے ہونگے۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۲ ۲۰۵ تا ۲۱۶)
- ۲۴ خانہ کعبہ میں لگائے گئے بایرکاٹ نامہ کو دیمک کا چاٹ جانا اور رسول اللہ کا اس کی خبر دینا۔ (معجزات نبوی۔ ۲۰۵)

- ۲۵ جنگ بدر کے دن دشمنان اسلام کے قتل کی جگہ کی نشان دہی فرمانا۔
(معجزات نبوی۔ ۲۰۹)
- ۲۶ کسری کی حکومت یعنی فارس و ایران کا خاتمہ۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۳۱۲۰)
- ۲۷ قیصر کی حکومت یعنی روم کا خاتمہ۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۳۱۲۰)
- ۲۸ ملک کے گوشے گوشے میں امن قائم ہوگا، یہاں تک کہ ایک عورت کوفہ سے چل کر حج کرے گی اور اسے کسی چور کا ڈرنہ ہوگا۔ (معجزات نبوی۔ ۲۱۲)
- ۲۹ حضرت اویس بن عامر قرنی کے ایمان اور مستجاب الدعوات ہونے کی خبر۔
(معجزات نبوی۔ ۲۱۹)
- ۳۰ حضرت فاطمہؓ کے انتقال کی پیش گوئی۔ (نور سمدی جلد ۱ صفحہ ۱۳۴)
- ۳۱ حضرت حسنؓ کے صلح کے کردار کی پیش گوئی۔ (نور سمدی جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)
- ۳۲ حضرت حسین بن علیؓ کی عراق میں شہادت کی خبر۔
(معجزات نبوی۔ ۲۵۲-۲۵۳)
- ۳۳ حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر بن ابوطالبؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی ملک شام میں جنگ موتہ میں شہادت کی خبر۔ (تین سو معجزات ۶۶)
- ۳۴ حبشہ کے بادشاہ اصمہؓ کے انتقال کی اطلاع اور نماز جنازہ۔
(تین سو معجزات ۶۷)
- ۳۵ حضرت عباسؓ کے خزانے کے چھپانے کی اطلاع دینا۔
(تین سو معجزات ۶۷-۶۸)
- ۳۶ عمیر بن وہب بن خلف کا قتل کے ارادے سے مدینہ آنا اور اپنے بھائی

صفوان بن امیہ بن خلف سے مکہ میں خفیہ معاہدہ کی اطلاع، اور عمیر کا قبول اسلام۔

(تین سو معجزات ۶۸-۶۹)

۳۷ مقام خاخ میں عورت منجر کے پاس خط کی اطلاع۔

(تین سو معجزات ۷۰-۷۱)

۳۸ رات میں کسری پر ویز کے قتل کی اطلاع صبح میں دی۔ (تین سو معجزات ۷۲-۷۳)

۳۹ قیامت سے پہلے ۳۰ بڑے دجال یعنی جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۳۴۲)

۴۰ امت کے مشہور ظالم حجاج بن یوسف ثقفی کے بارے میں پیشن گوئی۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۲۲۰)

۴۱ خلافت و ملوکیت کی پیشن گوئی۔ (معجزات نبوی ۲۶۲ تا ۲۶۴ نیز ۲۷۰)

ترمذی کی روایت ہے کہ خلافت ۳۰ سال تک رہے گی۔ اور پھر ملوکیت قائم ہو جائے گی۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۲۲۶)

جس کی تفصیل تاریخ کے حوالے سے یہ ہے، صداقت رسول ملاحظہ فرمائیے۔

خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سوا دو سال

خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ساڑھے دس سال

خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ گیارہ سال، گیارہ مہینے، سترہ دن

خلافت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ پونے پانچ سال

خلافت حضرت حسن رضی اللہ عنہ چھ مہینے

(اصحاب رسول ۶۸) (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۴۷)

۴۲ انتقال سے ایک ماہ قبل پیش گوئی کہ سو سال بعد کوئی صحابی زندہ نہ رہے گا۔

(معجزات نبوی۔ ۲۶۵-۲۶۶)

تاریخ کے حوالے سے تفصیل و صداقت ملاحظہ ہو

آخری صحابہ

نمبر شمار	نام	وفات	مقام
۱	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ	۸۷ یا ۸۸ ہجری	کوفہ
۲	حضرت سائب بن یزیدؓ	۹۱ یا ۹۶ ہجری	مدینہ منورہ
۳	حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ	۹۱ یا ۹۶ ہجری	مدینہ منورہ
۴	حضرت انس بن مالکؓ	۹۲ یا ۹۳ ہجری	بصرہ
۵	حضرت عبداللہ بن نسرؓ	۹۶ ہجری	
۶	حضرت محمود بن الربیعؓ	۹۹ ہجری	
۷	حضرت ہر ماس بن زیاد باہلیؓ	۱۰۲ ہجری	یمامہ
۸	حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہؓ	۱۱۰ ہجری	مکہ مکرمہ

(امداد الباری شرح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ بحوالہ دائمی عالمی تاریخ ۱۵۴)

۴۳ حجاز میں آگ لگنے اور بصری تک اس کے دکھائی دینے کی خبر دی۔

جو کہ ۶۵۴ھ میں پیش آئی۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۸۹)

موجودہ دور کے فتنوں کے بارے میں پیشن گوئیاں

- ۴۴ مال غنیمت ذاتی ملکیت بن جائے گا۔
- ۴۵ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔
- ۴۶ علم دین دنیاوی مقاصد کے لئے حاصل کیا جائے گا۔
- ۴۷ لوگ اپنی بیویوں کی بات مانیں گے۔
- ۴۸ ماؤں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کریں گے۔
- ۴۹ دوستوں کو گلے لگایا جائے گا۔
- ۵۰ باپ کو دھتکارا جائے گا۔
- ۵۱ مسجدوں میں شور شرابہ ہوگا۔
- ۵۲ قیادت فاجروں، فاسقوں کے ہاتھ میں ہوگی۔
- ۵۳ سب سے زیادہ کمینے قوم کے ذمہ دار ہوں گے۔
- ۵۴ شریر کے شرکی وجہ سے اس کا اکرام کیا جائے گا۔
- ۵۵ گویوں اور رقاصاؤں کی کثرت ہو جائے گی۔
- ۵۶ موسیقی کے آلات کی کثرت ہو جائے گی۔
- ۵۷ شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔
- ۵۸ بعد کے لوگ پہلے لوگوں کی برائی کریں گے۔
- نتیجہ کیا ہوگا؟ سرخ آندھیاں چلیں گی۔ زلزلے ہی زلزلے ہوں گے۔ زمین میں دھنسا دینے کے واقعات ہوں گے۔ صورتیں مسخ کر دی جائیں گی۔ پتھروں کی بارش ہوگی۔ الامان الحفیظ۔

- ۵۹ وقت میں برکت نہ رہے گی۔
- ۶۰ نبوت کی میراث یعنی علم اٹھالیا جائے گا۔
- ۶۱ علماء ربانی اٹھالئے جائیں گے۔
- ۶۲ طرح طرح کے فتنے نمودار ہوں گے۔
- ۶۳ طبیعتوں میں بخل ڈال دیا جائے گا۔
- ۶۴ قتل و خون ریزی کی گرم بازاری ہوگی۔
- (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ - ۱۴۵)
- ۶۵ حکمراں بدترین لوگ ہوں گے۔
- ۶۶ مالدار بخیل ہوں گے۔
- ۶۷ تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔
- (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۴۰)
- ۶۸ دشمنان اسلام بھوکوں کی طرح تمہیں مٹانے ٹوٹ پڑیں گے
- (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۳۸)
- ۶۹ صبح اور شام کے کپڑوں کے جوڑے الگ الگ ہوں گے۔
- ۷۰ کھانے کا ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا۔
- ۷۱ گھروں کو کپڑے پہنائے جائیں گے جیسے کعبہ پر غلاف ڈالا جاتا۔
- (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۳۶)
- ۷۲ معاہدات و معاملات میں دغا و فریب ہوگا۔
- ۷۳ باہم سخت اختلاف اور بھیانک ٹکراؤ ہوگا۔ (معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ - ۱۳۲)

۷۴ استقامت کے ساتھ دین پر چلنا ہاتھ میں جلتا ہوا انکارہ تھام لینے کے برابر ہوگا۔

(معارف الحدیث جلد ۸ صفحہ ۱۳۴)

۷۵ قیامت کے قریب کعبۃ اللہ ایک حبشی کے ہاتھوں منہدم کر دیا جائے گا۔

۷۶ جہالت کا غلبہ ہوگا۔

۷۷ علم کم ہو جائے گا۔

۷۸ زنا کا کاروبار کھلے عام چلے گا۔

۷۹ مرد کم ہوں گے۔

۸۰ عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ ۵۰ عورتوں کا ایک مرد منتظم ہوگا۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۲۰۵)

۸۱ امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا۔

۸۲ خیانت کرنے والے پر اعتماد کیا جائے گا۔

۸۳ بے حیائی کی باتیں اور حرکتیں کھلے عام ہوں گی۔

۸۴ پڑوسیوں سے برا سلوک کیا جائے گا۔

(مسند احمد مرویات عبداللہ بن عمرو ۶۸۷۲)

۸۵ آدمی ایک قبر کے پاس سے گزرے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۳۰۲)

۸۶ ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں انسان اپنی آمدنی کے بارے میں

اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ حلال ہے یا حرام۔

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، بحوالہ ترجمان الحدیث جلد اول صفحہ ۱۰۱)

۸۷ مسلمانوں کا یہودیوں سے قتال ہوگا، تو مسلمان انہیں قتل کریں گے، یہاں تک کہ اگر

وہ کسی پتھر یا درخت کے پیچھے پناہ لیں گیں تو وہ پتھر اور درخت بول پڑیں گے کہ

اے اللہ کے بندے، میرے پیچھے یہ یہودی چھپا بیٹھا ہے، آ اور اسے قتل کر،

لیکن غرقہ درخت نہیں بولے گا۔ اس لئے کہ یہ یہودی درخت ہے۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۳۳۹)

۸۸ نہر فرات سونے کے پہاڑ اگلے گی، اس کے حصول کے لئے خونریزی ہوگی،

اور سو میں سے ننانوے اس میں مارے جائیں گے۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۲۷۲)

۸۹ قاتل کو معلوم نہ ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول کو معلوم نہ ہوگا کہ

وہ کیوں قتل کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۷۳۰۳)

کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔

(رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸)

جوامع الکلم کی تشریح و وضاحت ہمارے اکابر نے یوں فرمائی ہے کہ کلام نبوی الفاظ میں تو مختصر ہوتے ہیں لیکن معانی و مطالب کا سمندر ہوتے ہیں۔ بات بر موقع اور بر محل ہوتی ہے، مخاطب کی ضرورت کے لئے کافی ہوتی ہے۔ جس کو ایک عاشق رسول، سیرت نبوی کے مورخ مولانا سلیمان منصور پوری نے یوں کہا ہے کہ الفاظ مختصر، سادہ، صاف، پر صدق، معانی کا خزانہ، ہدایت کا گنجینہ۔

(رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۱۵۸)

جوامع الکلم میں آپؐ کے خطبات، خطابات، جوابات، ہدایات، گفتگو، دعائیں، وصیتیں، نصیحتیں، اوامر و نواہی، اور احادیث نبوی شامل ہیں جن کو سمجھنا ضروری ہے۔

خطبہ یعنی لکچر کسی موضوع پر با کمال انداز میں بات کرنا۔

خطاب، یعنی برسر موقعہ کسی موضوع پر تقریر۔

جواب یعنی کسی نے آپؐ سے کوئی بات، کوئی مسئلہ، کوئی چیز پوچھی اور آپؐ نے اس کا جواب دیا۔

دعائیں مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ سے مانگی ہوئی دعائیں

وصیت صحابہ کو کہیں روانہ فرماتے ہوئے وصیت کرنا یا

اپنے الفاظ میں وصیت کا لفظ استعمال کرنا

اوامر شرعی احکام و مسائل، حلال و حرام کو واضح فرمانا

نواہی ممنوعات و محرمات سمجھانا، حرام کاموں سے روکنا

احادیث ان تمام کے مجموعہ کا نام احادیث نبوی ہے
امثال بات سمجھانے کے لئے کوئی مثال بیان کرنا

حکم بات کو بہتر طور پر سمجھانے کے لئے حکمت و دانش کے
جملے جس کو اردو زبان میں ”دریا بہ کوزہ“ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطابات و خطبات کے کچھ شہ پارے
حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فصیح و بلیغ وعظ
ارشاد فرمایا جس سے ہمارے دل کانپ گئے، اور ہماری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں، ہم نے
کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایسا وعظ تھا جیسے رخصت ہونے والا کہتا ہے۔ آپ ہمیں وصیت
فرمائیے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا!

۱ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، اور گرچیکہ تمہارا امیر حبشی ہو اس کی بات
سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی۔ اور تم میں سے جو زندہ رہے گا تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ تو تم
میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑو۔ اور سن لو! دین میں نئے نئے کام انجام
دینے سے بچو۔ اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۵۷)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

مجھے اللہ نے جو ہدایت و علم دے کر بھیجا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہے، جو ایسی
زمین میں برسی، تو وہاں ایک پاکیزہ جماعت تھی۔ جس نے پانی قبول کیا، تو بہت سی گھاس اور بہت
سے پودے اگ آئے، اور وہاں گڈھے بھی تھے جنہوں نے پانی روک لیا، تو اللہ نے اس سے لوگوں کو

فائدہ پہنچایا، وہ خود اس سے پیئے، دوسروں کو پلائے، اور جانوروں کو سیر آب کئے۔ اور وہ پانی ایک دوسری جماعت کو ملا، وہ چٹیل میدان کی طرح تھی، جونہ پانی روکتا ہے اور نہ ہریالی آگاتا ہے۔ پہلی مثال اس کی ہے جو اللہ کے دین کو سمجھا، اور اس کو فائدہ پہنچا اس چیز سے جس کو دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے علم سیکھا اور علم سکھایا۔ اور دوسری مثال اس کی ہے جس نے توجہ نہیں دی، اور اللہ کی ہدایت کو قبول نہیں کیا جسے دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔ (ریاض الصالحین صفحہ ۸۸ حدیث نمبر ۱۶۲)

۳ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، ارشاد فرمایا! اے لوگو! تم اللہ کے پاس ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ کئے جن کئے جاؤ گے، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ جیسا ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے، ہم اسی طرح لوٹائیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا اور ہم ایسا کرنے والے ہیں۔ (سورہ انبیاء، آیت ۱۰۳) اور سن لو کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور سن لو! میری امت کے کچھ لوگ حوض کوثر کے پاس لائے جائیں گے تو انھیں بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو جواب دیا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کیا ہے؟ تو میں نیک بندے حضرت عیسیٰ کی طرح کہوں گا کہ ”جب تک میں زندہ تھا تو میں ان کا گواہ تھا، جب آپ نے مجھے موت دی تو آپ ان کے ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ انھیں عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ معاف فرمادیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔ (سورہ مائدہ آیت ۱۱۷، ۱۱۸) مجھ سے کہا جائے گا کہ یہ آپ کے بعد دین سے لے پاؤں پھر گئے تھے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۶۵)

۴ حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ (یعنی حدیث قدسی ہے)

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے، اور میں نے اس کو تمہارے لئے بھی حرام کر دیا ہے تو ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم بھی گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں۔ تو تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم بھی بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں۔ تو تم مجھ سے روزی مانگو میں تمہیں روزی دوں گا۔ اے میرے بندو! تم بھی ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو تم مجھ سے پہناؤ مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے رہتے ہو اور میں تمہارے سارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ تو تم مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم ہر گز مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور نہ ہر گز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! تمہارے سارے اگلے لوگ اور تمہارے سارے پچھلے لوگ، تمہارے سارے انسان اور سارے جن مل کر سب سے زیادہ پرہیزگار آدمی کا دل بن جائیں یہ چیز میری مالکیت میں ذرہ برابر زیادتی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! تمہارے سارے اگلے لوگ اور تمہارے سارے پچھلے لوگ، تمہارے سارے انسان اور سارے جن مل کر سب سے زیادہ نافرمان و بدکردار آدمی کا دل بن جائیں تو میری مالکیت میں ذرہ برابر کمی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! تمہارے سارے اگلے لوگ اور تمہارے سارے پچھلے لوگ، تمہارے سارے انسان اور سارے جن یکجا ہو کر ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں اور وہ سارے کے سارے مجھ سے مانگیں اور میں ان میں سے ہر ایک کا سوال پورا کروں۔ تو یہ چیز میرے خزانوں میں ذرہ برابر کمی نہیں کرے گی جیسے سوئی کا پورا سمندر میں ڈبو کر نکالا جائے تو سمندر کے پانی میں کمی نہیں ہوتی۔ اے میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو شمار کرتا ہوں، اور میں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ تو جو بھلائی پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر بجالائے۔ اور جو اس کے علاوہ پائے تو پھر وہ کسی اور کو ملامت نہ کرے بلکہ اپنے آپ پر ملامت کرے۔ (ریاض الصالحین صفحہ ۶۵ حدیث نمبر ۱۱۱)

۵ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی کسی مومن کی دنیاوی پریشانی کو دور کرے گا اللہ قیامت کے دن کی پریشانی اس سے دور کریں گے، جو کوئی کسی تنگ دست کو آسانی دے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت میں آسانی دیں گے، جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور جو علم دین سیکھنے کی راہ پر چل پڑتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔ اور کوئی جماعت اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتی ہے، اور اس کا مذاکرہ کرتی ہے، ایک دوسرے کو سکھاتی ہے، تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ فرشتوں سے ان کا تذکرہ فرماتے ہیں اور جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے تو اس کا خاندانی ہونا اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۴۳)

رسول اللہ ﷺ کے جوابات اور صحابہ کے سوالات

صحابہ چاہتے تھے کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے تاکہ زبان مبارک سے اس کے بارے میں حقیقت واقعہ جان سکیں۔ لیکن ہر کس و ناکس کی ہمت نہ پڑتی تھی اسی لئے صحابہ اس بات کے خواہش مند رہتے تھے کہ کوئی پردیسی آئے اور وہ پوچھے اور ہم جان سکیں۔ یا پھر صحابہ حسب ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا کرتے تھے آپ ﷺ ان کے تشفی بخش جواب عنایت فرماتے تھے۔ آگے اسی طرح کے جوابات و سوالات پیش ہیں جن سے ہمیں روشنی ملتی ہے۔

۱ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ

یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ شریف اکرم کون ہے؟ جواب فرمایا کہ جو ان میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا

سب سے زیادہ شرافت یوسف علیہ السلام کو ملی ہے۔ وہ اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے نبی کے بیٹے، اللہ کے نبی کے پوتے، اللہ کے خلیل کے پڑپوتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا ہم یہ بھی نہیں پوچھ رہے، تو آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے نامی گرامی افراد اور قبائل کے بارے میں پوچھتے ہو تو ان میں کا بہتر اسلام میں بھی بہتر ہے جب وہ اسلام کو گہرائی سے سمجھے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۹)

۲ حضرت ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا! یا رسول اللہ! مجھے اسلام کی ایک ایسی بات بتلائیے کہ جس کے بارے میں میں آپ کے علاوہ کسی اور سے نہ پوچھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کہہ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس پر استقامت اختیار کر۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۸۵)

۳ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ! کونسے صدقے کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم صدقہ کرو اس حال میں کہ تم صحت مند ہو، ضرورت مند ہو، غریبی کا ڈر ہو، اور مال داری کی امید ہو، اور اتنی سستی نہ کرو کہ موت گردن تک پہنچ جائے۔ اور تم وصیت کرنے لگو کہ فلا نے کو اتنا دو، فلا نے کو اتنا دو، جب کہ وہ کسی اور کا ہو چکا۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۹۰)

۴ حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! اعمال میں کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا کونسا غلام آزاد کرنا سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جو گھروالوں کے پاس سب سے زیادہ عمدہ ہو اور جو سب سے زیادہ قیمتی ہو۔ میں نے پوچھا، اگر میں نہیں کر سکوں تو؟ کسی کام کرنے والے کی مدد کر، یا کام کرنے والے کو بہتر کام کرنا سکھا دے۔ میں نے پوچھا آپؐ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے کسی کام میں کمزور ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا،

لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو، یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے جو تمہیں ملے گا۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۱۷)

۵ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چاہے وہ ظالم ہو یا وہ مظلوم ہو۔ تو ایک آدمی نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں اس کی مدد کروں گا جب وہ مظلوم ہو لیکن آپؐ فرمائیے اگر وہ ظالم ہو تو میں کیسے اس کی مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کو ظلم کرنے سے روکو گے، یہ تمہاری طرف سے اس کی مدد ہے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں

۱ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی۔

۲۔ امیر وقت کا حکم سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی اگرچہ امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو

۳ اختلافات کے دور میں میرے طریقے کو مضبوط تھامے رکھنے کی۔

۴ اختلافات کے دور میں میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو مضبوط تھامے رکھنے کی

۵ اور بدعات سے بچتے رہنے کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ اسوہ رسول اکرم از مولانا ڈاکٹر عبداللہ صاحب ۱۷۰)

حضرت معاذ بن جبل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ۱۰ وصیتیں فرمائیں۔

۱ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چاہے تمہیں قتل کر دیا جائے یا زندہ جلا دیا جائے۔

۲ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا

۳ فرض نماز ہرگز قصداً نہ چھوڑنا

- ۴ شراب ہرگز نہ پینا
 - ۵ گناہ سے بچے رہنا
 - ۶ میدان جہاد سے نہ بھاگنا
 - ۷ وبائی علاقہ سے نہ بھاگنا
 - ۸ بیوی، اولاد اور ماں باپ پر اچھا مال خرچ کرنا
 - ۹ اولاد کو ادب سکھانا
 - ۱۰ اپنی اولاد کو اللہ کے احکام و قوانین سے ڈراتے رہنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۸)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے میر رب نے ان نوباتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا ہے۔

- ۱ تنہائی اور لوگوں میں اللہ سے ڈرنا
- ۲ غصہ اور رضامندی میں عدل و انصاف کی بات کہنا
- ۳ غریبی اور دولت مندی میں میانہ روی قائم رکھنا
- ۴ رشتہ داروں کے حقوق ادا کروں اور رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑوں
- ۵ انہیں بھی دوں جنہوں نے مجھے محروم رکھا اور میرا حق مجھے نہیں دیا
- ۶ ظلم کرنے والوں کو معاف کروں
- ۷ میری خاموشی میں اسی کی فکر و تفکر ہو
- ۸ میری گفتگو اس کا ذکر ہو
- ۹ میری نظر عبرت والی نظر ہو

(اسوہ رسول اکرم، ۱۶۷ تا ۱۶۹)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کی خاص طور پر وصیت فرمائی۔

- ۱ غریبوں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں
- ۲ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں
- ۳ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں
- ۴ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگوں، بلکہ صرف اللہ سے مانگوں
- ۵ میں ہر موقع پر حق بات کہوں اگرچہ وہ لوگوں کو کڑوی لگے
- ۶ میں اللہ کے معاملہ میں کبھی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں
- ۷ میں کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کروں

(اسوہ رسول اکرم، ۱۷۳ تا ۱۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات افراد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ دیں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

- ۱ انصاف کرنے والا حکمران
- ۲ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ کی عبادت میں گزری
- ۳ وہ بندہ یا بندی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
- ۴ وہ بندہ جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو
- ۵ وہ دو آدمی جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں
- ۶ وہ بندہ جس کو خوبصورت خاندانی عورت بدی کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

۷ وہ آدمی جو صدقہ کرے اور اس کو پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر ۶۶۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے پانچ سوالوں کا جواب دیئے بغیر انسان کے پاؤں اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکیں گے۔

- ۱ عمر کس کام میں گزاری
- ۲ جسم اور جوانی کو کس کام میں گھلایا
- ۳ مال کیسے کمایا
- ۴ کمایا ہوا مال کہاں خرچ کیا
- ۵ دین کے علم پر کہاں تک عمل کیا

(جامع ترمذی ابواب القیامۃ بحوالہ، اسوہ رسول اکرم، ۱۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں لے اور اس پر عمل کرے اور اس کی تعلیم دے تاکہ دوسرے اس پر عمل کریں؟ تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ میں تیار ہوں، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ان پانچ باتوں کا ذکر کیا۔

- ۱ حرام سے پرہیز کر تو سب سے زیادہ عابد ہوگا
- ۲ اللہ کی تقدیر پر راضی رہ تو سب سے زیادہ غنی ہوگا

- ۳ اپنے پڑوسی سے نیک سلوک کر تو مومن ہوگا
 ۴ لوگوں کے لئے وہ پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو مسلمان ہوگا
 ۵ زیادہ نہ ہنس اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، ابواب الزہد، حدیث نمبر ۲۳۰۴)

حضرت عمرو بن میمون اودیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ نعمتوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو اور اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہو اٹھا لو۔

- ۱ جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے
 ۲ تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے
 ۳ خوشحالی کو تنگ دستی سے پہلے
 ۴ فرصت کو مشغولیت سے پہلے
 ۵ زندگی کو موت سے پہلے (جامع ترمذی بحوالہ اسوہ رسول اکرم، ۱۷۵)
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار باتیں نصیب ہو جائیں تو دنیا چھوٹنے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

- ۱ امانت کی حفاظت
 ۲ باتوں میں سچائی
 ۳ حسن اخلاق
 ۴ کھانے میں احتیاط اور پرہیزگاری
 (مسند احمد بن حنبل بحوالہ، اسوہ رسول اکرم، ۱۷۴ و ۱۷۵)

حضرت ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

- ۱ برے ساتھیوں کی ہم نشینی سے اکیلے رہنا اچھا ہے
- ۲ اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے
- ۳ کسی کو اچھی بات بتانا خاموش رہنے سے بہتر ہے
- ۴ بری باتیں بتانے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔

(اسوہ رسول اکرم، ۱۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری کو مخاطب کر کے کہا کہ دو خصلتیں زبان پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں۔

- ۱ زیادہ خاموش رہنے کی عادت
- ۲ حسن اخلاق

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ، اسوہ رسول اکرم، ۱۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر اس کو تھامے رہے تو کبھی نہ بھٹکو گے:

- ۱ اللہ کی کتاب
- ۲ میری سنت

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ، اسوہ رسول اکرم، ۱۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب غیر مسلم قومیں تمہاری سرکوبی کے لئے ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسا کہ بہت سے کھانے والے افراد ایک دوسرے کو بلا کر دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں، ایک صحابی نے عرض کیا! کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں

بلکہ اس وقت تم تعداد میں بہت ہو گے، لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے کوڑے کرکٹ اور جھاگ سے زیادہ نہ ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ دشمن قوم کے دل سے تمہارا رعب ختم ہو جائے گا اور تمہارے دل ”وَهْنٌ“ کا شکار ہو جائیں گے۔

کسی صحابی نے پوچھا! یا رسول اللہ! ”وَهْنٌ“ کسے کہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱ دنیا سے محبت

۲ موت سے کراہت

(ابوداؤد کتاب الملاحم، بحوالہ ترجمان الحدیث جلد اول صفحہ ۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کاموں کے کرنے کا حکم فرمایا

فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

۱ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ

۲ کھانا کھلاؤ

۳ صلہ رحمی کرو

۴ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔

اپنے رب کی جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱ صفحہ ۱۶۸)

۵ آپس میں بغض نہ رکھو

۶ باہم حسد نہ کرو

۷ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو

۹ اور اللہ کے بندے بن کر رہو

۱۰ بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح بخاری، جلد ۲ صفحہ ۸۹۶)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم فرمایا:

۱ بیمار کی عیادت کریں

۲ جنازہ کے پیچھے چلیں

۳ چھینکنے والے کا جواب دیں

۴ اگر قسم کھائیں تو قسم کو پورا کریں

۵ مظلوم کی مدد کریں

۶ دعوت دینے والے کی دعوت قبول کریں

۷ سلام کو عام کریں۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۳۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کاموں سے روکا

سات ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں جن سے روکا:

۱ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا

۲ جادو کرنا

۳ کسی کو ناحق قتل کرنا

۴ سود کھانا

۵ یتیم کا مال کھانا

۶ میدان جہاد سے بھاگنا

۷ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۷)

پانچ گناہ صادر ہوتے وقت ایمان ساتھ چھوڑ دیتا ہے:

- ۱ زنا کرتے وقت
 - ۲ چوری کرتے وقت
 - ۳ شراب پیتے وقت
 - ۴ ناحق مال لوٹتے وقت
 - ۵ مال غنیمت میں خیانت کرتے وقت (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۷)
- منافق کی علامتیں چار ہیں:
- ۱ بات کرے تو جھوٹ بولے
 - ۲ امانت میں خیانت کرے
 - ۳ وعدہ خلافی کرے
 - ۴ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امثال و حکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطیب الانبیاء ہیں۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

- ۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو کیڑے پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ انھیں اس میں گر کر ہلاک ہونے سے بچا رہا ہے اور میں تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں اور تم ہو کہ میرے ہاتھوں سے چھوٹ چھوٹ کر اس میں گرتے جا رہے ہو۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۶۳)
- ۲ قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔
- ۳ غیر ضروری کام کو چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے۔

- ۴ مشورہ بھی امانت ہے۔
- ۵ تدبیر جیسی کوئی دانائی نہیں۔
- ۶ جو عہد کا پکا نہیں وہ دیندار نہیں۔
- ۷ عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔
- ۸ مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے۔
- ۹ جہالت سے بڑھ کر کوئی تنگی نہیں۔
- ۱۰ جس طرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے اسی طرح بد خلقی سے ساری خوبیاں جاتی رہتی ہیں۔ (مہر نبوت ، قاضی سلیمان منصور پوری ۷۷-۷۸)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد بختی کی چار علامتیں ہیں:
- ۱ اللہ کے لئے آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہونا
- ۲ دل کا سخت ہو جانا
- ۳ لمبی امیدیں باندھنا
- ۴ دنیا کی حرص (معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۲۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث مبارکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو خوشخبری سنائی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس
 حدیثیں یاد کرے اور دوسروں تک ان کو پہنچائے، اسی فرمان نبوی کے پیش نظر ہمارے اکابر نے کئی
 ایک مجموعے تیار کئے ہیں۔ اس حقیر و عاجز نے اس فضیلت کو حاصل کرنے کی جستجو میں چالیس
 احادیث کا انتخاب کیا ہے تاکہ ہم انھیں یاد کر لیں۔

- ۱ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ پاکی ایمان کا آدھا حصہ ہے
- ۲ الصَّلَاةُ نُورٌ نماز نور ہے
- ۳ الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ صدقہ دلیل ہے
- ۴ الصَّبْرُ ضِيَاءٌ صبر کرنا روشنی ہے
- ۵ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ

قرآن تمہارے حق میں سفارشی ہے یا وہ تمہارے حق میں حجت ہے

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۵)

۶ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

بے شک اللہ اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔

(ریاض الصالحین صفحہ ۲۶ حدیث نمبر ۲۹)

۷ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ سچائی نیکی کی رہنمائی کرتی ہے

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۵۴)

- ۸ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۵۴)
- ۹ إِنَّ الْكُذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ۔ جھوٹ برائیوں کے راستے پر چلاتی ہے
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۵۴)
- ۱۰ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ اور برائیاں جہنم کی طرف لے جاتی ہیں۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۵۴)
- ۱۱ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ جہاں کہیں رہ اللہ سے ڈر۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۱)
- ۱۲ وَاتَّبِعِ الْحَسَنَةَ السَّيِّئَةَ اور برائی سرزد ہو جائے تو بھلائی کا کام کرو۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۱)
- ۱۳ وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آ۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۱)
- ۱۴ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدَهُ أَمَامَكَ تو اللہ کے احکام کی حفاظت کرتو اسے اپنے سامنے پائے گا۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۱۵ تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشَّدَّةِ
تو اللہ کو نعمتوں میں یاد کرو وہ تجھے مصیبت میں یاد رکھے گا۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۱۶ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبْكَ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
اور جان لے کہ جو چیز تجھ سے چھوٹ گئی وہ تجھے ملنے والی نہیں تھی۔

- ۱۷ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ
اور جو معاملہ تیرے ساتھ پیش آیا ہے وہ تجھ سے چھوٹنے والا نہیں تھا۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۱۸ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ اور جان لے کہ مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۱۹ وَأَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكَرْبِ کشادگی، تنگی کے ساتھ ساتھ ہے۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۲۰ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا مشکل کے ساتھ ساتھ آسانی ہے۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۲)
- ۲۱ الْكَفَّيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو دین سکھائے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے۔
(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۴۰۹)
- ۲۲ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ وَتَمَتَّنَى عَلَى اللَّهِ
اور معذور وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرے اور اللہ سے امیدیں لگائے رکھے
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۶۶)
- ۲۳ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ
آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مطلب اور غیر ضروری کام کو چھوڑ دے
(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۳۱۷)

۲۴ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ
وَفِي كُلِّ خَيْرٍ

طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے کمزور مومن کے مقابلہ میں، اور دونوں میں خیر ہے
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۰۰)

۲۵ اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع پہنچائے۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۰۰)

۲۶ وَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ اللہ سے مدد طلب کرو اور سستی نہ کرو۔
(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۰۰)

۲۷ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةً، أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ
فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ
میت کے ساتھ تین چیزیں قبر تک جاتی ہیں، اس کے گھر والے، اس کا مال، اور اس کا عمل
دو چیزیں لوٹ جاتی ہیں، اور ایک چیز باقی رہتی ہے،
اس کے گھر والے اور اس کا مال لوٹ جاتا ہے، اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔
(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۳۷۹)

۲۸ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ

لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور جس کا عمل اچھا ہو۔
(صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۳۳۰)

۲۹ یُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَمَاتٍ

ہر آدمی اسی طرح اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوگی۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۱۶)

۳۰ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ شَرْمٌ وَحَيَاءُ إِيْمَانٍ کا حصہ ہے

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۲۵)

۳۱ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۴)

۳۲ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۹)

۳۳ إِنَّ الدِّينَ يُسْرُ بے شک دین آسان ہے

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۵)

۳۴ الدَّالُّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

کسی نیک کام کی رہنمائی کرنے والے کو اس نیک کام کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۷۳)

۳۵ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

تم میں سے کوئی بھی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے

وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۸۳)

۳۶ اَتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان پردہ نہیں ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۰۶)

۳۷ الْمُسْلِمُ مَنْ نَسِلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدَيْهِ
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۰۹)

۳۸ مَنْ لَا يُزَحِّمُ لَا يُزَحِّمُ - جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۲۲)

۳۹ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ - اچھی بات کرنا صدقہ ہے

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۴۶)

۴۰ تُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ -

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۲۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آویز عمومی دعائیں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع ترین دعا فرماتے تھے، اور تکلف و تصنع اور قافیہ بندی نہیں کرتے تھے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۶۴) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا خود عبادت ہے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۶۳)

آگے جامع ترین عبادت کے کچھ نبوی نمونے اس نیت سے پیش کئے جا رہے ہیں کہ ہم بھی ان دعاؤں کا اہتمام کریں، اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی دعائیں ہیں، مخصوص اعمال کی مخصوص دعائیں بھی ہیں جو کتاب میں شامل ہیں۔ اس موقع پر عربی دعائیں حرکات کے اہتمام کے ساتھ لکھی جا رہی ہیں تاکہ عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان شہ پاروں کو یاد کر لیں۔ اور حسب موقع پڑھنے کا اہتمام کریں۔

۱ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے وہ چیز جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں۔ آپ نے فرمایا اللہ سے عافیت مانگو۔ میں کچھ دن بعد پھر آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے وہ چیز جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا، اے عباس! اللہ کے رسول کے چچا اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۸۶)

۲ حضرت حصینؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مختصر اور جامع ترین دعا سکھلائی۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي رُشْدِي، وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔

اے اللہ میرے دل میں میری ہدایت ڈال دیجئے۔

اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھئے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۸۵)

۳ حضرت علیؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تلقین فرمائی۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي

اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے درست فرما۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۷۱)

۴ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى۔

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی، اور دل کی بے نیازی مانگتا ہوں۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۶۶)

۵ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي،

اے اللہ آپ میری مغفرت فرمائیے، اور آپ مجھ پر رحم فرمائیے،

اور مجھے معاف فرمائیے، اور مجھے نوازیئے۔

(فان هولاء تجمع لك دنياك و آخرتك)

بے شک یہ جملے تمہارے لئے دنیا و آخرت کو جمع کرنے والے ہیں۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۶۷)

۶ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو آپ کی فرماں برداری کی جانب پھیر دیجئے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۶۸)

۷ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ،

وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ،

وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ،

وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ،

وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

اے اللہ! میرے دین کو درست فرما دیجئے جو کہ میری نجات کا دار مدار ہے۔
اور میری دنیا کو سنوار دیجئے جس میں کہ میری روزی روٹی ہے۔

اور میری آخرت بنا دیجئے جس میں مجھے لوٹنا ہے۔

اور میری زندگی کو ہر بھلائی میں اضافہ کا ذریعہ فرما دیجئے۔

اور موت کو ہر شر سے چھٹکارہ کا ذریعہ کر دیجئے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۷۰)

۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ،

وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ،

وَاعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

وَاعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں، مجبوری اور سستی سے
 بزدلی سے، بڑھاپے کی انتہاء سے، اور کنجوسی سے،
 اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے،
 اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی و موت کی آزمائش سے۔
 (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۷۲)

۹ اَللّٰهُمَّ اسْرِ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ، وَاسْرِ اِنِّيْ فِيْ اَمْرِيْ،
 وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ،
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ،
 وَمَا اسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ،
 وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
 وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اے اللہ! آپ مجھے معاف فرمائیے، میرے دانستہ اور نادانستہ کو معاف فرمائیے
 میرے معاملہ میں میرے حد سے گزرنے کو معاف فرمائیے،
 اور جس کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔
 اے اللہ! آپ مجھے معاف فرمائیے، اس کو جو میں پہلے کر چکا ہوں
 اور جو میں بعد میں کروں گا۔
 اور جس کو میں پوشیدہ کیا ہوں اور جو میں نے علانیہ کیا ہے۔
 اور جس کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

آپ ہی اول ہیں اور آپ ہی آخر ہیں
اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

(ریاض الصالحین ، حدیث نمبر ۱۴۷۴)

۱۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس شر سے جو میں نے کیا ہے،

اور اس شر سے جس کو میں نے نہیں کیا ہے۔ (ریاض الصالحین ، حدیث نمبر ۱۴۷۵)

۱۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ

وَتَحَوُّلِ عَافِيَّتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ کی نعمت چھن جانے سے

آپ کی عافیت پلٹ جانے سے، اور اچانک آپ کی ناراضگی اترنے سے

، اور آپ کی ہر ناراضگی سے۔

(ریاض الصالحین ، حدیث نمبر ۱۴۷۶)

۱۲ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ

عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَآلَيْكَ اَنْتَبْتُ

وَبِكَ خَاصَمْتُوْا لَيْكَ خَاكَمْتُ

فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے اسلام لایا، اور آپ ہی پر ایمان لایا،
 اور آپ ہی پر بھروسہ کیا، اور آپ ہی کی جانب رجوع کیا،
 اور آپ ہی کو میرے دشمن کے معاملہ میں فریق بناتا ہوں اور آپ ہی کے فیصلہ کو مانا،
 تو آپ مجھے بخش دیجئے، جو کچھ میں نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ میں بعد میں کروں،
 جو کچھ میں پوشیدہ کیا ہے اور جو کچھ میں علانیہ کروں،
 آپ ہی اول ہیں اور آپ ہی آخر ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔
 (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۷۸)

۱۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَمِنْ شَرِّ بَصْرِیْ،
 وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ، وَمِنْ شَرِّ مَیِّتِیْ۔
 اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میرے سننے کے شر سے
 اور میرے دیکھنے کے شر سے، اور میری زبان کے شر سے،
 اور میرے دل کے شر سے، اور میری منی کے شر سے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳۸۱)
 ۱۴ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام کبھی بھی
 ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ

وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْئُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رُّوْعَاتِيْ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ

وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ خَلْفِيْ

وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

اور اپنے دین، دنیا، اہل و عیال، اور مال میں عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

اے اللہ! آپ میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائیے۔

اور مجھ کو خوف کی چیزوں سے امن نصیب فرمائیے۔

اے اللہ! آپ میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اور اوپر سے حفاظت فرمائیے۔

اور میں آپ کی عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ

میں نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔

(ابوداؤد، حدیث نمبر، ۵۰۷۴)

۱۵ سید الاستغفار، استغفار کا سردار۔ یعنی مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ

وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

اَبُوْءَ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءَ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ! آپ ہی میرے پالنے والے ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں
 آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔
 اور استطاعت کے بقدر آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔
 میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔
 اور مجھ پر جو آپ کی نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں۔
 اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔
 لہذا مجھے بخش دیجئے کیوں کہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔
 (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، حدیث نمبر ۶۰۶۱)

دعاؤں کا خلاصہ، دعائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار دعائیں مانگی ہیں۔ ہمیں ان میں کوئی
 دعا یاد نہیں رہ پاتی، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں جو
 ہمیں یاد نہیں رہتیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو ان تمام کو جامع ہو۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوں دعا مانگو۔

۱۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ

مَا سَاءَ لَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اے اللہ! میں آپ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتا ہوں
 جو آپ سے آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا ہے۔
 اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ان تمام شرور سے
 جن سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔
 آپ ہی ہیں جن سے مدد مانگی جاتی ہے۔
 اور آپ ہی کو دعا پہنچانا ہے۔
 آپ کے سوا بھلائی کی طاقت دینے والا برائی سے روکنے والا کوئی نہیں۔
 (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۹۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات

ہفتہ کے سات دن۔

پیر اور جمعرات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ (اسوہ رسول اکرم صفحہ ۳۳۵)

جمعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین وقت میں مسجد تشریف لاتے اور صحابہ کے حالات و تقاضوں کے پیش نظر خطاب فرماتے، جمعہ سے پہلے دو خطبے دیتے اور امامت فرماتے۔

چوبیس گھنٹے کے معمولات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن بھر میں ۷۰ سے زائد مرتبہ توبہ واستغفار فرمایا کرتے تھے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۳)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ۱۰۰ مرتبہ توبہ واستغفار فرماتے تھے۔

(ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور بیان معتدل ہوتے تھے، نہ طویل ہوتے کہ نمازی اور سننے

والے اکتا جائیں اور نہ مختصر ہوتے۔ (ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۴۸)

بعد فجر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز فجر پڑھ کر تسبیحات اور ذکر میں مشغول رہتے اور اس کے

بعد مسجد ہی میں جائے نماز پر آلتی پالتی مار کر چارزانو بیٹھ جاتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر روانہ دار پاس آ کر بیٹھ جاتے، یعنی یہ دربار نبوت تھا، یہی حلقہ توجہ تھا، یہی درس گاہ ہوتی تھی، یہی محفل احباب بنتی تھی، یہیں آپ نزول شدہ وحی سے صحابہ کو مطلع فرماتے تھے، یہیں آپ فیوض باطنی اور برکات روحانی کی بارش ان پر فرماتے، یہیں آپ دین کے مسائل، معاشرت کے طریقے، معاملات کے ضابطے، اخلاق کی باریکیاں ان کو تعلیم فرماتے، لوگوں کے معاملات اور مقدمات فیصلہ کرتے۔ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے، آپ خواب سنتے اور تعبیر بیان فرماتے، کبھی آپ ہی بیان فرماتے کہ آج میں نے یہ خواب دیکھا ہے، پھر خود ہی اس کی تعبیر بیان فرمادیتے، پھر بعد میں آپ نے یہ معمول ترک فرمادیا تھا۔ کبھی صحابہ کرام اثنائے گفتگو میں ادب کے ساتھ جاہلیت کے قصے بیان کرتے، قصیدے اور اشعار سناتے، یا مزاح کی باتیں کرتے، آپ سنتے رہتے کبھی ان کی باتوں پر مسکرا بھی دیتے اس کے بعد آپ اشراق کی نوافل پڑھتے۔ اکثر اسی وقت مال غنیمت یا لوگوں کے وظیفے تقسیم فرماتے۔ جب سورج نکل کر دن خوب چڑھ جاتا تو آپ چاشت کی کبھی چار کبھی آٹھ رکعتیں پڑھ کر مجلس درخواست فرماتے، اور جن اہلیہ کی باری اس دن ہوتی ان کے گھر تشریف لے جاتے، وہاں گھر کے معاملات میں مصروف رہتے، اکثر گھر کے مختلف کام خود ہی انجام دیتے، دن میں صرف ایک بار کھانا تناول فرماتے، دوپہر میں آرام فرماتے۔ (اسوہ رسول اکرم، ۴۷۵ و ۴۷۶)

بعد ظہر

نماز ظہر یا جماعت پڑھ کر مدینہ کے بازاروں میں گشت لگاتے، دکانداروں کا معائنہ اور احتساب فرماتے، ان کا مال ملاحظہ فرماتے، ان کے مال کی اچھائی اور برائی جانچتے، ان کے ناپ تول کی نگرانی فرماتے کہ کہیں کم تو نہیں تولتے، بستی اور بازار میں کوئی حاجت مند ہوتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے۔

بعد عصر

نماز عصر باجماعت پڑھ کر ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے گھر تشریف لے جاتے۔ حال پوچھتے اور ذرا ذرا دیر ہر ایک کے یہاں ٹھہرتے اور یہ کام اتنی پابندی سے کرتے کہ ہر ایک کے یہاں مقررہ وقت پر پہنچتے اور سب کو معلوم تھا کہ آپ وقت کے بہت قدر شناس اور پابند ہیں۔

بعد مغرب

نماز مغرب باجماعت پڑھ کر اور اوایین سے فارغ ہو کر جن اہلیہ کی باری ہوتی وہاں تشریف لے جاتے اور اکثر تمام ازواج وہاں جمع ہو جاتیں، مدینہ کی عورتیں بھی اکثر جمع ہوتیں اس لئے آپ اس وقت عورتوں کو دینی مسائل کی تعلیم فرماتے، گویا یہ مدرسہ شبینہ اور مدرسہ نسواں قائم ہوتا، جس میں انتہائی ادب اور پردہ کے ساتھ عورتیں علم دین، حسن معاشرت، حسن اخلاق کی باتیں، اس معلم عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتیں۔ یہیں عورتیں اپنے مقدمات پیش کرتیں، آپ ان کا فیصلہ فرماتے، وہ اپنی پریشانیاں، شکایتیں، مجبوریاں بیان کرتیں، آپ ان کو حل فرماتے، اگر بیعت ہونا چاہتی تو یہیں آپ ان کو بیعت فرماتے، اور ان کے لئے استغفار فرماتے، یہ مدرسہ نماز عشاء تک قائم رہتا۔ پھر آپ نماز عشاء کو مسجد جاتے، عورتیں اپنے اپنے گھر واپس ہو جاتیں۔

بعد عشاء

نماز عشاء پڑھ کر آپ اس رات کی قیام گاہ پر تشریف لے جاتے اور وہاں آرام فرماتے، عشاء کے بعد بات چیت کرنا آپ پسند نہ فرماتے، آپ داہنی کروٹ سوتے، اکثر داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے، چہرہ انور قبلہ کی طرف کر کے مسواک اپنے سرہانے ضرور رکھ لیتے۔

رات کے معمولات

سوتے وقت سورہ جمعہ، سورہ تغابن، سورہ صف، کی تلاوت فرماتے، پھر جب بیدار ہوتے مسواک کرتے، وضو کرتے، پھر تہجد کی نفلیں پڑھتے، کبھی نفل نماز کے سجدہ میں دیر تک دعا مانگتے، پھر آرام فرماتے، جب فجر کی اذان ہوتی تو اٹھتے، حجرہ شریف ہی میں دو رکعت سنت پڑھ کر ویسے ہی داہنی کروٹ ذرا لیٹ جاتے پھر مسجد میں تشریف لاتے اور باجماعت نماز فجر ادا فرماتے۔

معمولات نبوی کا سبق

اول تو پانچوں نمازیں خود ہی قدرتی طور پر وقت کی پابندی سکھاتی ہیں، تھوڑی دیر کے بعد اگلی نماز کا وقت آ کر مسلمان کو متنبہ کرتا ہے کہ اتنا وقت گزر گیا اور اتنا باقی ہے، جو کچھ کام کرنا ہے کر لو، اس پابندی وقت کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت یہ تھی کہ اپنے ہر کام کے لئے وقت مقرر فرما لیتے اور اس کو پوری پابندی سے نباتے، اسی وجہ سے آپ بہت کام کر لیتے تھے، آپؐ نے کبھی وقت کی کمی اور تنگی کی شکایت نہیں کی۔

(اسوہ رسول اکرم صفحہ ۷۵ تا ۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور مسنون دعائیں

(۱) سوکراٹھنے کی سنتیں

- ۱ نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھ سے نیند کے اثر کو چہرے سے دور کرنا۔
(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۲۵)
- ۲ بیدار ہونے کی دعا پڑھنا (صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۳۱۲)
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ
- ۳ تعریف اللہ کی جس نے مجھے موت کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
مسواک کرنا
- ۴ ناک صاف کرنا (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۲۹۵)
- ۵ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھونا (صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۶۵)

(۲) بیت الخلاء میں آنے جانے کی سنتیں

- ۱ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں داخل کرنا
اور نکلنے وقت دایاں پاؤں پہلے نکالنا
- ۲ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (صحیح بخاری ۱۴۲)
- ۳ اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں خبیث اور خبیثہ سے
بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا غفرانک پڑھنا۔ (ابوداؤد ۳۰)
- (۳) جوتا پہننے کی سنتیں
- ۱ جوتا پہننے وقت پہلے دائیں پیر میں پہنے

- ۲ جوتا اتار تے وقت پہلے بائیں پیر سے اتارے
- ۳ دونوں پاؤں میں جوتا پہنے یا دونوں جوتے اتار دے،
ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے۔

(صحیح مسلم ۵۶۱۶)

(۴) لباس کی سنتیں

- ۱ آپ ﷺ جب کپڑے پہنتے تو یہ دعا پڑھتے
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهُ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهُ
اے اللہ میں آپ سے اس کا خیر اور اس کے ذریعہ خیر مانگتا ہوں
اے اللہ میں آپ سے اس کے شر اور اس کے ذریعہ ہونے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں
(ابوداؤد ۴۰۲۰ ترمذی ۱۷۶۷)
- ۲ کپڑے پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا
(ابوداؤد ۴۱۴۱)
- ۳ کپڑے اتارے تو بائیں طرف سے اتارے

(۵) گھر آنے جانے کی سنتیں

- ۱ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد کرنا
(ابوداؤد ۳۲۰۰)
- ۲ یہ دعا پڑھنا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ،
بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

- اے اللہ میں بہتر داخل ہونے کی جگہ اور بہتر نکلنے کی جگہ آپ سے مانگتا ہوں
 اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ ہمارے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتا ہوں (ابوداؤد)
 ۳ اپنے گھر والوں کو سلام کرنا (صحیح الجامع الصغیر ۸۳۹)
 ۴ گھر سے باہر جانے کی دعا پڑھنا
 بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
 اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا
 اور وہی برائی سے بچنے کی طاقت دینے والا اور اچھائی کی قوت دینے والا ہے۔
 (ابوداؤد ۵۰۹۵)

(۶) مسجد جانے آنے کی سنتیں

- ۱ مسجد کی طرف جانے میں جلدی کرنا یعنی نماز کے وقت سے پہلے نکلتا
 (صحیح بخاری ۶۱۵)
 ۲ اطمینان اور وقار سے چلنا (صحیح بخاری ۶۳۶)
 ۳ مسجد کو پیدل جانا (صحیح مسلم ۶۱۰)
 ۴ مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا
 اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 اے اللہ آپ میرے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے
 (ابوداؤد ۱۴۶۵ ابن ماجہ ۲۵۴)
 ۵ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھیں (حاکم)
 ۶ اعتکاف کی نیت کرنا

- ۷ تحیۃ المسجد پڑھنا (صحیح مسلم ۱۶۵۱)
- ۸ پہلی صف کے لئے مسجد میں آگے بڑھنا۔ (صحیح بخاری ۶۵۳ صحیح مسلم ۹۸۰)
- ۹ مسجد سے نکلتے وقت بایاں پیر باہر رکھنا
- ۱۰ مسجد سے نکلتے وقت کی دعا پڑھنا
- بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ
- اللہ کے نام سے، اور درود و سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
- اے اللہ میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد ۳۶۵)
- (۷) لوگوں سے ملاقات کی سنتیں

- ۱ سلام کرنا (صحیح مسلم ۱۶۹)
- ۲ سلام پورا کرنا یعنی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ
(ابوداؤد ۵۱۹۵، ترمذی ۲۶۸۹)
- ۳ خندہ پیشانی سے ملنا (صحیح مسلم ۶۸۵۷)
- ۴ مصافحہ کرنا (ابوداؤد ۵۲۱۲ ترمذی ۲۷۲۷)
- ۵ اچھی بات کرنا (صحیح بخاری ۲۹۸۹ صحیح مسلم ۲۳۸۲)
- ۶ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا

(۸) کھانے کی سنتیں

- ۱ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِّنْہُ
- بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ۔ پڑھنا

- ۲ دائیں ہاتھ سے کھانا
 - ۳ برتن میں اور دسترخوان پر اپنے سامنے سے کھانا
 - ۴ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھانا
 - ۵ تین انگلیوں سے کھانا
 - ۶ کھانے کے بعد انگلیوں اور برتن کو چاٹنا
 - ۷ کھانے کے بعد الحمد للہ کہنا اور دعا
- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھنا۔
(دن رات میں ۱۰۰۰ سے زائد سنتیں۔ ۹۳-۹۵)
- (۹) پانی پینے کی سنتیں

- ۱ بسم اللہ پڑھنا
 - ۲ پانی دیکھ کر پینا
 - ۳ پانی پیتے ہوئے گلاس کے باہر سانس لینا اور تین سانس میں پینا
 - ۴ بیٹھ کر پانی پینا
 - ۵ پینے کے بعد الحمد للہ کہنا
 - ۶ دائیں ہاتھ سے پانی پینا
- (دن رات میں ۱۰۰۰ سے زائد سنتیں۔ ۹۶-۹۷)

(۱۰) سونے کی سنتیں

- ۱ با وضو سونا (صحیح بخاری ۲۴۷)
- ۲ بستر صاف کرنا (ابوداؤد ۵۰۴)

- ۳ سونے کے لئے لباس تبدیل کرنا
- ۴ دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا
- ۵ سر میں تیل لگانا
- ۶ سونے سے پہلے مختلف اذکار و دعائیں اور اوراد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان کے پڑھنے کا اہتمام کرنا جن میں
- ۱۔ آیۃ الکرسی۔ ۲۔ سورہ اخلاص۔ ۳۔ سورہ فلق
- ۴۔ سورہ ناس۔ ۵۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں
- ۶۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ۔ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، دوسری مسنون و ماثور دعائیں ہیں ان کا اہتمام کرے۔
- آخر میں یہ دعا پڑھے۔

۷ بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا

تیرے نام سے اے اللہ میں جیتا ہوں اور مرتا ہوں۔
(دن رات میں ۱۰۰۰ سے زیادہ سنتیں ۱۱۲ تا ۱۲۰)

صحابہ و صحابیات کی روایت کردہ احادیث کی تعداد

شمار	اسم گرامی	روایتوں کی تعداد	سال وفات
۱	حضرت ابو ہریرہؓ	۵۳۷۴	۵۹ ہجری
۲	حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۲۶۶۰	۶۸ ہجری
۳	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۲۱۰	۵۸ ہجری
۴	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	۱۶۳۰	۷۳ ہجری
۵	حضرت جابر بن عبداللہؓ	۱۵۶۰	۸۷ ہجری
۶	حضرت انس بن مالکؓ	۱۲۸۶	۸۳ ہجری
۷	حضرت ابوسعید خدریؓ	۱۱۷۰	۷۴ ہجری

(خطبات مدراس ۳۹)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	۸۴۸	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ	۷۰۰
حضرت عمر بن خطابؓ	۵۳۷	حضرت علی بن ابوطالبؓ	۵۳۶
ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ	۳۷۸	حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ	۳۶۰
حضرت براء بن عازبؓ	۳۰۵	حضرت ابوذر غفاریؓ	۲۸۱
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	۲۷۱	حضرت ابوامامہ باہلیؓ	۲۷۰
حضرت حذیفہ بن یمانؓ	۲۲۵	حضرت سہل بن سعدؓ	۱۸۸

۱۸۰	حضرت عمران بن حصینؓ	۱۸۱	حضرت عبادہ بن صامتؓ
۱۷۰	حضرت ابوقحادہؓ	۱۷۹	حضرت ابودرداءؓ
۱۶۴	حضرت ابی بن کعبؓ	۱۶۷	حضرت بریدہ اسلمیؓ
۱۵۷	حضرت معاذ بن جبلؓ	۱۶۳	حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ
۱۴۶	حضرت عثمان بن عفانؓ	۱۵۵	حضرت ابویوب انصاریؓ
۱۴۲	حضرت ابوبکر صدیقؓ	۱۴۶	حضرت جابر بن سمرہؓ
۱۳۲	حضرت ابوبکرہؓ	۱۳۶	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
۱۲۸	حضرت ثوبانؓ رسول اللہ کے غلام	۱۲۸	حضرت اسامہ بن زیدؓ
۱۰۲	حضرت ابوسعود انصاریؓ	۱۱۴	حضرت نعمان بن بشیرؓ
۹۵	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ	۱۰۰	حضرت جریر بن عبداللہ الجلیؓ
۸۱	حضرت اسماء بنت یزیدؓ	۸۱	حضرت زید بن خالدؓ
۷۸	حضرت رافع بن خدیجؓ	۸۰	حضرت کعب بن مالکؓ
۷۶	ام المؤمنین حضرت میمونہؓ	۷۷	حضرت سلمہ بن اکوعؓ
۷۰	حضرت زید بن ارقم انصاریؓ	۷۱	حضرت وائل بن حجرؓ
۶۷	حضرت عوف بن مالکؓ	۶۸	حضرت ابورافعؓ رسول اللہ کے غلام
۶۵	ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ	۶۶	حضرت عدی بن حاتمؓ
۶۲	حضرت عمار بن یاسرؓ	۶۵	حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ
۶۰	ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمرؓ	۶۰	حضرت سلمان فارسیؓ

۶۰	حضرت اسماء بنت عمیسؓ	۶۰	حضرت جبیر بن مطعمؓ
۵۶	حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ	۵۸	حضرت واثلہ بن اسقعؓ
۵۰	حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ	۵۵	حضرت شداد بن اوسؓ
۵۰	حضرت فضالہ بن عبیدؓ	۵۰	حضرت عبداللہ بن بشیرؓ
۴۸	حضرت سعید بن زید بن عمروؓ	۴۸	حضرت عبداللہ بن زیدؓ
۴۷	حضرت مقدم بن معدیکربؓ	۴۷	حضرت کعب بن عجرہؓ
۴۶	حضرت ام ہانی بنت ابوطالبؓ	۴۶	حضرت ابوبرزہؓ
۴۵	حضرت ابوجحفہؓ	۴۴	حضرت بلال بن رباحؓ
۴۳	حضرت عبداللہ بن مغفلؓ	۴۳	حضرت جندب بن عبداللہؓ
۴۲	حضرت مقدادؓ	۴۲	حضرت معاویہ بن حیدہؓ
۴۰	حضرت اہل بن حنیفؓ	۴۰	حضرت حکیم بن حزامؓ
۴۰	حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ	۴۰	حضرت ام عطیہؓ
۳۹	حضرت عمرو بن العاصؓ	۳۸	حضرت خزیمہ بن ثابتؓ
۳۸	حضرت زبیر بن عوامؓ	۳۸	حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ
۳۸	حضرت عمرو بن عبسہؓ	۳۵	حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ
۳۴	حضرت معقلؓ	۳۴	حضرت فاطمہ بنت قیسؓ
۳۳	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ	۳۲	حضرت خباب بن ارتؓ
۳۱	حضرت عرباض بن ساریہؓ	۳۰	حضرت معاذ بن انسؓ
۳۰	حضرت عیاض بن حمارؓ	۳۰	حضرت صہیبؓ

۲۹	حضرت عثمان بن ابی العاصؓ	۳۰	حضرت ام فضل بنت حارثؓ
۲۸	حضرت عتبہ بن عبدؓ	۲۸	حضرت یعلیٰ بن امیہؓ
۲۷	حضرت عبد اللہ بن مالکؓ	۲۸	حضرت ابواسید ساعدیؓ
۲۶	حضرت ابو حمید ساعدیؓ	۲۷	حضرت ابومالک اشعریؓ
۲۵	حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ	۲۶	حضرت یعلیٰ بن مرہؓ
۲۵	حضرت عبد اللہ بن سلامؓ	۲۵	حضرت ابو طلحہ انصاریؓ
۲۵	حضرت ابوالحکم ہذلیؓ	۲۵	حضرت سہل بن ابی خثمہؓ
۲۴	حضرت ابو داؤد لیشیؓ	۲۴	حضرت فضل بن عباسؓ
۲۴	حضرت عبد اللہ بن انیسؓ	۲۴	حضرت رفاعہ بن رافعؓ
۲۴	حضرت الشریذؓ	۲۴	حضرت اوس بن اوسؓ
۲۴	حضرت ام قیس بن حصنؓ	۲۴	حضرت لقیط بن عامرؓ
۲۲	حضرت قرۃؓ	۲۲	حضرت عامر بن ربیعہؓ
۲۱	حضرت سعد بن عبادہؓ	۲۲	حضرت السائبؓ
۲۰	حضرت ابو بزرہؓ	۲۱	حضرت الریح بنت معوذؓ
۲۰	حضرت عبد اللہ بن جرادؓ	۲۰	حضرت ابو شریحؓ
۲۰	حضرت عمرو بن امیہؓ	۲۰	حضرت مسور بن مخرمہؓ
۱۹	حضرت سراقہ بن مالکؓ	۲۰	حضرت صفوان بن عسالؓ
۱۸	حضرت تمیم داریؓ	۱۹	حضرت سبرہ بن معبد جہنیؓ
۱۸	حضرت عمرو بن حریشؓ	۱۸	حضرت خالد بن ولیدؓ

۱۸	حضرت اسید بن حضیرؓ	۱۸	حضرت ابوحوالہ ازدیؓ
۱۷	حضرت النواس بن سماعنؓ	۱۸	حضرت فاطمہ بنت رسول اللہؐ
۱۶	حضرت صعب بن جثامہؓ	۱۷	حضرت عبداللہ بن سرجسؓ
۱۶	حضرت محمد بن مسلمہؓ	۱۶	حضرت قیس بن سعدؓ
۱۵	حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذرؓ	۱۵	حضرت مالک بن حویرثؓ
۱۵	حضرت خولہ بنت حکیمؓ	۱۵	حضرت سلیمان بن صردؓ

۱۴ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت عبدالرحمان بن شبل، حضرت ثابت بن ضحاک، حضرت طلح بن علی، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت طارق آخر، حضرت الصنائجی، حضرت عبدالرحمان بن سمرہ، حضرت حکیم بن عمیر، حضرت سفینہ رسول اللہ ﷺ کے غلام، حضرت کعب بن مرہ، حضرت ام سلیم بنت ملحان،

۱۳ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت ابولیلی انصاری، حضرت معاویہ بن حکیم، حضرت حسن بن علی، حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری، حضرت سلمان بن عامر، حضرت عروہ البارقی، حضرت صفوان بن امیہ بن خلف

۱۲ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت ابوبصرہ غفاری، حضرت عبدالرحمن بن ابزی، حضرت عبداللہ بن عکیم، حضرت عمر بن ابی سلمہ، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت ربیعہ بن کعب، حضرت سلمہ بن المحقق ہذلی، حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ، حضرت سبیحہ اسلمیہ،

۱۱ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت نبیشہ، حضرت ابوبکیشہ انماری، حضرت عمرو بن الحمق، حضرت المہلب قبصہ طائی، حضرت

وابصہ بن معبد اسدی، حضرت ابوالیسر، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش، حضرت ضباعہ بنت

الزبیر، حضرت بسرہ بنت صفوان

۱۰ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

ام المومنین حضرت صفیہ، حضرت ام ہشام انصاریہ، حضرت ام مبشر، حضرت ام کلثوم، حضرت ام کرز، حضرت ام معقل اسدیہ، حضرت عتبان بن مالک، حضرت عروہ بن مفرس، حضرت مجع بن جاریہ، حضرت نعیم بن ہبار، حضرت ابو محذورہ، حضرت خرم اسدی، حضرت عدی بن عمیرہ، حضرت عمیر غلام ابواللحم۔

۹ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت نوفل بن معاویہ، حضرت ابوالطفیل، حضرت عمارہ بن رویہ، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی، حضرت ابن الخطلیہ، حضرت ہشام بن عامر، حضرت مطلب بن ابی دواع، حضرت بشیر الخصاصیہ، حضرت انیض بن جمال ماربی، حضرت ابوریحانہ، حضرت اشعث بن قیس کندی، حضرت ابو صرمہ۔

۸ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت ابوریثہ، حضرت حسین بن علی، حضرت ابو عتیک، حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ، حضرت اسود بن سریج، حضرت جرہد اسلمی، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت اسامہ بن شریک، حضرت عمرو بن خارجہ، حضرت حنظلہ کاتب، حضرت روفیع بن ثابت، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر، حضرت بلال بن حارث مزنی، حضرت عائذ بن عمرو مزنی، حضرت ام حصین، حضرت خولہ بنت قیس، حضرت زینب اہلیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت فریجہ بنت مالک، حضرت خنساء بنت حزام، حضرت امیمہ بنت رقیقہ۔

۷ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ

حضرت عویم بن ساعدہ، حضرت ابوامیہ، حضرت قطبہ بن مالک، حضرت حبیب بن سلمہ، حضرت

عوف بن مالک بن نضلہ، حضرت ابو جمعہ، حضرت قتادہ بن نعمان ظفیری، حضرت عبداللہ بن سائب، حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش، حضرت سلمہ بن قیس اشجعی دیگر ۲۸ صحابہؓ۔

۶ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۲۷ ہیں
۵ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۳۱ ہیں
۴ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۴۹ ہیں
۳ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۷۳ ہیں
۲ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۱۲۲ ہیں
۱ حدیثیں بیان کرنے والے صحابہؓ	۴۵۵ ہیں

رضی اللہ عنہم وعنہم

(اسماء الصحابہ والرواة وما لکل واحد من العدد، صفحہ ۳۶ تا ۳۷،

و تلیق ابن الجوزی، ۱۸۳ تا ۱۹۴ بحوالہ دائمی عالمی تاریخ صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۴)

۱۱ ہزار صحابہ و صحابیات ایسے ہیں جن کے نام و نشان آج تحریری صورت میں تاریخ کے اوراق میں اس لئے موجود ہیں کہ یہ وہ صحابہ ہیں جن میں سے ہر ایک نے کم و بیش آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال و واقعات میں سے کچھ نہ کچھ دوسروں تک پہنچایا ہے۔ (خطبات مدراس ۳۸)

پانچواں حصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات

وہ حضرات و خواتین جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض صحبت حاصل ہوئی۔

یہ نام جو مختلف عنوانوں میں بانٹے گئے ہیں۔ جن کی تلاش میں کئی کئی دن بلکہ ہفتے اور مہینے لگ گئے اور جنہیں ایک سلیقہ سے ترتیب دیا گیا ہے، صرف نام ہی نہیں ہیں بلکہ ایک کامیاب کردار کا نام ہیں، ان سے ہماری تاریخ جڑی ہوئی ہے، جن کا جاننا ہمیں ضروری ہے۔

بہت سے مسلمان وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام تک کے ناموں سے ناواقف ہیں، ان کو یکجا اس لئے کر دیا گیا ہے تاکہ ہم بار بار انھیں پڑھیں اور انہیں جانیں۔ اور ان کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔ ان حضرات کے کارناموں سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام ایک زندہ قوم، اور لائق و قابل سپوتوں کا دین ہے۔ وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بہترین انداز میں ان کی تربیت فرمائی اور انھیں جو ہر قابل بنا دیا۔ وہ جو کچھ ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور ان کی نظر عنایت و کرم کی دین ہیں۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کا دودھ پیا

- ۱ حضرت آمنہ (والدہ محترمہ)
 - ۲ ثویبہ ابو لہب کی آزاد کردہ لونڈی
 - ۳ حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کی رضاعی ماں
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش و نگہداشت میں حصہ لینے والی خواتین
- ۱- حضرت شیماؓ
 - ۲- حضرت ام ایمنؓ
 - ۳- حضرت فاطمہ بنت اسدؓ۔ ابوطالب کی اہلیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارتی شراکت دار

- ۱ حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ (پیغمبر اسلام ڈاکٹر حمید اللہ ۶۹)
- ۲ حضرت ابوبکرؓ
- ۳ حضرت حکیم بن حزامؓ
- ۴ حضرت قیس بن سائبؓ (پیغمبر اسلام ڈاکٹر حمید اللہ ۶۸-۶۹)
- ۵ حضرت سائبؓ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)
- ۶ عبد اللہ بن ابی العساء۔ یا الحساء۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے تین دن تک رسول اللہ کو انتظار کروایا۔ اور آپ ان کے انتظار میں اسی جگہ تین دن تک رہے۔
- (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۲۰۸) (پیغمبر اسلام ڈاکٹر حمید اللہ ۷۱)
- ۷ حضرت ابوسفیانؓ بن حرب (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والدین اور رضاعی بھائی بہن

آپ کی رضاعی ماں	حضرت حلیمہ صدیقہؓ
رضاعی باپ	حضرت رث بن عبد العزیٰؓ
تین رضاعی بھائی	عبداللہ، امیسہ، حذیفہؓ
رضاعی بہن	حذافہ جو شیماؓ کے لقب سے مشہور تھیں،

(سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی ۱۱۶ و ۱۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات یعنی امہات المومنین

نمبر شمار	نام	نکاح کے وقت عمر	رسول اللہ کی عمر	حضور کی خدمت میں رہنے کی مدت
۱	حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ	۴۰ سال	۲۵ سال	۲۵ سال
۲	حضرت سودہ بنت زمعہؓ	۵۰ سال	۵۰ سال	۱۳ سال
۳	حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ	۹ سال	۵۴ سال	۹ سال
۴	حضرت حفصہ بنت عمرؓ	۲۲ سال	۵۵ سال	ساڑھے سات سال
۵	حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہؓ	۲۶ سال	۵۵ سال	۸ سال
۶	حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ	۲۶ سال	۵۶ سال	۷ سال
۷	حضرت زینب بنت جحشؓ	۲۶ سال	۵۷ سال	۶ سال
۸	حضرت زینب بنت خزیمہؓ	۳۰ سال	۵۷ سال	۳ مہینے
۹	حضرت میمونہ بنت حارثؓ	۳۶ سال	۵۷ سال	بہو اتین سال
۱۰	حضرت جویرہ بنت حارثؓ	۲۰ سال	۵۹ سال	۴ سال
۱۱	حضرت صفیہ بنت حی بن اخطبؓ	۷ سال	۵۹ سال	تقریباً ۴ سال

حضرت صفیہؓ بنت حی بن اخطب۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔
 حضرت زینبؓ بنت خزیمہ جوام المساکین غریبوں کی ماں کے لقب سے مشہور تھیں۔
 (اصح السیر ۵۶۴ تا ۶۰۵) (پیام سیرت عصر حاضر کے پس منظر میں صفحہ ۶۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مبارک ترتیب وار

۱	حضرت قاسمؓ	اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت مبارکہ ابوالقاسم ہے۔
۲	حضرت زینبؓ	۳ حضرت رقیہؓ
۴	حضرت ام کلثومؓ	۵ حضرت فاطمہؓ
۶	حضرت عبداللہؓ	لقب طیب اور طاہر ہے جن کی ولادت بعثت کے بعد ہوئی
۷	حضرت ابراہیمؓ	حضرت ماریہ قبطیہ سے ہیں

جنہیں مقوقس حاکم مصر نے آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا تھا۔
 (اصح السیر ۱۲۱۱) (رحمۃ للعالمین ۱۱۳ تا ۱۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مبارک تفصیلات ولادت و وفات و عمر

اسم گرامی	سن ولادت	سن وفات	عمر	مقام تدفین
۱ حضرت قاسمؓ	۲۸ میلادی	۳۰ میلادی	۲ سال	مکہ معظمہ
۲ حضرت زینبؓ	۳۰ میلادی	۸ ہجری	۳۱ سال	مدینہ منورہ
۳ حضرت رقیہؓ	۳۳ میلادی	۲۰ رمضان ۲ ہجری	۲۲ سال	مدینہ منورہ
۴ حضرت ام کلثومؓ	بعثت سے پہلے	۶ شعبان ۹ ہجری	۳۵ سال	مدینہ منورہ
۵ حضرت فاطمہؓ	نبوت کے پہلے سال	۳ رمضان ۱۱ ہجری	۲۳ سال	مدینہ منورہ
۶ حضرت عبداللہؓ				

۷ حضرت ابراہیمؑ ذی الحجہ ۸ ہجری ۱۰ ربیع الاول ۱۰ ہجری مدینہ منورہ
(ایک عالمی تاریخ ۴۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد

حضرت ابوالعاص بن ربیعؓ حضرت زینبؓ کے شوہر
حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کے شوہر
حضرت علی بن ابوطالبؓ حضرت فاطمہؓ کے شوہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں سبقت
کرنے والے صحابہ اور صحابیات

- ۱ حضرت خدیجہؓ
- ۲ حضرت ابوبکرؓ
- ۳ حضرت علیؓ
- ۴ حضرت زید بن حارثہؓ
- ۵ حضرت زبیر بن عوامؓ --- حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر ---
- ۶ حضرت عثمان بن عفانؓ --- حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر ---
- ۷ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ
- ۸ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ
- ۹ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
- ۱۰ حضرت لبابہ بنت حارثؓ اہلیہ حضرت عباسؓ دوسری خاتون

۱۱	حضرت خباب بن ارتؓ
۱۲	حضرت سعید بن زیدؓ
۱۳	حضرت فاطمہ بنت خطابؓ
۱۴	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
۱۵	حضرت عثمان بن مظعونؓ
۱۶	حضرت ارقم بن ابی الارقمؓ
۱۷	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ
۱۸	حضرت ابو عبیدہ عامر بن الجراحؓ
۱۹	حضرت قدامہ بن مظعونؓ
۲۰	حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلبؓ
۲۱	حضرت جعفر بن ابوطالبؓ
۲۲	حضرت اسماء بنت عمیسؓ
۲۳	حضرت جعفر کی اہلیہ چوتھی خاتون
۲۴	حضرت عبداللہ بن جحشؓ
۲۵	حضرت سائب بن عثمان بن مظعونؓ
۲۶	حضرت مطلب بن ازہرؓ
۲۷	حضرت رملہ بنت ابوعوفؓ
۲۸	حضرت مطلب کی اہلیہ پانچویں خاتون
۲۹	حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ
۳۰	حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ
۳۱	حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ
۳۲	حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ
۳۳	حضرت اسماء بنت سلامہؓ
۳۴	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ کی اہلیہ۔ آٹھویں خاتون
۳۵	حضرت سلیم بن عمروؓ
۳۶	حضرت مسعود بن ربیعہؓ
۳۷	حضرت خنیس بن حذافہؓ
۳۸	حضرت عامر بن ربیعہؓ
۳۹	حضرت حاطب بن حارثؓ

۳۸	حضرت فاطمہ بنت محللؓ۔ حضرت حاطب بن حارث کی اہلیہ نویں خاتون
۳۹	حضرت خطاب بن حارثؓ
۴۰	حضرت فکیہہؓ بنت حضرت یسار حضرت خطاب بن حارث کی اہلیہ۔ دسویں خاتون
۴۱	حضرت معمر بن حارثؓ ۴۲ حضرت نعیم بن عبد اللہؓ
۴۳	حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ
۴۴	حضرت امینہ بنت خلف حضرت خالد بن سعید کی اہلیہ گیارہویں خاتون
۴۵	حضرت حاطب بن عمروؓ ۴۶ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہؓ
۴۷	حضرت واقد بن عبد اللہؓ ۴۸ حضرت خالد بن حزامؓ
۴۹	حضرت عامر بن مالکؓ ۵۰ حضرت عاقل بن بکیرؓ
۵۱	حضرت ایاس بن بکیرؓ ۵۲ حضرت خالد بن بکیرؓ
۵۳	حضرت عامر بن بکیرؓ ۵۴ حضرت عمار بن یاسرؓ
۵۵	حضرت سمیہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ بارہویں خاتون
۵۶	حضرت صہیبؓ بن سنان رومی (اصح السیر صفحہ ۱۶ تا ۲۴)

حکم رسول ﷺ پر ہجرت کرنے والے مہاجرین حبشہ

مکہ مکرمہ کی زمین مسلمانوں کے لئے تنگ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی جان اور اپنے ایمان کو بچانے کیلئے صحابہ کو اجازت دی کہ وہ حبشہ چلے جائیں۔ ارشاد رسول ﷺ کی تعمیل میں اس قافلہ نے سب سے پہلے حبشہ ہجرت کی۔ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ”لوط اور ابراہیم علیہما السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی۔ (رحمۃ للعالمین جلد اول صفحہ ۸۸) (اصح السیر ۴۳)

۱۔ حضرت عثمان بن عفانؓ۔ اول مہاجر (عہد نبوت کے ماہ و سال صفحہ ۲۱)

حضرت عثمان کی اہلیہ	حضرت رقیہؓ	۲
	حضرت ابو حذیفہ بن عتبہؓ	۳
ابو حذیفہ بن عتبہ کی اہلیہ	حضرت سہلہ بنت سہیلؓ	۴
	حضرت زبیر بن العوامؓ	۵
	حضرت مصعب بن عمیرؓ	۶
	حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ	۷
	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ	۸
حضرت ام سلمہؓ	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی اہلیہ	۹
(بعد میں زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنیں)		
	حضرت عثمان بن مظعونؓ	۱۰
	حضرت عامر بن ربیعہؓ	۱۱
حضرت عامر بن ربیعہ کی اہلیہ	حضرت لیلیٰ بنت ابی خدیثمہؓ	۱۲
	حضرت ابوسبرہ بن ابی رہمؓ	۱۳
	حضرت سہیل بن بیضاءؓ	۱۴
	حضرت ابو حاطب بن عمروؓ	۱۵
(اصح السیر صفحہ ۴۴)	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	۱۶

مہاجرین حبشہ دوسری مرتبہ

۸۳ مرد (اصح السیر صفحہ ۴۵)

۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں (رحمۃ للعالمین جلد اول صفحہ ۸۸)

حضرت جعفر بن ابوطالبؓ کی تقریر کا واقعہ اس دوسری ہجرت کے بعد پیش آیا۔

(رحمۃ للعالمین جلد اول ۸۹)

شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبائل

- | | | |
|---|------------------|---|
| ۱ | قبیلہ بنو قینقاع | یہود کا سب سے پہلے بد عہدی کرنے والا قبیلہ |
| ۲ | قبیلہ بنو نضیر | یہود کا دوسرا بد عہدی کرنے والا قبیلہ |
| ۳ | قبیلہ قریظہ | یہود کا تیسرے نمبر پر بد عہدی کرنے والا قبیلہ |
| ۴ | قبیلہ اوس | انصاری قبیلہ |
| ۵ | قبیلہ خزرج | انصاری قبیلہ |

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۶ اولین انصار

ابن اسحاق کہتے ہیں ”میرے علم کے مطابق اولین مسلمان چھ افراد خزر جی تھے۔

- | | |
|---|--------------------------------|
| ۱ | حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ |
| ۲ | حضرت عوف بن حارثؓ |
| ۳ | حضرت رافع بن مالکؓ |
| ۴ | حضرت قطبہ بن عامرؓ |
| ۵ | حضرت عقبہ بن عامرؓ |
| ۶ | حضرت جابر بن عبد اللہ بن ربابؓ |

(سیرت النبی، ابن کثیر جلد ۱، صفحہ ۴۲۰، ۴۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲ نقیب

۱۲ نبوی میں عقبہ ثانیہ ہوئی۔ اور اس میں آپ نے ۱۲ نقیب بنائے۔ یعنی نمائندہ مقرر فرمایا۔

جو قبیلوں کے سردار تھے۔ (سیرت النبی شبلی جلد اول ۱۶۸)

۱	حضرت اسعد بن زرارہؓ	قبیلہ خزرج	شرکاء عقبہ اول
۲	حضرت رافع بن مالکؓ	-----	-----
۳	حضرت عبادہ بن صامتؓ	-----	-----
۴	حضرت سعد بن ربیعؓ	-----	-----
۵	حضرت منذر بن عمرہؓ	قبیلہ خزرج	-----
۶	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	-----	-----
۷	حضرت براء بن معرورؓ	-----	-----
۸	حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ	-----	-----
۹	حضرت سعد بن عبادہؓ	-----	-----
۱۰	حضرت اسید بن حضیرؓ	قبیلہ اوس	-----
۱۱	حضرت سعد بن خدیجہؓ	-----	-----
۱۲	حضرت ابواللہٰثیم بن تہانؓ	-----	-----

فرمان نبوی ہے ”جس طرح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نے اپنے لئے ۱۲ شخصوں کو چن لیا تھا۔ اسی طرح میں تمہیں انتخاب کرتا ہوں۔ تاکہ تم اہل یثرب میں جا کر دین کی اشاعت کرو۔ مکہ والوں میں، میں خود یہ کام کروں گا۔ (رحمۃ للعالمین جلد اول صفحہ ۱۲۱) اس موقع پر ان صحابہ میں سے

حضرت براء بن معرور نے کہا کہ ہم تلواروں کی گود میں پلے ہیں۔ حضرت ابوالہیثم نے کہا کہ یہودی تعلقات کا کیا ہوگا؟ اسلام کو عروج ملنے آپ ہمیں چھوڑ تو نہیں دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرایا اور فرمایا، تمہارا خون میرا خون ہے، تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔

(سیرت النبی شملی جلد اول ۱۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۷۵ جانباز انصار

بیعت عقبہ ثالثہ کے شرکاء انصار صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین

۱	اسید بن حضیر	۲	سلمۃ بن سلامہ	۳	ابوالہیثم بن التیہان
۴	ظہیر بن رافع	۵	ابوبردہ بن تیہار	۶	نیر بن الہیثم
۷	سعد بن خیشمہ	۸	رفاعہ بن عبد المنذر	۹	عبداللہ بن جبیر
۱۰	ابن ثعلبہ	۱۱	معن بن عدی	۱۲	ابوالیوب خالد بن زید
۱۳	معاذ بن حارث	۱۴	عوف بن حارث	۱۵	معوذ بن حارث
۱۶	عمارہ بن حزم	۱۷	اسعد بن زرارہ	۱۸	سہل بن عتیک
۱۹	اوس بن ثابت	۲۰	ابوطحہ	۲۱	قیس بن ابی صعصعہ
۲۲	عمرو بن غزیہ	۲۳	سعد بن ربیع	۲۴	خارجہ بن زید
۲۵	عبداللہ بن رواحہ	۲۶	بشیر بن سعد	۲۷	عبداللہ بن زید
۲۸	خلاد بن سويد	۲۹	عقبہ بن عمرو	۳۰	زیاد بن لبید
۳۱	فروہ بن عمرو	۳۲	خالد بن قیس	۳۳	رافع بن مالک
۳۴	ذکوان بن عبد قیس	۳۵	عبادہ بن قیس	۳۶	حارث بن قیس

۳۷	براء بن معرور	۳۸	بشر بن براء	۳۹	سنان بن صفی
۴۰	طفیل بن نعمان	۴۱	معتقل بن منذر	۴۲	یزید بن منذر
۴۳	مسعود بن یزید	۴۴	ضحاک بن حارثہ	۴۵	جبار بن صخر
۴۶	طفیل بن مالک	۴۷	یزید بن خزام	۴۸	کعب بن مالک
۴۹	سلیم بن عمرو	۵۰	قطبہ بن عامر	۵۱	یزید بن عامر
۵۲	ابوالیسر	۵۳	صفی بن اسود	۵۴	ثعلبہ بن خثمہ
۵۵	عمرو بن خثمہ	۵۶	عبس بن عامر	۵۷	عبداللہ بن انیس
۵۸	خالد بن عمرو	۵۹	عبداللہ بن عمرو	۶۰	جابر بن عبداللہ
۶۱	معاذ بن عمرو	۶۲	ثابت بن جذع	۶۳	عمیر بن حارث
۶۴	معاذ بن جبل	۶۵	اوس بن عباد	۶۶	عبادہ بن صامت
۶۷	عباس بن عبادہ	۶۸	عمرو بن حارث	۶۹	ابوعبدالرحمان یزید بن ثعلبہ
۷۰	رفاعہ بن عمرو بن زید	۷۱	مالک بن ولید بن عبداللہ		
۷۲	سعد بن عبادہ	۷۳	منذر بن عمرو		
۷۴	نسیبہ بنت کعب	۷۵	ام یمنع اسماء بنت عمرو		

(رسول اکرم کی سیاست خارجہ ۱۶۱ تا ۱۶۵)

رسول اللہ ﷺ نے جنہیں دینی بھائی بنایا

ہجرت کے پانچ چھ ماہ بعد آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد مدینہ کے صحابہ اور مکہ سے ہجرت کرنے والے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ جس کی وجہ سے مدینہ کے مسلمان

انصار اور مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مہاجر کہلائے اور قرآن نے انہیں اسی نام سے یاد کیا ہے۔ جس میں کئی ایک سبق ہیں۔ غریب و ضرورت مند مہاجرین کی مالی امداد کرنا۔ انصار سے خاندانی تعلقات قائم کرنا۔ قبائلی نسبتوں کے بجائے دینی نسبت کو پروان چڑھانا۔ شخصی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام کے خاندانوں سے واقفیت۔ قرآن میں اس کا ذکر اس طرح موجود ہے

فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑا تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔ (سورہ آل عمران ۱۰۳)

انصاری صحابی	مہاجر صحابی	
حضرت خارجہ بن زیدؓ	حضرت ابوبکرؓ	۱
حضرت عتبہ بن مالکؓ	حضرت عمرؓ	۲
حضرت اوس بن ثابتؓ	حضرت عثمانؓ	۳
حضرت سلمان فارسیؓ	حضرت علیؓ	۴
حضرت سعد بن ربیعؓ	حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ	۵
حضرت سعد بن معاذؓ	حضرت ابوعبیدہ بن عامر الجراحؓ	۶
حضرت کعب بن مالکؓ	حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ	۷
حضرت ابی بن کعبؓ	حضرت سعید بن زیدؓ	۸
حضرت سلمہ بن سلاقہؓ	حضرت زبیر بن عوامؓ	۹
حضرت اسید بن حضیرؓ	حضرت زید بن حارثہؓ	۱۰
حضرت ابورؤیمؓ	حضرت بلالؓ	۱۱
حضرت معاذ بن جبلؓ	حضرت جعفر بن ابوطالبؓ	۱۲

۱۳	حضرت عمار بن یاسرؓ	حضرت حذیفہ بن الیمانؓ
۱۴	حضرت مصعب بن عمیرؓ	حضرت ابوالیوبؓ
۱۵	حضرت ابودرداءؓ	حضرت سلمان فارسیؓ
۱۶	حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلبؓ	حضرت عمیر بن حمامؓ
۱۷	حضرت زید بن خطابؓ	حضرت معن بن عدیؓ
۱۸	حضرت وہب بن سعدؓ	حضرت سوید بن عمروؓ
۱۹	حضرت ابومرشد غنویؓ	حضرت عبادہ بن صامتؓ
۲۰	حضرت عمیر بن عمیرؓ	حضرت یزید بن حارث بن قیسؓ
۲۱	حضرت عثمان بن مظعونؓ	حضرت عباس بن عبادہؓ
۲۲	حضرت طلب بن عمیرؓ	حضرت منذر بن عمروؓ
۲۳	حضرت ابو حذیفہ بن عتبہؓ	حضرت عباد بن بشرؓ
۲۴	حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ	حضرت حناتؓ

(رحمۃ للعالمین، جلد سوم، ۶۳ و ۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط

پروفیسر محمد صدیق قریشی لکھتے ہیں ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ۲۵۰ خطوط تاریخ کے اوراق پر محفوظ ہیں۔ لیکن صحیح تعداد اس سے بہت زیادہ ہونا چاہیے کیوں کہ آپ کی مملکت دس لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی اور دس برس تک حکمرانی کے فرائض آپ ہی کو انجام دینے پڑتے تھے۔“ (رسول اکرم کی سیاست خارجہ ۳۵)

سفراء کی روانگی کے متعلق دو روایات ہیں۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ ایک ہی دن یعنی یکم محرم

الحرام ۷ھ بمطابق ۱۱ مئی ۶۲۸ع بروز بدھ مدینہ سے روانہ ہوئے، اور بعض مورخین کے نزدیک ان کی روانگی مختلف اوقات میں عمل میں آئی۔ (رسول اکرم کی سیاست خارجہ ۳۴)

رسول اللہ ﷺ کے قاصد

نمبر شمار	صحابی کا نام	علاقہ و ملک
۱	حضرت عمرو بن امیہ ثمریؓ	حبشہ
۲	حضرت وحیہ کلبیؓ	شام، قیصر روم
۳	حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ	ایران کسری
۴	حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ	اسکندریہ مقوقس
۵	حضرت شجاع بن وہبؓ	بلقاء، غسانی
۶	حضرت سلیط بن عمروؓ	یمامہ
۷	حضرت علاء حضرمیؓ	بحرین
۸	حضرت مہاجر بن ابی امیہؓ	یمن
۹	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ	یمن
۱۰	حضرت معاذ بن جبلؓ	یمن
۱۱	حضرت جریر بن عبداللہ بکلیؓ	یمن
۱۲	حضرت عمرو بن امیہ ثمریؓ	یمامہ
۱۳	حضرت سائب بن عوامؓ	یمامہ
۱۴	حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ	یمن (اصح السیر ۳۸۳ تا ۳۸۸)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود

سیرت نگاروں میں وفود کی تعداد کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ ابن اسحاق نے صرف پندرہ وفود کا حال بیان کیا ہے۔ جب کہ حافظ ابن قیم اور قسطلانی نے چونتیس وفود پر اکتفا کیا ہے۔ دمیاطی، مغطائی، اور زین الدین عراقی، ابن سعد کے ساتھ متفق ہیں جس نے ستر وفود کا تذکرہ کیا ہے۔ سب سے بڑھ کر تعداد مصنف سیرت شامی نے بیان کی ہے جس کے خیال میں ایک سو سے زائد وفود مدینہ آئے ہیں، اور مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ وفود کی کثرت کی بناء پر یدخلون فی دین اللہ انوا جا کا صحیح مفہوم ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ (رسول اکرم کی سیاست خارجہ ۶۶)

وفود کا سال ۶۲ سال کی عمر۔ ۶۳۳ عیسوی

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے جنہیں جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔ عشرہ مبشرہ

۱	حضرت ابو بکر بن ابوقحافہؓ	۲	حضرت عمر بن خطابؓ
۳	حضرت عثمان بن عفانؓ	۴	حضرت علی بن ابوطالبؓ
۵	حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ	۶	حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ
۷	حضرت زبیر بن عوامؓ	۸	حضرت سعید بن زیدؓ
۹	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	۱۰	حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ

(صحیح مسلم بحوالہ معجزات نبوی ۲۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور جنہیں آپؐ نے آزاد فرمایا تھا
یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی توفیق ملی۔

۱	حضرت زید بن حارثہؓ	۲	حضرت ابورافعؓ
۳	حضرت ثوبان بن بحدہؓ	۴	حضرت ابوکبشہؓ
۵	حضرت شقرانؓ نام صالح بن عدیؓ	۶	حضرت رباحؓ
۷	حضرت یسارؓ	۸	حضرت مدعمؓ
۹	حضرت کرکرہؓ	۱۰	حضرت انجشہؓ
۱۱	حضرت سفینہؓ نام مہران	۱۲	حضرت انسہ بن زیادؓ
۱۳	حضرت افرحؓ	۱۴	حضرت واقدؓ
۱۵	حضرت ابوداؤدؓ	۱۶	حضرت ابوعسیبؓ
۱۷	حضرت ابو موسیٰؓ	۱۸	حضرت مابورؓ
۱۹	حضرت سندرؓ	۲۰	حضرت حنینؓ

(اصح السیر ۵۵۵ تا ۵۵۹)

۲۱	حضرت اسامہ بن زیدؓ	۲۲	حضرت ایمن بن عبیدؓ
۲۳	حضرت باذانؓ ان کے کئی نام ہیں ذکوان، مہران، میمون، کیسان، طہمان۔		
۲۴	حضرت روفعؓ	۲۵	حضرت سلمان فارسیؓ
۲۶	حضرت ضمیرہ بن ابو ضمیرہؓ	۲۷	حضرت عبیدؓ
۲۸	حضرت فضالہؓ	۲۹	حضرت قفیزؓ

۳۰	حضرت نافعؓ	۳۱	حضرت نفعؓ
۳۲	حضرت ہرمزؓ یا کیسان	۳۳	حضرت ہشامؓ
۳۴	حضرت یسارؓ	۳۵	حضرت ابوالحمرء نام ہلال بن حارثؓ
۳۶	حضرت ابوسلمیؓ	۳۷	حضرت ابوصفیہؓ
۳۸	حضرت ابو عبیدؓ	۳۹	حضرت ابو ضمیرہؓ

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۶ تا ۲۵۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندیاں

۱	حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
۲	حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا
۳	حضرت -----
۴	حضرت ----- (زاد المعاد بحوالہ اسوہ نبی اکرم ۳۲)
۵	حضرت امۃ اللہ بنت رزینہؓ ۶ حضرت امیمہؓ
۷	حضرت ام ایمنؓ نام برکتہ بنت ثعلبہ، حضرت اسامہ بن زید کی والدہ
۹	حضرت بریرہؓ ۱۰ حضرت خضرہؓ
۱۱	حضرت خلیصہؓ ۱۲ حضرت خولہؓ
۱۳	حضرت رضویؓ ۱۴ حضرت سانیہؓ
۱۵	حضرت سدلیہ انصاریہؓ ۱۶ حضرت سلامہؓ
۱۷	حضرت سلمیٰؓ ابورافع کی اہلیہ ۱۸ حضرت شیریںؓ

۱۹	حضرت عنقودہ، غفیرہؓ	۲۰	حضرت فروہؓ
۲۱	حضرت لیلیؓ	۲۲	حضرت میمونہ بنت ابوعبیدؓ
۲۳	حضرت ام عیاشؓ - (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ تا ۲۶۰)		

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادین

یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت، سعادت سمجھ کر انجام دی۔

۱	حضرت انس بن مالکؓ	۱۰ سال خدمت کی
۲	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	حضور کے نعلین و مسواک کے محافظ
۳	حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ	حضور کے خچر چلایا کرتے تھے، مصر کے والی ہوئے۔
۴	حضرت اسلم بن شریکؓ	حضور کے اونٹ چلاتے تھے۔
۵	حضرت بلال بن رباحؓ	حضور کے اخراجات کا حساب کتاب رکھتے تھے
۶	حضرت سعد غلام ابوبکرؓ	
۷	حضرت ابوذر غفاریؓ	
۸	حضرت ایمن بن عبیدؓ	
۹	حضرت معیقبؓ	حضور کے انگوٹھی بردار

(اصح السیر ۵۶۲ تا ۵۶۳)

۱۱	حضرت اسماء بن حارثہؓ
۱۲	حضرت بکیر بن شدادؓ
۱۳	حضرت ذؤنمرؓ یا ذومجر شاہ حبشہ کے بھیجے تھے
۱۴	حضرت ربیعہ بن کعبؓ

۱۵	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ
۱۶	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
۱۷	حضرت قیس بن سعدؓ
۱۸	حضرت مقداد بن اسودؓ
۱۹	حضرت مہاجرؓ
۲۰	حضرت ابوالواحؓ
۲۱	حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے موقعہ پر خدمت کی سعادت پائی
(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۶۰ تا ۲۷۰)	

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزنین

۱	حضرت بلال بن رباحؓ
۲	حضرت ابو مخذومؓ
۳	حضرت عمرو بن ام مکتومؓ
۴	حضرت سعد القرطؓ
	ناہینا صحابی
	مسجد قبا کے موزن (اصح السیر ۵۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال، امراء، گورنرس

نمبر شمار	صحابی کا نام	علاقہ و ملک
۱	حضرت باذان بن ساسانؓ	یمن
۲	حضرت شہر بن باذانؓ	یمن
۳	حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ	یمن

۴	حضرت مہاجر بن امیہؓ	کندہ و صدف
۵	حضرت زیاد بن لبیدؓ	حضرت موت
۶	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ	زبید، عدن
۷	حضرت معاذ بن جبلؓ	جند
۸	حضرت عتاب بن اسیدؓ	مکہ
۹	حضرت علی بن ابوطالبؓ	انخماس، یمن
۱۰	حضرت عمرو بن عاصؓ	عمان

(زاد المعاد بحوالہ اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲، ۳۵)

۱۱	حضرت یزید بن ابوسفیانؓ	تیاء
۱۲	عمرو بن حزمؓ	نجران
۱۳	علاء بن حضرمیؓ	بحرین

(سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۴۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محصلین زکوٰۃ

نمبر شمار	صحابی کا نام	علاقہ و ملک اور قبیلہ
۱	حضرت عدی بن حاتمؓ	طے و بنی اسد
۲	حضرت صفوان بن صفوانؓ	بنی عمرو
۳	حضرت مالک بن نویرہؓ	بنی حنظلہ
۴	حضرت بریدہ بن حصیبؓ سلمیٰ	غفار و اسلم

۵	حضرت عباد بن بشرؓ	سلیم و مزینہ
۶	حضرت رافع بن مکیت جہنیؓ	جہینہ
۷	حضرت زبرقان بن بدرؓ	بنو سعد
۸	حضرت قیس بن عاصمؓ	بنو سعد
۹	حضرت عمرو بن عاصؓ	بنو فزارہ
۱۰	حضرت ضحاک بن سفیانؓ	بنو کلاب
۱۱	حضرت بسر بن سفیانؓ	بنو کعب
۱۲	حضرت عبداللہ بن التیہؓ	بنو ذبیان
۱۳	حضرت ابو جہم بن حذیفہؓ	بنو لیث
۱۴	قبیلہ ہذیم کے ایک صحابیؓ	بنو ہذیم
۱۵	حضرت عمر بن خطابؓ	شہر مدینہ
۱۶	حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ	شہر نجران
۱۷	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	شہر خیبر
۱۸	حضرت زیاد بن لبیدؓ	حضرت موت
۱۹	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ	صوبہ یمن
۲۰	حضرت خالد بن ولیدؓ	صوبہ یمن
۲۱	حضرت ابان بن سعیدؓ	بحرین
۲۲	حضرت ابن جزاء اسدیؓ	خمیس کے وصولی کیلئے
۲۳	حضرت عمرو بن سعید بن عاصؓ	تیاء

۲۴ حضرت عیینہ بن حصن فزاریؓ بنو تمیم

(سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۴۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی

۱ حضرت شرجیل بن حسنہ کندیؓ - مکہ کے پہلے کاتب ہیں (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۴۴)

۲ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوسرحؓ ۳ حضرت ابوبکرؓ

۴ حضرت عمرؓ ۵ حضرت عثمانؓ

۶ حضرت علیؓ ۷ حضرت زبیرؓ

۸ حضرت عامر بن فہیرہؓ ۹ حضرت عمرو بن عاصؓ

۱۰ حضرت ابی بن کعبؓ - مدینہ کے پہلے کاتب

۱۱ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ ۱۲ حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ

۱۳ حضرت حنظلہ بن ربیعؓ ۱۴ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ

۱۵ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ۱۶ حضرت خالد بن ولیدؓ

۱۷ حضرت خالد بن سعیدؓ ۱۸ حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ

۱۹ حضرت زید بن ثابتؓ - (زاد المعاد بحوالہ اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲، ۳۳)

۲۰ حضرت علاء بن حضرمیؓ ۲۱ حضرت حذیفہ بن یمانؓ

یہ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل کاتبین ہیں۔

(خطبات بنگلور ۵۹) (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۴۴)

۲۲ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ ۲۳ حضرت سعید بن عاصؓ

- ۲۴ حضرت خالد بن عاصؓ ۲۵ حضرت ابان بن عاصؓ
 ۲۶ حضرت معقیب دوسیؓ ۲۷ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
 ۲۸ حضرت حویطب بن عبدعزیؓ۔ (اصح السیر صفحہ ۲۷ و ۲۸)
 رسول اللہ ﷺ کے شعراء یا وہ شعراء جو دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے
 عرب کے مشہور زبان آور شعراء

- ۱ حضرت حسان بن ثابتؓ ۲ حضرت عامر بن اکوعؓ
 ۳ حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ ۴ حضرت زید الجلیلؓ
 ۵ حضرت زرقان بن بدرؓ ۶ حضرت شماسؓ
 ۷ حضرت اسود بن سریعؓ
 ۸ حضرت کعب بن زہیرؓ
 ۹ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ
 ۱۰ حضرت لبید بن ربیعہؓ۔ ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔
 ۱۱ حضرت انیس غفاریؓ (حضرت ابوذر غفاری کے بھائی اور اپنے قبیلہ کے شاعر)
 (سیرت النبی شبلی جلد ۳ صفحہ ۲۸۹-۲۹۰)
 ۱۲ حضرت عباس بن مرداس بن ابو عامرؓ جید شاعر اور مشہور بہادر تھے
 (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۸۳)
 ۱۳ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلبؓ آپ کے چچا زاد اور رضاعی بھائی
 (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۸۵)

۱۴ حضرت خنساء بنت تماضرؓ جنہیں ارثی العرب یعنی عرب کی مرثیہ کہنے والوں میں سب سے زیادہ اثر انگیز مرثیہ گو شاعرہ کہا گیا ہے۔

۱۵ حضرت نابغہ الجعدیؓ (دلائل النبوة للبیہقی، جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۱۶ حضرت سدید بن صامتؓ جن کے پاس حضرت لقمان کا حکمت کا صحیفہ تھا، جنہیں شاعری و شجاعت میں کمال حاصل تھا، اس بناء پر لوگ انہیں کامل کے لقب سے پکارتے تھے۔ (پیغمبر اعظم و آخر، صفحہ ۳۳۹)

۱۷ ابوقیس صیفی بن الصلتؓ جن کا قصیدہ بایہ مشہور ہے۔

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۲۵)

۱۸ حضرت کعب بن مالکؓ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۳۱)

۱۹ حضرت ابوقیس صرمہ بن ابی انسؓ انصاری شاعر ہیں

(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۸۳)

مدرسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ کے اساتذہ

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا مِّنْكُمْ

۲ حضرت عبادہ بن صامتؓ لکھنا اور پڑھنا سکھاتے تھے

۳ حضرت عبد اللہ بن سعید بن عاصؓ لکھنا سکھاتے تھے

(اولین دستیاب شدہ، دنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث ۲۲-۲۳)

مدرسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صفہ کے طلبہ رضی اللہ عنہم

حضرت ابو عبیدہ بن عامر بن جراح	حضرت عمار بن یاسر ابو الیقطان
حضرت عبداللہ بن مسعود	حضرت مقداد بن عمرو
حضرت خباب بن ارت	حضرت بلال بن رباح
حضرت صہیب بن سنان	حضرت زید بن خطاب حضرت عمر کے بھائی
حضرت ابو مرشد کناز بن حصین	حضرت ابو کبشہ رسول اللہ غلام
حضرت صفوان بن بیضا	حضرت ابو عبس بن جبر
حضرت سالم حضرت ابو حذیفہ کے غلام	حضرت مسطح بن اثاثہ
حضرت عکاشہ بن محسن	حضرت مسعود بن ربیعہ
حضرت سالم عمیر بن عوف	حضرت عویم بن ساعدہ
حضرت ابولبابہ	حضرت سالم بن عمیر
حضرت ابوبشر کعب بن عمرو	حضرت خبیب بن سیاف
حضرت عبداللہ بن انیس	حضرت جندب بن جنادہ (حضرت ابو ذر غفاری)
حضرت عتبہ بن مسعود ہذلی	حضرت عبداللہ بن عمر
حضرت سلمان فارسی	حضرت حذیفہ بن الیمان
حضرت ابو الدرداء	حضرت عبداللہ بن زید جہنی

حضرت ابو ہریرہ دوسی	حضرت حجاج بن عمرو سلمی
حضرت معاذ بن حارث	حضرت ثوبان رسول اللہ کے غلام
حضرت ثابت ودیجہ	حضرت سائب بن خلاد
(جدید سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ و ۵۱۲)	
حضرت الاعزام المازنی	حضرت اسماء بن حارثہ
حضرت البراء بن مالک (حضرت انس بن مالک کے بھائی)	
حضرت ثابت بن ضحاک	حضرت ثوبان رسول اللہ کے غلام
حضرت ثقیف بن عمرو	حضرت ثابت بن دویدجہ
حضرت جعیل بن سراقہ	حضرت جربہ بن خویلد
حضرت حذیفہ بن اسید	حضرت جاریہ بن جمیل
حضرت حارثہ بن نعمان	حضرت حبیب بن زید
حضرت حنظلہ بن ابو عامر	حضرت حازم بن حرمہ
حضرت حکم بن عمیر	حضرت حجاج بن عمرو
حضرت خنیس بن حذافہ	حضرت حرمہ بن ایاس
حضرت خریم بن اوس	حضرت خریم بن فاتک
حضرت عبداللہ ذوالجہادین	حضرت خبیب بن سیاف
حضرت ابو رزین	حضرت رفاعہ ابولبابہ
حضرت سعید بن عامر	حضرت سعد بن ابی وقاص
	حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء

رسول اللہ نے فرمایا تم چار اصحاب سے قرآن سیکھو۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ۲۔ حضرت سالمؓ مولیٰ حذیفہؓ

۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ ۴۔ حضرت ابی بن کعبؓ

(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۴۸ حدیث نمبر ۴۸۰۸)

صحابہ میں حفاظ کی بڑی تعداد تھی، ۳۳ حفاظ تو وہ ہیں جن کے نام کی صراحت ملتی ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ

۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ

۵۔ حضرت عائشہؓ ۶۔ حضرت حفصہؓ

۷۔ حضرت ام سلمہؓ ۹۔ حضرت ام ورقہؓ

(خطبات بنگلور صفحہ ۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طے فرمودہ قاضی و مفتیان

مقدمات کو نمٹانے کا کام اگرچہ زیادہ تر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود انجام دیتے تھے، لیکن کبھی کبھی آپ کے حکم

سے حسب ذیل صحابہ نے بھی اس فرض کو انجام دیا ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ

۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ

۵۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ ۶۔ حضرت ابی ابن کعبؓ

۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۵۰)

- ۸ حضرت سلمان فارسیؓ ۹ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
 ۱۰ حضرت عمار بن یاسرؓ ۱۱ حضرت زید بن ثابتؓ
 ۱۲ حضرت حذیفہؓ ۱۳ حضرت ابوالدرداءؓ
 ۱۴ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ۔ (فضائل اعمال، حکایات صحابہ ۸۸)
 (حیۃ الحیوان بحوالہ دائمی عالمی تاریخ، دور نبوت کے مفتیان۔ صفحہ ۱۳۰)

رسول اللہ ﷺ کے طے فرمودہ امام

نمبر شمار صحابی کا نام تفصیلات

۱ حضرت ابو بکرؓ۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ کے حکم سے ۲۱ نمازوں کی امامت کی

- ۲ حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں ہجرت نبوی سے پہلے امامت کرتے تھے
 ۳ حضرت سالمؓ حضرت ابو حذیفہ کے غلام ہجرت نبوی سے پہلے مہاجرین کے امام
 ۴ حضرت ابن ام مکتومؓ مدینہ میں آپ کے غیاب میں امامت فرماتے تھے چونکہ نابینا تھے اس لئے غزوات میں شریک نہیں ہوتے تھے، مدینہ ہی میں رہتے تھے۔
 ۵ حضرت عتبہ بن مالکؓ۔ اپنے قبیلہ بنو سالم کے امام۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)
 ۶ حضرت معاذ بن جبلؓ بنو سلمہ
 ۷ ایک انصاری صحابیؓ مسجد قباء
 ۸ حضرت عمرو بن سلمہؓ بنو جرم
 ۹ حضرت اسید بن حضیرؓ بنو جرم

- ۱۰ حضرت انس بن مالکؓ بنونجار
 ۱۱ حضرت مالک بن حویرثؓ بنونجار
 ۱۲ حضرت عتاب بن اسیدؓ مکہ مکرمہ
 ۱۳ حضرت عثمان بن عاصؓ طائف
 ۱۴ حضرت ابوزید انصاریؓ عمان (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۶۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ معلمین و اساتذہ

- ۱ حضرت مصعب بن عمیرؓ
 ۲ حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ
 ۳ حضرت مالک بن حویرثؓ۔ جنہوں نے ۲۰ دن قیام کر کے تعلیم حاصل کی،
 اور روانگی کے وقت آپؐ نے ان سے فرمایا
 (ارجعوا الی اہلیکم فاعلموہم و مروہم و صلوا کما رایتہمونی اصلی)
 اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انہیں سکھاؤ اور انہیں حکم دو اور نماز پڑھو ایسے جیسے
 تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (سیرت النبی شبلی جلد ۲ صفحہ ۵۶)
 ۴ واقعہ ربیع کے ۱۰ شہداء جنہیں رسول اللہ نے دعوت و تعلیم کے لئے روانہ فرمایا تھا۔
 ۵ واقعہ بئر معونہ کے ۷۰ شہداء کرام جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دعوت و تعلیم کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ جلااد

مجرموں کی گردن مارنے کی خدمت حسب ذیل صحابہ کے سپرد تھی۔

۱	حضرت زبیر بن عوامؓ	۲	حضرت علی بن ابوطالبؓ
۳	حضرت مقداد بن اسودؓ	۴	حضرت محمد بن مسلمہؓ
۵	حضرت عاصم بن ثابتؓ	۶	حضرت ضحاک بن سفیان کلابیؓ

(سیرت النبی شیلی جلد ۲ صفحہ ۵۰)

رسول اللہ ﷺ کے محافظ و نگران

۱	حضرت سعد بن معاذؓ	جنگ بدر کے موقعہ پر
۲	حضرت محمد بن مسلمہؓ	جنگ احد کے موقعہ پر
۳	حضرت زبیر بن عوامؓ	جنگ خندق کے موقعہ پر
۴	حضرت عباد بن بشرؓ	
۵	حضرت سعد بن عبادہ الانصاریؓ	(اسوہ نبی اکرمؐ صفحہ ۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے بچے اور بچیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بڑوں کو قائد و امیر بنایا وہیں بہت سارے چھوٹے بچوں کو بھی حوصلہ بخشاء ان کے چھوٹے سے ذہنوں میں بڑے بڑے عزائم پیدا کئے۔ ان کی معصومیت و بچپن اور لڑکپن کے باوجود انھیں اپنا گرویدہ بنایا۔ اور ان کے مزاج کو دینی اور فکر کو بلند و پختہ کیا کہ آگے چل کر یہی بچے وہ وہ کارنامے انجام دیئے کہ جن پر اسلامی تاریخ نازاں و فرحاں ہے۔ ان کم عمر و نوجوان صحابہ کے لئے ان کے بچپن کے یہ واقعات ان کی زندگی کا سرمایہ تھے۔ کچھ بچوں کا تذکرہ بھی یہاں کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت عمیرؓ ابی اللحم کے غلام۔ غزوہ خیبر میں اتنے چھوٹے تھے کہ

رسول اللہ کی عطا کی ہوئی تلوار بڑی تھی، جب کہ وہ چھوٹے تھے۔

۲۔ حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ جنگ بدر میں رسول اللہ نے پہلے تو بچے ہونے کی بناء پر

منع کیا، ان کے رونے پر بعد میں آپ نے اجازت دی، اسی میں شہید ہوئے

۳۔ حضرت معاذ بن عمرو بن جموحؓ جنگ بدر میں کم عمر تھے ابو جہل کو قتل کیا

۴۔ حضرت معاذ بن حارثؓ، والدہ کا نام عفراء ہے جنگ بدر میں کم عمر تھے ابو جہل کو قتل کیا

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا۔

نبوت کے دوسرے سال پیدا ہوئے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۴)

۶۔ حضرت زید بن ثابتؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا۔

اس وقت عمر ۱۴ سال تھی۔ نبوت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۸)

۷۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا۔
رسول اللہ کی وفات کے وقت عمر ۱۸ یا ۲۰ سال تھی، ولادت نبوت کے تیسرے یا پانچویں سال ہے۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۸)

- ۸۔ حضرت زید بن ارقمؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۹۔ حضرت براء بن عازبؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۱۰۔ حضرت عمرو بن حزمؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۱۱۔ حضرت اسید بن ظہیرؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۱۲۔ حضرت عرابہ بن اوسؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۱۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا۔ عمر ۱۳ سال تھی
- ۱۴۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ۔ آپؐ نے انھیں جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا
- ۱۵۔ حضرت رافع بن خدیجؓ۔ جنگ احد میں لڑکپن کی وجہ سے واپس کر دیا (۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر)
- ۱۶۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ۔ گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھے۔ عمر ۱۲۔ ۱۳ سال تھی
- ۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلولؓ

۵ ہجری میں بچے تھے۔ غزوہ مریسج سے واپسی کے موقع پر ان کے باپ نے جو منافقین کا سردار تھا یہ کہا کہ اب ہم مدینہ پہنچ کر عزت والے، ذلیلوں کو مدینہ سے نکال دیں گے، اس موقع اس کے عاشق رسول بیٹے حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ تیرا مدینہ میں داخلہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ تو یہ نہ کہہ دے کہ تو خود بے عزت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ باعزت ہیں۔ بالآخر اسے یہ کہنا پڑا۔

۱۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ جنگ احد کے وقت غیر شادی شدہ تھے۔

۱۹۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے مہاجر صحابی جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ۷ سال کی عمر میں بیعت فرمایا۔ ہجرت کے چھ مہینے بعد شوال میں قباء میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ کے بیٹے، حضرت ابوبکرؓ کے نواسے ہیں۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۷ و ۱۳۸)

۲۰۔ حضرت عمرو بن سلمہؓ فتح مکہ کے بعد ان کی عمر ۶۔۷ سال تھی۔

۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ان کی پیدائش شعب ابی طالب میں ہوئی، رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے وقت، عمر ۱۳ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۲)

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔

۲۳۔ حضرت حسن بن علیؓ وصال رسول اللہ ﷺ کے وقت، عمر ۷ سال کچھ ماہ تھی

۲۴۔ حضرت حسین بن علیؓ وصال رسول اللہ ﷺ کے وقت، عمر ۶ سال کچھ ماہ تھی۔

۲۵۔ حضرت محمود بن الربیعؓ وصال رسول اللہ ﷺ کے وقت، عمر ۵ سال تھی۔

(فضائل اعمال۔ حکایات صحابہ، گیارہواں باب، بچوں کا دینی جذبہ، صفحہ ۱۳۷ تا ۱۶۵)

۲۶۔ حضرت حنظلہ بن حذیمؓ یا خرم بچپن میں اپنے والد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے تھے۔

(تین سو معجزات ۸۴)

۲۷۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ ہجرت نبوی کے بعد پیدا ہونے والے سب سے پہلے

انصاری بچے ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کے بھانجے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر

جو مہاجرین میں سب سے پہلے مدینہ میں پیدا ہوئے ہیں ان سے چھ مہینے بڑے ہیں۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۳۶)

۲۸۔ حضرت عبدالرحمن بن حارثؓ، جو آگے چل کر حضرت عثمان بن عفانؓ کے داماد بنے۔

- ہجرت کے پہلے سال مدینہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ رسول اللہ کے وصال کے وقت عمر ۱۰ سال تھی۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۴۳)
- ۲۹ حضرت سائب بن عبیدؓ جنگ بدر کے موقع پر پیدا ہوئے۔ یہ حضرت امام شافعی کے جد اعلیٰ ہیں۔ پانچویں پشت میں ان کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے جا ملتا ہے۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۶۳)
- ۳۰ حضرت ثابت بن ضحاکؓ۔ رسول اللہ کے انتقال کے وقت عمر ۸ سال تھی۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۶۹)
- ۳۱ حضرت عمر بن ابی سلمہؓ۔ رسول اللہ کے پروردہ یعنی حضرت ام سلمہ کے بیٹے تھے۔
رسول اللہ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۲)
- ۳۲ حضرت مسور بن مخرمہؓ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے بھانجے ہیں۔
رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت عمر ۸ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۵)
- ۳۳ حضرت مروان بن حکمؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت عمر ۸ سال تھی۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۵)
- ۳۴ حضرت سائب بن یزیدؓ۔ حجة الوداع میں اپنے والد کے ساتھ شریک حج ہوئے
اس وقت ان کی عمر ۷ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۵)
- ۳۵ حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ غیسل الملائکہ کے بیٹے۔
رسول اللہ کی وفات کے وقت عمر ۹ سال تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۹۳)

۳۶ حضرت سہل بن ابو حثمہؓ۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت عمر ۸ سال تھی۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۹۶)

۳۷ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ انشقی۔ رسول اللہ کی وفات کے وقت عمر ۸ سال تھی۔
یہ امت کے آخری صحابی ہیں، جن سے امام ابو حنیفہ نے حج کے موقعہ پر ملاقات کی ہے۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۹۶)

۳۸ حجتہ الوداع کے موقعہ پر ایک یمنی صحابی اس حج میں پیدا ہونے والے اپنے بیٹے کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے اس بچہ سے پوچھا میں کون ہوں؟ اس بچہ نے جواب دیا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اللہ تجھے برکت دے۔ یہ بچہ بعد میں ”مبارک الیمامہ“ کے لقب سے مشہور ہوا۔ (رسول اللہ ﷺ کے تین سو معجزات ۹۲)

۳۹ حضرت عبداللہ بن ہشامؓ۔ رسول اللہ کی وفات کے وقت عمر ۶ سال تھی۔

ان کی والدہ ان کو خدمت اقدس میں لائی تھیں، رسول اللہ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۰۸)

۴۰ حضرت عائذ اللہ بن عمر ابودریس الخولانیؓ غزوہ حنین کے موقعہ پر ولادت ہوئی۔

دیدار کے اعتبار سے صحابی اور حدیث کی روایت کے اعتبار سے تابعی کہلائے۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۱۰)

۴۱ حضرت خریم بن فاتکؓ۔ فتح مکہ کے وقت نوجوان تھے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۹۹)

۴۲ حضرت عاصم بن عمر بن خطابؓ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے۔

جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نانا ہیں۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۰۵)

۴۳ حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلبؓ کی فتح مکہ کے سال

ولادت ہوئی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۰۵)

۴۴ حضرت ابو محذورہؓ غزوہ طائف سے واپسی پر جعرانہ میں اسلام قبول کیا، اس وقت ان

کی عمر ۱۶ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ کا موزن مقرر فرمایا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۱۳)

۴۵ حجۃ الوداع کے سفر میں ذوالحلیفہ کے مقام پر حضرت ابوبکرؓ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ

سے محمد بن ابوبکرؓ کی ولادت ہوئی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۵۶)

۴۶ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی ولادت نبوت کے چوتھے سال ہوئی،

رسول اللہ کی وفات کے وقت ان کی عمر مبارک ۱۸ سال تھی۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۰ نیز ۳۵)

۴۷ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیرؓ کی ولادت نبوت کے نویں سال ہوئی۔

رسول اللہ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۴ برس تھی۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۲)

۴۸ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالبؓ نبوت کے ۱۲ ویں سال حبشہ میں پیدا ہوئے،

ان کی والدہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام میں

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں ہوا۔ اسی لئے ان کا لقب بھرا الجود یعنی

سخاوت کا سمندر تھا۔ رسول اللہ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۰ سال تھی۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۴۴)

۴۹ ایک انصاری بچہ جو دوسروں کے کھجور کے باغ میں جا کر کھجوریں گرا کر کھاتا تھا جس کو اس

باغ کے مالک نے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس بچہ سے فرمایا کہ نیچے گری ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو، ڈھیلے نہ مارو، یہ کہہ کر اس بچہ کے سر

پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ (سیرت النبی شلی جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نو مولودوں کے نام رکھے

یا جن صحابہ کے نام تبدیل فرمائے

- ۱ حضرت القاسمؓ ابن رسول اللہ ۲ حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ
- ۳ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ۴ حضرت ام کلثومؓ بنت رسول اللہ
- ۵ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ۶ حضرت عبداللہؓ ابن رسول اللہ
- ۷ حضرت ابراہیمؓ ابن رسول اللہ ۸ حضرت حسنؓ نواسہ
- ۹ حضرت حسینؓ نواسہ ۱۰ حضرت محسنؓ نواسہ
- ۱۱۔ ابو طلحہ انصاریؓ وام سلیمؓ کے بیٹے کا نام عبد اللہ رکھا۔ (معجزات نبوی صفحہ ۱۶۱-۱۶۲)
- ۱۲۔ حضرت سعید بن مسیب کے دادا کا نام حزن یعنی غم تھا آپؐ نے سہل یعنی آسانی رکھا۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۹۷)
- ۱۳۔ عبد الرحمن بن سمرہؓ کا نام عبد الکعبہ تھا آپؐ نے عبد الرحمن رکھا۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۹۸)
- ۱۴۔ مطیع بن اسودؓ ان کا نام عاصی یعنی نافرمانی کرنے والا تھا آپؐ نے مطیع رکھا
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۰۱)
- ۱۵۔ حضرت زید النخیل بن مہلہل طائیؓ کا نام بدل کر زید الخیر رکھا۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۳۲۵)
- ۱۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا۔ (یعنی گنہ گار عورت)
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جمیلہؓ رکھا۔ (جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۸۳۸)
- ۱۷۔ حضرت ابو بکرؓ کا نام عبد الکعبہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا۔
- ۱۸۔ حضرت عاقلؓ کا نام غافل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام تبدیل کیا۔

حضرت عاقل بن یکیر بدری شہید بدر ہیں۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)
 ۱۹ سفر ہجرت میں آپ دو چوروں سے ملے جن کا نام مہانان تھا، انھیں اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے قبول کیا تو آپ نے ان کے نام پوچھے تو انہوں نے کہا مہانان آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمہارا نام مکرمان یعنی عزت والے ہے۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے القاب و خطابات

خطابات یعنی وہ القاب و اعزازات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دیئے

نمبر شمار	خطاب	معنی	صحابی، صحابیہ
۱	حواری رسول	رسول اللہ کا ساتھی	حضرت زبیر بن عوامؓ
			(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۷۴۴)
۲	الطیار	اڑنے والا	حضرت جعفر بن ابوطالبؓ
			(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۷۶۳)
۴	ذوالا ذنین	دو کانوں والا	حضرت انس بن مالکؓ
۵	ابو تراب	مٹی والا	حضرت علی بن ابوطالبؓ
			(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۶۷)
۶	غسل الملائکۃ	فرشتوں کا غسل دیا ہوا	حضرت خظلمہؓ بن ابی عامر۔
			(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۹۲)
۷	خلیل النبی	نبی کا دوست	حضرت ابوبکرؓ
۸	خلیل النبی	نبی کا دوست	حضرت ابوالیوب انصاریؓ
۹	حب النبی	نبی کا محبوب	حضرت زید بن حارثہؓ
۱۰	مستثنیٰ	لے پالک	حضرت زید بن حارثہؓ

۱۱	امین الامت	امت کا امین	حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ
۱۲	ابوہرہ	بلی والا	عبدالرحمان حضرت ابو ہریرہؓ
۱۳	ذات النطاقین	دو کمر بند والی	حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ
۱۴	سید الشہداء	شہیدوں کا سردار	حضرت حمزہؓ
۱۵	اسد اللہ	اللہ کا شیر	حضرت حمزہؓ

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۹)

۱۶	اسد رسولہ	اللہ کے رسول کا شیر	حضرت حمزہؓ
----	-----------	---------------------	------------

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۱۷۹)

۱۷	سید شباب اہل الجنۃ	جنتی جوانوں کے سردار	حضرت حسینؓ
----	--------------------	----------------------	------------

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۷۶۸)

۱۸	سید شباب اہل الجنۃ	جنتی جوانوں کے سردار	حضرت حسنؓ
----	--------------------	----------------------	-----------

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۷۶۸)

۱۹	سیدہ نساء اہل الجنۃ	جنتی عورتوں کی سردارہ	حضرت فاطمہؓ
----	---------------------	-----------------------	-------------

(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۸۷۳)

۲۰	شہیدہ	ام ورقہ بنت نوفلؓ	
----	-------	-------------------	--

ان صحابیہ نے جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرکت کی اجازت چاہی آپؐ نے اجازت نہ دی اور فرمایا گھر بیٹھ رہے اللہ تجھے شہادت دے گا۔ خلافت فاروقی میں واقعہ یہ پیش آیا کہ ان کے عمامہ و باندی نے انھیں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا، قاتلین کو گرفتار کیا گیا اور اس موقع پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سچا ہے کہ اللہ نے اس بندی کو شہادت عطا فرمائی۔ (معجزات نبوی ۲۱۹)

- ۲۱ سید المودنین مودنوں کے سردار حضرت بلال بن رباحؓ
(اصحاب صفہ، ابو نعیم اصبہانی ۲۳)
- ۲۲ ربیب رسول اللہ رسول اللہ ﷺ کے پروردہ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ
حضرت خدیجہ کے پہلے شوہر ابو ہالہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے پرورش کردہ ہیں
(سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)
- ۲۳ ذوالجہادین دو چادر والا حضرت عبداللہؓ
(اصحاب صفہ صفحہ ۴۴)
- ۲۴ ذوالشہادتین۔ دو شہادتوں والے۔ حضرت ابوعمار خزیمہ بن ثابتؓ انصاری
(عہد نبوت کے ماہ وسال ۱۶۳)
- ۲۵ دو شہیدوں کا ثواب حضرت خلا بن سویدؓ (عہد نبوت کے ماہ وسال ۲۲۱)
- ۲۶ جنت کی حور عین۔ حضرت ام رومانؓ حضرت ابوبکرؓ کی اہلیہ، حضرت عائشہؓ کی
والدہ کے انتقال پر یہ فرمایا۔ (عہد نبوت کے ماہ وسال ۲۴۵)
- ۲۷ دو حوریں سرہانے کھڑی ہیں۔ اسلم ایک سیاہ فام حبشی غلام تھے۔ غزوہ خیبر میں شہید
ہوئے رسول اللہ نے ان کے حق میں فرمایا۔ (عہد نبوت کے ماہ وسال ۲۶۳)
- ۲۸ سیف اللہ۔ اللہ کی تلوار۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو جنگ موتہ کے موقع پر
(عہد نبوت کے ماہ وسال ۲۷۷)
- ۲۹ سید کھول الجنۃ پختہ عمر جنتیوں کے سردار حضرت ابوبکرؓ
(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۶۶۵)
- ۳۰ سید کھول الجنۃ پختہ عمر جنتیوں کے سردار حضرت عمرؓ
(جامع ترمذی، حدیث نمبر ۳۶۶۵)

- ۳۱ سید کم تمہارے سردار حضرت سعد بن معاذؓ
(رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)
- ۳۲ ذوالنورین دونور والا حضرت عثمان بن عفانؓ
(اصح السیر صفحہ ۱۲)

رسول اللہ ﷺ کی مقبول دعائیں صحابہ کے حق میں

- ۱ حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے قبول اسلام کی دعا
- ۲ حضرت ابو ہریرہؓ کے حفظ و یادداشت کیلئے دعا۔ (صحیح بخاری و مسلم)
- ۳ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے مستجاب الدعوات ہونے کی دعا
اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ
اے اللہ! سعد کی ہر دعا جب وہ کرے قبول فرما۔
(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)
- ۴ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کیلئے اور ان کے اونٹ کے لئے دعا کی کہ وہ تیز رفتار ہوگئی
(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، مسلم کتاب المساقاۃ، رقم ۱۰۹-۱۱۶)
- ۵ حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کے بارے میں دعا فرمائی تو وہ سمندر کی طرح ہو گیا کہ پکڑا نہیں جاتا تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد و السیر، باب السرعة والركض فی السیر)
- ۶ حضرت جعیل اشجعیؓ کے گھوڑی کیلئے دعا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِيْهَا۔
(مجمع الزائد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲)
- ۷ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فقیہ اسلام و مفسر قرآن ہونے کی دعا۔ اللّٰهُمَّ فَقِّهْ فِي الدِّیْنِ
(مجمع الزائد جلد ۹ صفحہ ۲۷۶)

- ۸ حضرت انس بن مالکؓ کے مال، اولاد، عمر میں برکت کی دعا
(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ رقم ۱۴۳)
- ۹ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کے بیٹے عبداللہ کیلئے دعا فرمائی تو ان کے نو بیٹے حافظ قرآن بنے
(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ ۱۰۷)
- ۱۰ حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ کے اسلام قبول کرنے کی دعا۔
(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ ۱۵۸)
- ۱۱ حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کی والدہ کو مومن بندوں کی نظر میں محبوب بنانے کی دعا
(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ ۱۵۸)
- ۱۲ حضرت سائب بن یزیدؓ کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی چنانچہ ۹۴ سال کی لمبی عمر پائی،
جن بالوں پر دست مبارک لگا تھا سفید نہ ہوئے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب ۲۱)
- ۱۳ حضرت ابو زید انصاریؓ کی خوبصورتی اور بقاء خوبصورتی کی دعا۔
اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ وَاَدِمَّ جَمَالَہُ
اے اللہ انھیں خوبصورت بنا اور ان کے جمال کو دوام بخش۔
(مسند احمد بن حنبل، جلد ۵، صفحہ ۷۷)
- ۱۴ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی تجارت میں برکت کی دعا
(صحیح بخاری، کتاب النکاح، مسلم کتاب النکاح، رقم ۷۹)
- ۱۵ حضرت عروہ بن ابی الجعدؓ کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں برکت ہوتی۔ (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۸۶)
- ۱۶ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو غزوہ خندق کے موقع پر سردی نہ لگنے کی دعا
(دلائل النبوة للبیہقی جلد ۳ صفحہ ۴۵۱-۴۵۲)

- ۱۷ حضرت نابغہ الجعدیؓ شاعر کے لئے دعا کہ تیرے دانت نہ ٹوٹیں۔
(دلائل النبوة للبیہقی جلد ۳ صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)
- (جملہ شخصیات کی تفصیلی روایات کیلئے ملاحظہ ہوں کتاب معجزات نبوی صفحہ ۱۵۴ تا ۱۶۹)
- ۱۸ حضرت ابو قتادہؓ کو دعادی کہ أَفْلَحَ وَجْهَكَ کہ تیرا چہرہ کامیاب ہو۔
۷۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا لیکن چہرے کی رونق کا حال یہ تھا کہ ۱۵ برس کے لگتے تھے۔
- (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو معجزات ۸۸)
- ۱۹ حضرت مقداد کیلئے برکت کی دعا، نتیجہ یہ ہوا کہ روپیوں کے گھڑے ان کے گھر میں ہوتے تھے۔
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو معجزات ۸۹)
- ۲۰ حضرت علیؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ ان کو سردی اور گرمی کی تکلیف سے بچا۔
قبولیت دعا کا یہ حال تھا کہ گرمیوں میں گرم اور سرما میں باریک لباس پہنتے تھے۔
لیکن موسم کا اثر نہ ہوتا تھا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو معجزات ۸۸)
- ۲۱ حضرت علیؓ کو جو غزوہ خیبر کے موقع پر آشوب چشم میں مبتلا تھے، رسول اللہ نے بلا کر اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیرا اور لعاب دہن لگایا، اور دعا فرمائی، اسی وقت وہ تندرست ہو گئے اور عمر بھر انہیں آنکھوں کی تکلیف ہوئی اور نہ سرد درد ہوا۔
(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۶۴)
- ۲۲ اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعادی کہ اے اللہ ان کی تکلیف دور فرما۔
فرماتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک نے کبھی تکلیف نہ پہنچائی۔ (تین سو معجزات ۸۹)
- ۲۳ حضرت طفیل بن عمرو الدوسیؓ نے درخواست کی کہ کوئی نشانی عنایت فرمائیں آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ انھیں نور عطا فرما۔ یہ نور ایسا تھا کہ رات کے وقت چراغ کی طرح

روشن رہتا۔ اسی وجہ سے انھیں ذوالنور کہا جاتا تھا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو معجزات ۹۰)

۲۴ حضرت سعد بن بکیر بن بکیلہؓ کو اولاد دو نسل میں برکت کی دعا دی۔

چنانچہ ان کے ۲۰، اولادیں ہوئیں۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۱۹)

۲۵ غزوہ خیبر میں حضرت عامر بن اکوعؓ کی حدی خوانی سے مسرور ہو کر رسول اللہ نے

ان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا فرمائی، صحابہ میں رسول اللہ کا یہ معجزہ معروف تھا کہ

غزوہ میں کسی کے حق میں آپ رحمت و مغفرت کی دعا فرماتے تو وہ شہید ہو جاتا۔

اسی غزوہ خیبر میں حضرت عامر بن اکوع کی شہادت ہوئی۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۵۳)

۲۶ حضرت اسلمؓ ایک یہودی کے حبشی غلام تھے، غزوہ خیبر میں اسلام قبول کیا، ان کے

آقاؤں کی بکریاں ان کے پاس تھیں، وہ فکر مند ہوئے کہ ان کو کیسے پہنچائیں، رسول اللہ

نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ان کو چھوڑ دو وہ اپنے آقاؤں کے پاس پہنچ جائیں گی۔

انہوں نے ایسے ہی کیا اور بکریاں بحفاظت ان کے مالکوں کے پاس پہنچ گئیں۔

(عہد نبوت کے ماہ و سال ۲۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات

جملہ صحابہ کی تعداد میں مورخین کا اختلاف ہے۔ ابو زرہ سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ، بیس ہزار ہیں۔ (سیرت النبی ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۹۰) بعض لوگوں نے کم و بیش بتائی ہے۔ ان تمام حضرات کی تعداد جن کو شرف صحابیت حاصل تھا وہ بہت زیادہ تھی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار تو وہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۹ ذی الحجہ سن ۱۰ ہجری کو میدان عرفات میں موجود تھے۔ بہت سے حضرات ایسے بھی ہوں گے، جو اس موقعہ پر حج کے لئے حاضر نہیں ہو سکے ہوں گے۔ انہوں نے بھی اس سے پہلے یا بعد میں حضورؐ کو دیکھا ہوگا۔ لہذا وہ بھی صحابی ہیں۔ اس لئے صحابہ کی تعداد کے بارے میں قطعی طور پر کچھ کہنا تو بہت مشکل ہے۔ البتہ وہ صحابہ کرام جن کے اسمائے گرامی معلوم ہوئے اور کسی نہ کسی اعتبار سے محدثین کے علم میں آئے ان کی تعداد امام ابو زرہ رازی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی ہے۔ (محاضرات حدیث، صفحہ ۳۳۷ ڈاکٹر محمود احمد غازی)

وہ دشمنان اسلام جو کفر پر مرے

یہ ان دشمنان اسلام کی فہرست ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے میں کوئی کسر نہیں

چھوڑی، اور جن کا انتقال کفر کی حالت میں ہوا۔

۱	عمر بن ہشام (ابو جہل)	۲	عبدالغزی (ابولہب)
۳	اسود بن عبد یغوث	۴	حارث بن قیس بن عدی
۵	ولید بن مغیرہ	۶	امیہ بن خلف
۷	ابی بن خلف	۸	ابوقیس بن فاکہہ بن مغیرہ
۹	عاص بن وائل	۱۰	نضر بن حارث
۱۱	منبہ بن حجاج	۱۲	زہیر بن ابی امیہ
۱۳	سائب بن سیفی	۱۴	اسود بن عبدالاسد
۱۵	عاص بن سعید بن عاص	۱۶	عاص بن ہاشم
۱۷	عقبہ بن ابی معیط	۱۸	ابن اصدی
۱۹	ہذلی	۲۰	حکم بن ابو عاص
۲۱	عدی بن حمراء۔	(سیرت النبی شبلی جلد اول ۱۶۱)	



قیمتی تر ہے وہ زندگی جو نبی ﷺ کی یاد میں گزرے

کتاب ”آسان سیرت النبی ﷺ“ بحمد اللہ پایہء تکمیل کو پہنچی بلکہ اسی اللہ نے پہنچائی، دو سال پہلے اسی نے ذہن میں بات ڈالی، اور پھر اس کو لکھنے کی توفیق بھی دی، آج اس مبارک و مقدس، یادگار ولافانی کام سے فراغت ہوئی تو دل شکر خداوندی سے لبریز ہے، زبان حمد باری سے تر ہے کہ کریم مولیٰ نے دستگیری کی، ہر قدم پر سہولت بخشی، اس ناتواں امتی کو اپنے اس محسن نبی ﷺ کی ذات اقدس پر سلیقہ سے لکھنے اور کام کرنے کا داعیہ دیا جو مرکز انوار و عنایات ہیں، سرچشمہ خیر و ہدایت ہیں، سیرت نبوی کو قلمبند کرنا اگرچہ بڑی سعادت ہے لیکن ساتھ ہی اس میں بے حد نزاکت بھی ہے، جہاں محبت و فریفتگی، عشق و وابستگی کی فراوانی کی ضرورت ہے وہیں ہوش و خرد، ادب و احترام کی پہرہ داری بھی از حد ضروری ہے۔ فارسی کا ایک شاعر کہتا ہے

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایساں جا

یعنی آسمان کے نیچے یہ عرش سے زیادہ نازک مقام، ادب و احترام کی جگہ ہے۔

جہاں جنید و بایزید جیسے بزرگوں کے بھی ہوش گم ہو جاتے ہیں۔

کام شروع ہوا اور جب مکمل ہوا تو پورے دو سال اس میں لگ گئے، لیکن معلوم یہ ہوا کہ جو وقت اس عظیم تر کام میں گزرا قیمتی بنا، جو لمحات اس کے لئے کام میں آئے وہ مقبول ہوئے، اس دوران حالات بھی آئے، حوادث نے روکا، بیماری نے گھیرا، مصروفیات نے الجھائے رکھا، مشکلات دامن گیر ہوئیں لیکن ہر وقت اس کام کی تکمیل کی فکر سوار رہی اور دل ہی دل میں دعا بھی رہی کہ مولیٰ! کرم کر، کام کرنے کی قوت

بخش، اور کشتی کو ساحل مراد پر پہنچا۔ والدین، علماء و صلحاء اور عازمین حج و معتمرین سے دعاؤں کی گزارش کرتا رہا جو کہ مقبول ہوئیں اور آج کتاب کو اس طرح مکمل حالت میں دیکھ کر بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوں، آنکھیں پر نم ہیں، جان و دل نثار ہیں، بس دعا ہے کہ قبول بارگاہ ہو جائے، منظوری کی سند مل جائے۔ آمین یا رب العالمین

قارئین کرام! یہ محض ایک کتاب نہیں ہے جو علم و تحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے، جس میں سیرت نبوی سے جڑی تمام اہم معلومات جمع کی گئی ہیں، سیرت کے بحرِ خار کو دریا بکوزہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، دسیوں کتابوں، ہزار ہا صفحات کے مطالعہ کو خلاصہ اور لب لباب کی طرح پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، حقیقت یہی ہے کہ اس میں مستند و معتبر، جامع و مختصر کر کے تمام پہلوؤں کو سمیٹا گیا ہے، لیکن عرق ریزی و جانفشانی اس لئے نہیں کی گئی ہے کہ معلومات کا ایک اتھاہ سمندر جمع ہو جائے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ و انسانیت مختصر وقت میں اپنے محسن آقا ﷺ کے احسانوں سے روشناس ہو جائے، ان کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان اپنی زندگی کے ہر نشیب و فراز میں، اور اس کے ہر مرحلہ و موڑ پر اس شمع ہدایت سے نور حاصل کریں، اپنے ظلمت خانہ کو روشن و منور کریں، بھول بھلیوں میں بھٹکنے اور سر اسیمہ و سرگرداں ہونے کے بجائے سیدھی سچی اور کامیاب راہ پر چل کر منزل مقصود کو پہنچیں، کتاب اسی لئے لکھی گئی ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور پڑھ کر اس کو اپنایا جائے اور اسے اپنوں اور غیروں میں پہنچایا جائے، اس کے چرچے ہوں، اس کے تذکرے صبح و شام کئے جائیں، ان کے نام اور کام کو سمجھا اور سمجھایا جائے، اور یہ کتاب ایسی نہیں ہے کہ ایک بار پڑھ کر اس کے انداز و ترتیب کو سراہا جائے، داد دی جائے، واہ واہ کی جائے اور بس، حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ نہ تو مقصد ہے اور نہ ہی مقصود و مطلوب بلکہ اس کو بار بار پڑھئے بلکہ زندگی بھر پڑھتے رہئے، بالکل اس طرح جیسے جسمانی غذا جسم کی ضرورت ہے اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہماری روح و فکر اور ہمارے ایمان و عقیدے اور ہماری معیشت و معاشرت کے لئے یہ روحانی غذا ہے، آپ نے کتاب خریدی، اس کو پڑھئے، پڑھنے کے لئے وقت نکالئے، پڑھ چکے تو دوسروں کو دیتے

، اتنی بات تو ایک مسلمان بھی مانتا ہے کہ زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ تو پوری سیرت کا مکمل مطالعہ کرنا چاہئے، جستہ جستہ پڑھ لینا، کوئی واقعہ یا پہلو کو جان لینا الگ چیز ہے لیکن باضابطہ کسی کتاب کو وہ بھی جو صرف اور صرف حیات طیبہ کو من و عن پیش کرتی ہے پڑھنا الگ چیز ہے۔ سیرت النبی ﷺ پڑھنے اور جاننے اور پڑھتے رہنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک مرد کامل کی تعمیر ہوتی ہے، انسان بننے لگتا ہے، اس میں خوبیاں پیدا ہوتی ہیں، فکر سنورتی ہے، عقل پختہ ہوتی ہے، ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، یقین میں پختگی اور عمل میں پائیداری آتی ہے، محبت و عشق کے آداب سے آگاہی ہوتی ہے، زمانہ شناسی، عمل سے آگاہی ملتی ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت تمام علوم کا سرچشمہ ہے، اسرار زندگی کی شاہ کلید ہے۔

ہر قاری صرف اتنا اہتمام کرے کہ وہ کم از کم ایک فرد کو سیرت النبی ﷺ سے واقف کرانے کا بیڑہ اٹھائے تو امید ہے کہ یہ کتاب گھر گھر پہنچے گی، ہم کتاب پڑھ کر مستفید ہی نہ ہوں بلکہ اس کو اپنے حلقہ احباب میں تقسیم کریں، گھر میں اپنے افراد خاندان کے ساتھ اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں جیسے ہمارا دسترخوان ہوتا ہے کہ سبھی اس وقت جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں، یہ کتاب روحانی دسترخوان ہے، اس کے شہ پارے فکری غذا ہیں، آخرت کا توشہ ہیں، اس بات کی بھی بے حد ضرورت ہے کہ یہ کتاب ہماری خواتین، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں تک بھی پہنچے، اگر وہ سیرت النبی ﷺ سے واقف ہوتی ہیں تو ہمارے بچے اور بچیاں بھی سیرت نبوی سے واقف ہوں گی،

اس سلسلہ میں ایک عمومی کام ہم سب کو یہ کرنا ہے کہ ہماری نوجوان نسل جو عصری تعلیم حاصل کر رہی ہے اور جو اسکولس و کالجس میں پڑھ رہی ہے، اور جو تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں ہے اس کو سیرت النبی ﷺ سے جوڑا جائے، اس کی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اسے ان حقائق کا علم دیا جائے، اس کی مرغوبات کی ایک لمبی فہرست ہے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم کسی نہ کسی طرح اس تک رسائی پائیں، اس کے ویرانے کو نور رسالت سے منور کرنے کا ذریعہ ڈھونڈ نکالیں، اس سلسلہ میں مصنف کئی ایک

منصوبے رکھتا ہے، جس پر ان شاء اللہ مستقبل میں عمل کیا جائے گا۔ سر دست کام کا آغاز اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ اسکولس و کالجس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھایا جائے اور کتاب کے سال بسال والے حصے کو آسان اور بہتر طور پر سمجھایا جائے۔ ائمہ مساجد اس کے سنانے کا کوئی مناسب وقت نکالیں، خطباء اس کے دروس و لکچرز رکھیں، سال بھر اس کا تذکرہ ہوتا رہے، دینی مدارس کے حفظ کے شعبہ میں اور خاص طور پر عالمیت میں تو اسے شامل نصاب کیا جانا وقت کی ضرورت ہے۔ تحقیق و زیر سرچ کرنے والوں کے لئے ایک مستند سرمایہ ہے، اخبارات و رسائل اور جدید ٹکنالوجی و انٹرنیٹ کو بھی اس کام کے لئے استعمال کریں۔

کتاب تو ایک مکمل شکل میں آپ کے سامنے ہے لیکن کام ختم نہیں ہوا بلکہ کام شروع ہوا ہے اس کو عملی طور پر عام کرنا ہے، اور اس کو عام کرنے کی اشد ضرورت بھی ہے اسی لئے انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس کتاب کا انگریزی و تملگو، اور عربی و ہندی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا، اس کے مختلف ابواب کو بروچر و پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے عام کیا جائے گا۔ سیرت نبوی کو نو جوان نسل تک پہنچانے کے لئے آڈیو ریکارڈنگ کا کام بھی جلد ہی شروع ہوا چاہتا ہے، سنہ ۱۴۳۶ھ (۲۰۱۵ء) سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلنڈر بھی شائع کیا جائے گا جس میں واقعات سیرت کو کیلنڈر کے ذریعہ پہنچانے کی کوشش کی جائے گی، بارہ روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنہ ۱۴۳۵ھ (۲۰۱۴ء) میں شروع ہو چکا ہے جس کے چھ بیاجس الحمد للہ ہوئے ہیں اس کو اور مرتب و منظم کیا جائے گا۔ ہر ماہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے امت مسلمہ و انسانیت کو جوڑنے کی سبیل نکالی جائے گی۔ مختصر یہ کہ یہ کتاب صرف ایک کتاب نہیں ہے بلکہ ایک مشن کا آغاز ہے جس میں افراد کی، صلاحیتوں کی، مالیہ کی، مکان کی، وقت کی، آپ کی اور ہر امتی کی ضرورت ہے تاکہ یہ کاروان امن، یہ قافلہ رحمت آگے بڑھے اور اپنے فریضہ و ذمہ داری کو پورا کرے، امید ہے کہ آپ اس کی اس کوشش کا حصہ بنیں گے، اس کام کا اپنی سعادت و شفاعت کے لئے ساتھ دیں گے۔



مصنف کتاب، کوائف و حالات

نام	: سید محمد آصف الدین
ولدیت	: جناب سید محمد شرف الدین صاحب
تاریخ پیدائش	: یکم جنوری ۱۹۷۹
تعلیمی قابلیت	
حفظ قرآن	: مدرسہ فیض العلوم حسینیہ مکھتل ضلع محبوب نگر
عالمیت	: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (فرسٹ ڈیویزن)
فضیلت	: دارالعلوم دیوبند (فرسٹ ڈیویزن)
افتاء	: المعهد العالی الاسلامی حیدرآباد
ایم۔ اے۔ عربی	: انگلش اینڈ فارن لنگویجز یونیورسٹی حیدرآباد گریڈ (A)
عملی کارکردگی	

بانی	: انسٹی ٹیوٹ آف عربک، مہدی پٹنم، حیدرآباد۔
	: جامعہ قمر العلوم نیو حفیظ پیٹ، لنگم پلی۔
امامت	: مسجد بارغ برق جنگ گڈی ملکا پور مہدی پٹنم مارچ ۲۰۰۵ تا حال
خطابت	: مسجد بارغ برق جنگ گڈی ملکا پور مہدی پٹنم مارچ ۲۰۰۵ تا حال
انگریزی صلاحیت	: انگریزی میں دس سالہ تقریری و تدریسی تجربہ
	: ایک سالہ انگریزی کورس برائے علماء و ائمہ کاٹرینر
انگریزی خطابت	: جون ۲۰۱۰ سے ہر ہفتہ بعد نماز عشاء انگریزی خطابت کا معمول
عربی صلاحیت	: عربی میں تحریری و تقریری و تدریسی صلاحیت

- ترجمہ نگاری : عربی، انگریزی، اردو میں ترجمہ کی صلاحیت
- مضمون نگاری : ۱۸ سالہ تجربہ۔ ریاستی قومی اخبارات و جرائد و مجلات میں مضامین چھپتے ہیں۔
- راقم کا پہلا مضمون ۱۹۹۶ میں رہنمائے دکن حیدرآباد میں شائع ہوا۔
- ایوارڈس : تحریری مسابقہ میں آل انڈیا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی میموریل ایوارڈ ۲۰۰۳
- انعامات : ریاستی تحریری و تقریری انعامات
- ماہنامہ ترجمان دیوبند کے تحریری مقابلہ میں انعام اول
- اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن یوپی
- انجمن ترقی فنکاران اردو بنگلور
- اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن حیدرآباد

تدریسی خدمات

: پانچ سالہ عالم کورس جامعۃ الاسلام مہدی پنٹم میں ابتدائی تا دورہ حدیث کی کتابوں کی تدریس، انسٹیٹیوٹ آف عربک : انسٹیٹیوٹ آف عربک اسٹڈیز مہدی پنٹم میں پچھلے دس سال سے نوجوان طبقہ کیلئے قرآن فہمی، تجوید، اردو، اذکار نماز، اسپوکن عربک کورسیں کا انعقاد

عازمین حج کا تربیتی کورس : ۲۰۰۵ سے ریاست بھر میں عازمین حج و عمرہ کی دینی تربیت و عملی رہنمائی کیلئے ۱۰ روزہ تربیتی کورس کی ترتیب۔ ہر سال چھ ماہ جمادی الثانی تا ذی الحجہ ۱۰ روزہ کورس کے بارہ تا پندرہ بیابچس ہوتے ہیں۔ حیدرآباد و سکندرآباد کے علاوہ ریاست کے اضلاع میں تربیتی کلاسیں ہوتی ہیں۔ ہر ماہ عازمین عمرہ کیلئے ایک یومی تربیتی کلاس ہوتی ہے۔

ٹریینر ریاستی حج کمیٹی : آندھرا پردیش ریاستی حج کمیٹی نے ۲۰۱۲ میں ٹریینر بنایا۔

ماسٹر ٹریینر ریاستی حج کمیٹی : آندھرا پردیش ریاستی حج کمیٹی نے ۲۰۱۳ میں ماسٹر ٹریینر بنایا۔

قرآن فہمی کورس : روزنامہ سیاست کے اشتراک سے دو سالہ فاصلاتی قرآن فہمی کورس کا انعقاد (۲۰۰۷ تا ۲۰۰۹)

تکمیل تفسیر کی سعادت: مسجد باغ برق جنگ گڈی ماکا پور مہدی پٹنم میں بعد نماز فجر
سلسلہ دار تفسیر قرآن کا سن ۲۰۰۵ میں آغاز اور ماہ مارچ ۲۰۱۱ میں الحمد للہ تفسیر کی تکمیل ہوئی۔

تصنیف کردہ کتب و رسائل اور سی ڈیز

- (۱) سی ڈی اور انٹرنیٹ نفع و ضرر کی میزان میں
- (۲) گلشن ہند کا علمی گلدستہ
- (۳) حج کی خصوصی دعائیں
- (۴) حج جنزل انفارمیشن
- (۵) تربیت عازمین حج و عمرہ
- (۶) حج و عمرہ زیارت مدینہ منورہ 4 گھنٹوں کی آڈیو سی ڈی اور ویڈیو DVDs
- (۷) ۵۰۰ سے زائد مختلف موضوعات پر مطبوعہ مضامین و مقالات
- (۸) سفرنامہ حج (غیر مطبوعہ)
- (۹) تَعَلَّمِ الْعَرَبِيَّةَ وَتَكَلَّمْ Learn Arabic and Speak
- (۱۰) KNOW YOUR NAMAZ BOOKLET
- (۱۱) اذکار نماز سمجھ کر پڑھئے

پتہ : دوسری منزل سعید کا مپلکس متصل ہوٹل سٹی ڈائمنڈ

مہدی پٹنم، حیدر آباد، ۲۸۰۰۰۵ اندھرا پردیش

ای میل : asif_nadwi@yahoo.com

ویب سائٹ : WWW.learnarabic.in

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

مطالعہ کی میز پر ! ایک عام فہم اور روح پرور کتاب

از: مورخ اسلام محترم جناب حبیب عبد الرحمن الحامد صاحب

الحمد للہ فی زمانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں، جن کی تعداد کا اندازہ کرنا محال ہے۔ تقریباً پچاس ہزار سے زائد لکھنے والوں نے مختلف پہلوؤں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میرے دوست مولانا مفتی آصف الدین صاحب ندوی قاسمی نے بھی اس کوشش میں اپنے آپ کو شریک کر لیا، اور حضورؐ کے شب و روز اور صحابہ کرامؓ کے عمل، اہمات المؤمنینؓ کی پاکیزہ زندگیوں کو بھی بڑے اچھے انداز میں پیش کرنے کی کامیاب سعی کی، جو بجز اللہ مکمل حوالوں کے ساتھ ہے۔ مجھے پوری کتاب پڑھنے کا موقع ملا، اور میں بڑے اہتمام سے اس کا مطالعہ کیا، اس لئے کہ پچھلے ۳۰ برس سے بندہ کا یہ خصوصی موضوع ہے، کچھ مقامات پر میں نے مولانا محترم سے تفصیل کرنے کو کہا، جس سے عام معلومات رکھنے والا قاری بھی موضوع کو سمجھ سکتا ہے۔ جو مشورے بندے نے دیئے مفتی صاحب نے بڑے خلوص سے اس کو قبول فرمایا۔ اللہ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ آمین

خصوصاً طلبہ و طالبات، اور تاریخ اسلام کا ذوق رکھنے والوں کے لئے ایک مدلل کتاب ہے۔ جس کا مطالعہ ہمارے لئے فال نیک ہے۔ مسلمان کا کام تو بس یہی ہونا چاہیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بناتے ہوئے اپنی آخرت سنوار لے۔ بارگاہ ذوالجلال میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مفتی سید آصف الدین صاحب ندوی قاسمی کی اس کوشش کو کامیابی عطا کرے۔ دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرے۔ آمین

نہیں نا امید اقبال اپنے کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

ایک احساس.....

محترم ڈاکٹر عزیز احمد عرسی صاحب، ورنگل

میں سمجھتا ہوں کہ عصر حاضر کے تقاضوں نے مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی کو ایک نئے انداز میں ”آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھنے کی طرف مائل کیا اور خدا نے انہیں اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مفتی صاحب کے تعلق سے مشہور ہے کہ انہوں نے زندگی کو سادہ انداز میں دیکھا ہے اور سادگی ہی سے زندگی کے دقیق مسائل اور اس کی باریکیاں سمجھائی ہیں، اسی لئے وہ بیشتر مقامات پر فلسفیانہ گتھیوں کو بڑے آسان لہجے میں سمجھا دیتے اور اپنی تحقیقی اور حوالوں سے بھرپور کتاب میں فلسفیانہ طرز تحریر کو جگہ نہیں دی ہے لیکن فلسفیوں کو سوچنے پر مجبور کرنے والا لہجہ ضرور اختیار کرتے ہیں جو ان کے قلم کی عظمت کا ثبوت ہے، اسی لئے ان کا قلم آسان راستوں سے گزر کر خوبصورت وادیوں تک پہنچتا ہے جہاں قاری فطری حالات میں حقیقتوں سے آشنا ہوتا ہے اور پاکیزہ واقعات کا تسلسل لہجہ بہ لہجہ اس کے دل میں اترتا چلا جاتا ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری تمام کتب کی طرح مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی کی یہ کتاب بھی مقدس اور مکمل ہے لیکن اسلوب کا اختلاف اس کو منفرد بناتا ہے اسلوب کی جدت طرازی ہر مصنف کا خاصہ ہوتی ہے لیکن سہل پسندی کا مادہ ہر مصنف میں دکھائی نہیں دیتا، تسہیل کی منکر میں مستغرق فاضل ادیب نے جس خوبی سے کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ انشاء اللہ ان کا یہ اسلوب ان کی تحریر کو ثمر آور بنا سکتا ہے جو اس کتاب کی تالیف کا اصل مقصد بھی ہے۔

نقش تابندہ محترم مولانا نذیر نادر حسامی صاحب

”آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ جی ہاں! اس با عظمت کتاب کے مصنف ہیں مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے دام اقبالہ۔ مصنف معظم نے اس مقدس اور لطیف ترین فکر و عمل کا بیڑا اٹھایا ہے جس کے متعلق مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ”یہ راہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے“ اب ایسے پرفتن دور میں اخلاص و استقلال کے ساتھ طراط مستقیم پر گامزن رہنا مستزاد، اس کی تعلیم و ترغیب دینا اک کرامت سے کم نہیں۔

مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی نے جو دینیات میں مہارت کے ساتھ عصریات میں بھی ید طولی رکھتے ہیں، عہد حاضر کا رجحان، نئی نسل کا میلان، اور ذہن رسا کی اڑان سے کما حقہ باخبر ہیں، بنا بریں حضور ختم مرتبت صلی اللہ علیہ کی سیرت طیبہ کے تمام نورانی ابواب نہایت جامعیت کے ساتھ عمومی سطح فہمی کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے مع الاستناد مرتب فرمایا۔ شان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا، رب ازل کو سبوح ارض و سماء سے کہیں زیادہ عزیز ہے۔ صدق دل سے جو بھی ان اداؤں کو اپنالے وہ بھی مقرب و محبوب حق ہو جاتا ہے۔ ”جو حبیب کو چاہے وہ حبیب ہوتا ہے“ اس فکر نے مفتی آصف۔۔۔ کو بیدار کر دیا کہ علم و فکر فہم و فراست، اور تحقیقی و تدقیقی، غرض ساری توانائی یکجا کر دے اور سیرت طیبہ کو آئینہ بنا کر خلق خدا کی سیرت سازی میں کلیدی کردار ادا کرے۔ زمانہ طالب علمی ہی سے منفرد کارناموں کی وجہ سے مفتی آصف کا شہرہ رہا ہے، فراغت کے بعد نو جوان علماء میں غیر معمولی مقبولیت ملی، امامت، خطابت، تفسیر، درس و تدریس وغیرہ کے ساتھ ساتھ خاص طور پر حافظ المناسک، ہادی الحجاج، معلم العمرة، Haj and umrah specialist کے القاب جلیلہ سے بھی مشہور ہو گئے۔ کتاب آسان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کیفیت اور معیار کا دل آویز امتزاج ہے۔ بالاستیعاب مطالعہ کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یہ کتاب سیرت کی بڑی ضخیم کتابوں کا عطر اور لب لباب ہے۔ دعا ہے کہ رب ذوالجلال شرف قبولیت سے نواز کر دونوں جہاں میں سرخرو فرمائے۔ آمین

تصویب و تحسین۔ محترم مولانا عبد الحمید شاہ حسامی صاحب

آؤسن لیس ثواب کی باتیں

آں رسالت مآب کی باتیں

میرے فاضل و قابل دوست مولف کتاب 'آسان سیرت النبی ﷺ' مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے خوش نصیب اور سعادت مند افراد میں سے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حجاج کی تربیت کے لئے منتخب کیا ہے وہیں زیر تبصرہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مصنف کتاب نے حیات مبارکہ کے ۶۳ سالہ دور کے ماہ و سال کو اور ان ماہ و سال کے بچپن و جوانی، قبل نبوت اور نبوت کے بعد، مکی زندگی اور مدنی دور کے ہر نشیب و فراز، ہر طرح کی کاوش اور جدوجہد، ہر قسم کے حالات کو بلا کم و کاست حوالہ جات کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ گویا آبدار دھوکے ہوئے موتیوں کی ایک لڑی بنا کر صفحہ قرطاس کو زینت بخشی ہے جس کو موجودہ ترقی یافتہ دور میں سیرت النبی ﷺ کی انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

فاضل مواد۔ محترم نے حسن ظن کی بنا پر مجھ بے بضاعت کو کتاب کا کمپوزنگ شدہ مسودہ یہ کہہ کر حوالہ کیا کہ آپ کو ایک ناقد بن کر اس کتاب کا مطالعہ کرنا اور ہر قسم کی کمی کوتاہی اور خامی کے بارے میں بغیر کسی جانب داری اور مروت کے نشاندہی کرنا ہے۔ بہر حال میں نے اپنی سعادت و خوش بخشی سمجھ کر اول تا آخر اس کتاب کا حرف بہ حرف انتہائی باریک بینی اور بلکہ تنقیدی نظر سے جائزہ لیا۔ ہر جگہ تصبیح کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ سوائے چند مقامات کے جہاں تفصیل و وضاحت کی ضرورت ہے وہاں میں نے نشاندہی کی۔ مجموعی طور پر میں نے اس کتاب کو مستند اور قابل تحسین پایا۔ یقیناً یہ کتاب ہر لائبریری کی زینت و شان بننے کے قابل ہے، عاشقانِ مصطفیٰ کے ہر گھر میں رہنے اور گھر گھر پڑھی جانے اور سنائے جانے کے قابل ہے۔ آج کے سائنس و ٹکنالوجی کے ترقی یافتہ دور میں دینی کتاب کا خریدنا بہت مشکل کام ہے، خرید لیں تو پڑھنا مشکل ہے، پڑھ بھی لیں تو عمل کرنا اور بھی مشکل ہے۔ اور ان سب مشکلوں میں سب سے مشکل کام اگر ہے تو وہ دینی کتاب کا لکھنا ہے۔

ذکر جمیل صاحب جمال ﷺ محترم جناب سید نصیر الدین قادری صاحب
 زیر نظر کتاب عزیز مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی کے عشق رسول کا ثبوت بھی ہے
 اور موصوف کی عرق ریزی اور دقت نظر پر دل بھی، جس جانفشانی اور محنت شاقہ سے مولف نے اس کتاب
 کی تالیف کی ہے وہ لائق صد تحسین و ستائش ہے۔ یہ بات بلا خوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ جس انداز میں
 اس کتاب میں آں حضرت ﷺ کی حیات طیبہ کو پیش کیا گیا ہے وہ تصنیف و تالیف کے عام اسلوب سے
 قطعی جداگانہ ہے، جس کے نتیجہ میں یہ کتاب دراصل ایک قاموس یا Encyclopedia بن گئی ہے جس
 کا قاری باسانی آں حضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے تمام حالات کو بلا کم و کاست، سال بہ سال، ماہ بہ ماہ
 بلکہ شب و روز کے احوال و مشغولیات کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔ ابواب کی تقسیم، اعمال کی کیفیت، احوال کا بیان
 اس قدر دلکش پیرایہ میں قلمبند کیا گیا ہے کہ تفصیل، اجمال لگتی ہے اور اجمال میں تفصیل کا لطف آتا ہے۔
 واقعات کی تنقیح و چھان بین نہایت تندہی سے کی گئی ہے اور کسی ابہام کی گنجائش نہیں چھوڑ گئی۔ اور اس کے
 نتیجہ میں یہ اسلام کے ابتدائی دور کی ایک مستند تاریخ بھی بن گئی ہے۔ جس میں ان حوالہ جات اور معتبر
 مراجع کا ذکر بھی ہے جن سے استفادہ کیا گیا ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے
 تمام گوشے، جزئیات و تفصیلات کے ساتھ یکجا کئے جائیں۔ اور اس کوشش میں مولف بڑی حد تک کامیاب
 رہے ہیں۔ فَجَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ، اس تالیف کے منفرد انداز نے اس کی قدر و قیمت میں بے حد
 اضافہ کر دیا ہے، اور اس کمترین کی رائے میں یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے مدارس و جامعات کے نصاب
 میں شریک کیا جائے تاکہ طالبان علم سیرت النبی ﷺ سے کما حقہ استفادہ کر سکیں۔ علاوہ ازیں یہ تالیف
 تحقیقات اور ریسرچ کا کام کرنے والوں کے لئے ایک گراں قدر مرجع ثابت ہو سکتی ہے، امید کی جاتی ہے
 کہ مولف کی دیگر تصانیف کی طرح اس بے بہا تالیف کو نہ صرف علمی حلقوں میں بلکہ عوام الناس میں بھی
 پذیرائی حاصل ہوگی اور اس گراں قدر کوشش سے کما حقہ استفادہ کی راہیں بھی سامنے آئیں گی۔

عازمین حج وعازمین عمرہ متوجہ ہوں

آپ حج کمیٹی یا پرائیوٹ ٹور آپریٹر کے ذریعہ حج وعمرہ کیلئے روانہ ہو رہے ہوں تو آپ کے مبارک و یادگار سفر کے قدم قدم پر عملی رہنمائی کیلئے ۱۰ روزہ حج وعمرہ تربیتی کورس ہے جو ایک منفرد مرتب اور معلوماتی کورس ہے۔ جو پچھلے دس سال سے جاری ہے۔ اور ہر سال جمادی الثانی سے ذی الحجہ تک چھ ماہ مستقل جاری رہتا ہے۔ کورس کے اوقات و مقام اور تاریخ کے سلسلہ میں درج ذیل نمبرات پر رابطہ کریں۔

9290164227-9391899954

حج وعمرہ کے موضوع پر

محترم مولانا مفتی سید آصف الدین ندوی قاسمی ایم اے

کی مفید و موثر کتابوں کا ضرور مطالعہ کریئے۔ اور عازمین حج وعمرہ تک اس کو پہنچائیے

حج وعمرہ کی خصوصی دعائیں اردو، رومن انگلش، انگلش، تملگو

حج وعمرہ AUDIO CD چار گھنٹوں پر مشتمل معلوماتی و تربیتی سی ڈی

کتاب ”تربیت عازمین حج وعمرہ“

حج کے موضوع پر انسائیکلو پیڈیا، حج سے پہلے، حج میں اور حج کے بعد۔ قدم قدم پر رہنمائی

عمرہ و مدینہ، حج VIDEO DVDS

ملنے کا پتہ

انسٹیٹیوٹ آف عربک اسٹڈیز متصل ہوٹل سٹی ڈائمنڈ مہدی پٹنم حیدر آباد

asif_nadwi@yahoo.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

انگریزی زبان میں قرآن وحدیث، تجوید و اردو کی تعلیم کا دس برس سے کارکرد سنٹر

انسٹی ٹیوٹ آف عربک حیدرآباد

کورسیس

قرآن مہی ۶ ماہی کورس۔ ترجمہ قرآن ایک سالہ کورس

اسپیوکن عربک تین ماہی کورس۔ اسپوکن عربک ایک ماہی کورس

تجوید ایک ماہی کورس۔ اردو ایک ماہی کورس

دینیات ایک ماہی کورس۔ ۱۰ روزہ حج و عمرہ تربیتی کورس

۱۰ روزہ سیرت النبی کورس عمرہ کلاسیس

پانچ سالہ عالم کورس تین سالہ عالمہ کورس

یہ سارے کورسیس آن لائن بھی ہیں۔

کورسیس میں داخلہ کی کوئی تعلیمی شرط نہیں ہے۔

اور حسب سہولت داخلہ لے سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔

www.learnarabic.in

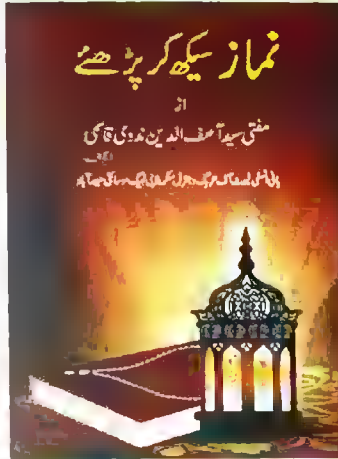
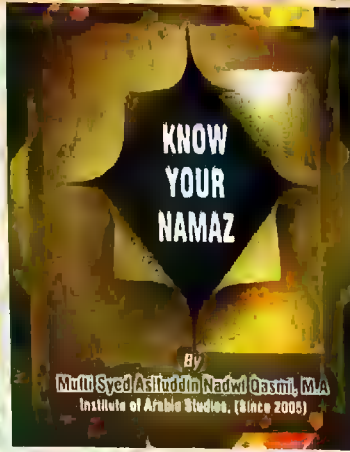
Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

پیام رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ٹرسٹ کے اغراض و مقاصد

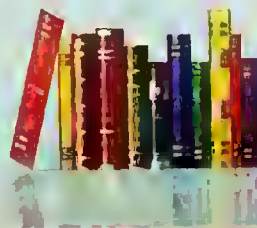
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں میں علمی و عملی طور پر اجاگر کرنا
- امت کے تمام طبقات تک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسان انداز میں پہنچانا
- خاص طور پر نئی نسل کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف کرانا
- غیر مسلمین میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام ہدایت و پیام انسانیت پہنچانا
- جدید و عصری ٹکنالوجی کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت میں استعمال کرنا
- آڈیو ڈیز اور ویڈیو ڈی وی ڈیز کی تیاری
- اسکول و کالج طلبہ و طالبات کے لئے ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقابلہ جات
- خواتین و حضرات کے لئے ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقابلے
- ہر ماہ بارہ روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کورس
- شہر و اضلاع میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوماتی لکچرز و سیمینارز
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر لکھی گئی تمام کتابوں پر مشتمل ایک لائبریری
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کے لئے معلمین و معلمات اور دعاۃ کی تربیت
- اردو، انگریزی، تملگو، عربی زبانوں میں کتب و رسائل اور فولڈر و بک لٹس کی تیاری
- مستحقین اور ضرورت مندوں کی مدد و اعانت
- ان تمام سرگرمیوں کو رو بہ عمل لانے کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہے جس کا ماہانہ خرچ تقریباً پچاس ہزار ہے۔ اس عظیم واہم اور مبارک و ضروری کام کا حصہ بنئے ماہانہ اور سالانہ معاون بن کر۔
- دوسری منزل، سعید کامپلکس، متصل ہوٹل سٹی ڈائمنڈ، مہدی پٹنم، حیدر آباد، 9849611686

OUR PUBLICATIONS IN ENGLISH, URDU, TELUGU & ROMAN



Mufti Syed Asifuddin Nadwi Qasmi M.A
INSTITUTE OF ARABIC
 Spoken Arabic Translation Arabic- English-Urdu
 Quranic Grammar, Tajweed & Urdu

II Floor, Above Telegraph Office, Sayeed Complex Mehdiapatnam,
 Hyderabad-500 028 Contact: +91-9849611686
 Website : www.learnarabic.in e-mail : asif_nadwi@yahoo.com



UNIVERSAL
BOOKS, STATIONERY, GIFT & TOYS

SGM Mall, Below HDFC Bank, Mehdiapatnam, Hyderabad-28, Telangana, India
 Tel. : 040-6663 1899 , 6673 6299



Website: NewMadarsa.blogspot.com
 Telegram channel : New Madarsa